e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 77 Tuesday , December 17 2024 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۷۷) لکھنؤ، بروز منگل ۱۷-دسمبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۱۴/جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

راہل گاندھی ہتک عزت کیس کی سماعت پھر ملتوی

سلطان پور: رائے بریلی کے رکن پارلیمنٹ اور اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے ہتک عزت کیس کی سماعت پیر کو ایک بار پھر ملتوی کر دی گئی ہے۔ راہل گاندھی کے معاملے کی سماعت سلطان پور کے ایم پی ایم ایل اے کی خصوصی عدالت میں ہونی تھی، لیکن خصوصی جج کے چھٹی پر ہونے کی وجہ سے سماعت ملتوی کر دی گئی ہے۔ اب اس کیس کی سماعت 2 جنوری 2025 کو ہوگی۔ دراصل، کوتوالی دیہات کے ہنومان گنج کے رہنے والے بی جے پی لیڈر وجے مشرا نے سال 2018 میں ایم پی ایم ایل اے کورٹ میں راہل گاندھی کے خلاف ہتک عزت کی شکایت درج کرائی تھی۔ انہوں نے الزام لگایا تھا کہ راہول گاندھی نے کرناٹک انتخابات کے دوران ناشائستہ تبصرہ کیا تھا۔ اس سے ہمارے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ عدالت میں پانچ سال طویل عمل جاری رہا، جب راہول گاندھی پیش نہیں ہوئے تو دسمبر 2023 میں اس وقت کے جج نے وارنٹ جاری کر کے انہیں طلب کیا۔

کسانوں کا ٹریکٹر ریلی، ریل روکو تحریک کا بھی کیا گیا اعلان

نئی دہلی۔ کسانوں کی تنظیم ایک بار پھر حکومت کے خلاف محاذ کھولنے کے لیے تیار ہے۔ اس بار کسانوں نے بڑا منصوبہ تیار کیا ہے۔ ایک طرف وہ آج یعنی 16 دسمبر ٹریکٹر مارچ کرنے جا رہے ہیں تو دوسری طرف 18 دسمبر کو ریل روکو تحریک کرنے کا بھی منصوبہ بنا رہے ہیں۔ ایسے میں اس بار کسانوں کا احتجاج حکومت کے لیے بڑا چیلنج ہو سکتا ہے۔ کسان رہنما سرون سنگھ پنڈھر نے کسانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ 18 دسمبر کو ریل روکو تحریک ہے، میں پورے پنجاب کے 13000 گاؤں کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ جو بھی گاؤں ریلوے ٹریک کے قریب ہے، آپ ریل روک دیں۔ ٹرین کو دوپہر 12 بجے سے 3 بجے تک روکنا ہوگا۔ کل ہمارا ٹریکٹر مارچ پنجاب سے نکلے گا، وزیر اعظم کے اجلاس میں انہوں نے کہا کہ جب تک بات کرنے کی تجویز نہیں آتی میں اس پر بات نہیں کرنا چاہتا۔

اترپردیش اسمبلی اجلاس شروع

آئین میں نہیں ہے سیکولر اور سوشلسٹ لفظ

سرمائی اجلاس سے وزیر اعلیٰ یوگی کا خطاب

اپوزیشن بندوق کی نوک پر آئینی اداروں سے اپنی باتیں منوانا چاہتا ہے، ہندوستان میں رام کرشن کی روایت رہے گی، بابر اور اورنگ زیب کی نہیں

لکھنؤ۔(یو این آئی) اترپردیش اسمبلی کے سرمائی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے یوگی آدتیہ ناتھ نے اپوزیشن جماعتوں کو بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے اصل آئین کی تمہید پڑھنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ خود کو سیکولر کہنے والی جماعتوں کو سمجھنا ہوگا کہ آئین میں رام اور کرشن کا تو ذکر کیا گیا ہے لیکن سیکولر اور سوشلسٹ لفظ ڈھونڈھنے پر بھی نہیں ملے گا۔ یوگی نے اپوزیشن لیڈروں کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ آپ کو بنیادی حقوق کو دیکھنا چاہیے۔ اگر آپ آئین کے مختلف صفحات پر نظر ڈالیں تو آپ کو رام اور کرشن نظر آئیں گے، لنکا جلانے کے بعد بجرنگ بالی اور علم کی تبلیغ کرنے والے بدھ نظر آئیں گے۔ ہندوستان کی بھرپور روایت کا فلسفہ آپ کو اسی آئین میں مل جائے گا، لیکن اس اصل آئین میں کہیں بھی سیکولر، سیکولر یا سوشلسٹ کا لفظ نہیں ہے۔ کانگریس کا نام لیے بغیر، انہوں نے کہا یہ سب آپ کے لیے آنکھ کھولنے والا ہونا چاہیے۔ آپ لوگ آئین بدلنے کی بات کرتے ہیں، آپ صرف آئین کا گلا گھونٹنے والوں کے نوکر بن کر اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوسکتا۔ ملک آپ کو ایسا نہیں کرنے دے گا۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) کو ہدف تنقید بناتے ہوئے

وزیر اعلی یوگی نے کہا

اتر پردیش واحد ریاست ہے جس نے سپریم کورٹ کے رہنما خطوط کے مطابق بلڈوزر آپریشن کو مکمل طور پر انجام دیا ہے۔ ایس پی اور کانگریس کے لوگ راجیہ سبھا میں جج کے خلاف مواخذے کا نوٹس دے کر سچائی کا منہ زبردستی بند کرنا چاہتے ہیں۔

یوگی نے کہ جیسے ہی سنبھل میں آپ کے کھٹا کھٹ کی اصلیت سامنے آئی عوام نے کہا صفا چٹ، ضمنی الیکشن میں نو میں سے سات پر بی جے پی اور این ڈی اے اتحاد نے جیت درج کی ہے۔ یہی نہیں سیسا مئو اور کرہل کو یاد کیجئے۔ 2022 میں سماج وادی پارٹی نے کرہل میں تقریباً 70 ہزار ووٹوں سے کامیابی حاصل کی تھی، اس بار یہ کم ہو کر صرف 13-14 ہزار پر آ گئی ہے۔ وہ بھی چچا (شیو پال) کچھ مہربانی کر گئے، ورنہ وہاں بھی صاف تھا، لیکن فکر نہ کرو، اگلی بار ایسا ہی ہوگا۔

وزیر اعلی آدتیہ ناتھ نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن کے لوگ بندوق کی نوک پر آئینی اداروں سے اپنی بات تسلیم کروانا چاہتے ہیں، جو کہ صحت مند جمہوریت کے لئے اچھا نہیں ہے۔ یوگی نے قانون ساز اسمبلی کے سرمائی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب الہ آباد ہائی کورٹ کے جج نے یکساں سول کوڈ کی وکالت کی تو اپوزیشن نے راجیہ سبھا میں ان کے خلاف مواخذے کا نوٹس دیا، جب کہ سپریم کورٹ کے ذریعہ سروے اور بلڈوزر کی کارروائی پر دی گئی گائیڈ لائن کا یہ لوگ خیر مقدم کر رہے ہیں۔ اتر پردیش واحد ریاست ہے جس نے

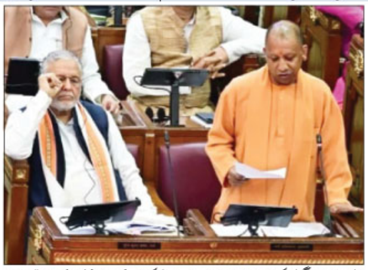

سپریم کورٹ کے رہنما خطوط کے مطابق بلڈوزر آپریشن کو مکمل طور پر انجام دیا ہے۔ ایس پی اور کانگریس کے لوگ راجیہ سبھا میں جج کے خلاف مواخذے کا نوٹس دے کر سچائی کا منہ زبردستی بند کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو کہا کہ ہندوستان میں رام۔ کرشن و بدھ کی روایت ہی رہے گی بابر اور اورنگ زیب کی روایت نہیں رہے گی۔ اتر پردیش اسمبلی کے سرمائی اجلاس کے پہلے دن اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عدالت کے فیصلے پر عمل درآمد انتظامیہ کا فریضہ ہے۔ انتظامیہ سنبھل میں وہی کر رہا ہے۔ انہوں نے ایس پی کے اراکین سے کہا مندر کو نہ چھیڑ کر آپ نے بڑی مہربانی کر دی لیکن 22 کنواں کو کس نے پاٹ دیا۔ آخر مورتیاں کیسے مل رہی ہیں۔ نوٹس سے پریشانی کیوں ہو رہی ہے۔ یوگی نے کہا سنبھل میں ترک و پٹھان کا تنازع چل رہا ہے۔ شفیق الرحمان برق خود کو بھارت کا شہری نہیں بلکہ بابر کی اولاد کہتے تھے۔ آپ کو طے کرنا ہے کہ حملہ آوروں کو اپنا مثالی مانتے ہیں یا رام۔ کرشن۔ بدھ کی روایت کو۔ ہندوستان میں رام۔ کرشن و بدھ کی روایت ہی رہے گی۔ بابر اور اورنگ زیب کی روایت نہیں رہے گی۔ اپوزیشن کو ہدف تنقید بناتے ہوئے انہوں نے کہا ہم سوچ رہے تھے کہ منی اسٹیشن پاور کارپوریشن چلا رہا ہے۔ لیکن سنبھل میں مذہبی مقام سے بجلی کے منی اسٹیشن چل رہے ہیں۔ وہاں کئی مسجدیں ایسی پائی گئیں جہاں غیر قانونی سب اسٹیشن بنا کر فری میں کنکشن بانٹے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں پاور کارپوریشن کا لائن لاس 30 سے کم ہے۔ لیکن سنبھل کے دیپا سرائے و میر اسرائے محلے میں لائن لاس 78، 82 فیصدی ہے۔ یہ ملک کے وسائل پر لوٹ ہے۔ انتظامیہ اپنی ذمہ داری ادا کر رہا ہے تو اسے چور کہیں گے اور اگر انتظامیہ چوری پکڑ لے تو کہیں گے کہ ظلم ہو رہا ہے۔

مصیبت میں بھارت نے مدد کی: سری لنکن صدر

اپنی سرزمین بھارت کے خلاف استعمال نہیں ہونے دیں گے، حمایت جاری رکھیں گے

ہندوستان-سری لنکا سرمایہ کاری پر مبنی ترقی، رابطے اور باہمی تجارت میں اضافہ کریں گے

نئی دہلی۔ (یو این آئی) ایک دوسرے کی سلامتی اور اسٹریٹجک مفادات کے تحفظ کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے ہندوستان اور سری لنکا نے آج اپنی دوطرفہ شراکت داری میں سرمایہ کاری پر مبنی ترقی، رابطے اور باہمی تجارت کو بڑھانے پر اتفاق کیا۔ مذکورہ معاہدہ وزیر اعظم نریندر مودی اور سری لنکا کے صدر انورا کمارا ڈسانائیکے کے درمیان یہاں حیدرآباد ہاؤس میں وفود کی سطح پر بات چیت کے دوران طے پایا، جو یہاں ہندوستان کے دورے پر ہیں۔ ملاقات کے دوران دونوں ممالک کے درمیان استعداد کار میں اضافے اور باہمی تعاون سے متعلق دو مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کیے گئے۔ میٹنگ میں سری لنکا نے تمل ناڈو کے ماہی گیروں کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے انسانی ہمدردی پر مبنی رویہ اپنانے کے ہندوستان کے موقف کی حمایت کی اور قابل قبول حل تلاش کرنے تک ہندوستانی ماہی گیروں کی جانب سے متنازعہ علاقے میں بھاری مشینری کے ساتھ ماہی گیری روکنے کی درخواست کی۔ ہندوستان نے اس توقع کا اظہار کیا کہ تملوں کی امنگیں پوری ہوں گی۔

میٹنگ کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس میں مسٹر مودی نے صدر ڈسانائیکا کا ہندوستان میں گرمجوشی سے خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ آپ نے بطور صدر اپنے پہلے غیر ملکی دورے کے لیے ہندوستان کا انتخاب کیا ہے۔ آج کا دورہ ہمارے تعلقات میں نئی رفتار اور توانائی پیدا کر رہا ہے۔ ہم نے اپنی شراکت داری کے لیے مستقبل کے حوالے سے نظریہ اپنایا ہے۔ ہم نے اپنی اقتصادی شراکت داری میں سرمایہ کاری کی قیادت میں ترقی اور رابطے پر زور دیا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ فزیکل، ڈیجیٹل اور انرجی کنیکٹوٹی ہماری شراکت داری کے اہم ستون ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان بجلی کی گرڈ کنیکٹیویٹی اور ملٹی پروڈکٹ پیٹرولیم پائپ لائن کے قیام پر کام کیا جائے گا۔ سمپور شمسی توانائی کے منصوبے کو تحریک دی جائے گی۔ اس کے علاوہ سری لنکا کے پاور پلانٹس کو مائع قدرتی گیس (ایل این جی) فراہم کی جائے گی۔ دوطرفہ تجارت کو فروغ دینے کے لیے دونوں فریق ایکتا کو جلد مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان نے اب تک سری لنکا کو پانچ بلین ڈالر کا سستا قرض اور گرانٹ امداد فراہم کی ہے۔ سری لنکا کے تمام 25 اضلاع میں ہمارا تعاون ہے اور ہمارے منصوبوں کا انتخاب ہمیشہ شراکت دار ممالک کی ترقیاتی ترجیحات پر مبنی ہوتا ہے۔ اپنے ترقیاتی تعاون کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم نے ماہو-انورادھاپورم ریل سیکشن کے سگنلنگ سسٹم اور کنکیسنتھورائی بندرگاہ کے احیا کے لیے گرانٹ امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تعلیمی تعاون کے تحت اگلے سال سے جافنا اور مشرقی صوبے کی یونیورسٹیوں میں 200 طلباء کو ماہانہ وظائف دیے جائیں گے۔ اگلے پانچ سالوں میں سری لنکا کے 1500 سرکاری ملازمین کو ہندوستان میں تربیت دی جائے گی۔ ہاؤسنگ، قابل تجدید توانائی اور بنیادی ڈھانچے کے ساتھ ساتھ ہندوستان سری لنکا میں زراعت، ڈیری اور ماہی پروری کی ترقی میں بھی مدد کرے گا۔ ہندوستان سری لنکا میں منفرد ڈیجیٹل شناختی پروجیکٹ میں بھی حصہ لے گا۔

آج لوک سبھا میں پیش کیا جاسکتا ہے 'ون نیشن ون الیکشن' بل

بی جے پی نے اپنے ممبران پارلیمنٹ کو وہپ کیا جاری

نئی دہلی: ایک ملک-ایک انتخاب بل منگل کو لوک سبھا میں پیش ہونے کی امید ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی کے مطابق، سرکاری طور پر آئین (ایک سو انتیسویں ترمیم) بل، 2024 کا عنوان ہے، اس میں لوک سبھا، ریاستی اسمبلیوں اور ممکنہ طور پر بلدیاتی اداروں کے بیک وقت انتخابات کرانے کا انتظام ہے۔ بل کے پیش نظر، بی جے پی نے اپنے تمام لوک سبھا ممبران پارلیمنٹ کو 17 دسمبر کو ایوان میں موجود رہنے کے لیے تین سطری وہپ جاری کیا ہے۔ مانا جا رہا ہے کہ مرکزی وزیر قانون ارجن میگھوال یہ بل پیش کریں گے۔ بل کو متعارف کرانے کے بعد، میگھوال ممکنہ طور پر اسپیکر اوم برلا سے اس کو تفصیلی مشاورت کے لیے پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی کو بھیجنے کی درخواست کریں گے۔ یہ کمیٹی متناسب نمائندگی کی بنیاد پر تشکیل دی جائے گی، جس میں سب سے بڑی پارٹی کے طور پر بی جے پی اس کمیٹی کی صدارت کرے گی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ سابق صدر رام ناتھ کووند کی قیادت والی اعلی سطحی کمیٹی نے بیک وقت انتخابات کرانے کی سفارش کی تھی۔ مرکزی کابینہ پہلے ہی لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کے بیک وقت انتخابات کرانے کے لیے دو بلوں کو منظوری دے چکی ہے، حالانکہ بلدیاتی انتخابات کا فیصلہ ابھی کے لیے موخر کر دیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ اسپیکر اسی روز سیاسی جماعتوں سے مشترکہ کمیٹی کے لیے نامزدگیاں طلب کریں گے۔ پارلیمانی قوانین کے مطابق کوئی بھی پارٹی جو اپنے ارکان پیش کرنے میں ناکام رہتی ہے وہ پینل میں نمائندگی سے محروم ہو سکتی ہے۔ کمیٹی کی تشکیل کا اعلان منگل کی شام تک متوقع ہے۔ ابتدائی طور پر کمیٹی کی مدت 90 دن ہوگی جس میں توسیع بھی کی جا سکتی ہے۔ اس سے قبل ہندوستان میں 1951 سے 1967 تک بیک وقت انتخابات ہوئے تھے۔

کانگریس صدر نرملا سیتارمن پر ہوئے ناراض

'ان کی ہندی اچھی ہوگی، لیکن ان کے کرم اچھے نہیں ہیں'

'کیا آئین سے نفرت کرنے والے ہمیں آئین کا سبق سکھائیں گے؟' کھڑگے کا راجیہ سبھا میں بی جے پی پر حملہ

نئی دہلی: راجیہ سبھا میں پیر کو آئین پر بحث کے دوران مرکزی وزیر نرملا سیتارمن اور کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے کے درمیان گرما گرم بحث ہوئی۔ سیتارمن نے کانگریس اور ان کے قائدین بشمول سابق وزیر اعظم جواہر لعل نہرو اور اندرا گاندھی پر حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے جو آئینی ترامیم کی ہیں وہ جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لیے نہیں بلکہ اقتدار میں رہنے والوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ہیں۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ہندوستان کو آج بھی اظہار رائے کی آزادی پر فخر ہے۔ اس نے پہلی عبوری حکومت نے آئین میں ترمیم کرتے ہوئے دیکھا، جس کا مقصد ہندوستانیوں کی آزادی اظہار کو روکنا تھا، اور وہ بھی آئین کو اپنانے کے ایک سال کے اندر۔ کانگریس کے سربراہ ملکارجن کھرگے نے آئین پر سیتارمن کے تبصرے پر جوابی حملہ کیا اور کہا کہ اگرچہ ان کی زبان اچھی ہے، لیکن ان کے کرم اچھے نہیں ہیں۔ راجیہ سبھا میں بحث میں حصہ لیتے ہوئے کھرگے نے کہا، مجھے انہیں بتانا ہوگا کہ میں بھی پڑھنا جانتا ہوں۔ میں نے میونسپل اسکول میں تعلیم حاصل کی ہے، انہوں نے (نرملا سیتارمن) جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی ہے، یہ بات یقینی ہے۔ ان کی انگریزی اچھی ہو سکتی ہے، ان کی ہندی اچھی ہو سکتی ہے، لیکن ان کے کرم اچھے نہیں ہیں۔ راجیہ سبھا میں آئین پر بحث جاری ہے اور اپوزیشن کی جانب سے کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بحث کا آغاز کیا۔ انہوں نے اندرا گاندھی کی حکومت کے دور میں بنگلہ دیش کی آزادی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک لاکھ افراد کو قید کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا، مگر 'آئرن لیڈی' اندرا گاندھی نے یہ ثابت کر دیا کہ اگر آپ ہمارے قریب آئیں گے تو آپ کی خیر نہیں! کھڑگے نے وزیر خزانہ نرملا سیتارمن پر طنز کرتے ہوئے کہا، "ہم نے میونسپلٹی کے اسکول میں تعلیم حاصل کی ہے اور وہ جے این یو سے تعلیم یافتہ ہیں، لہذا ان کی انگریزی بہتر ہو سکتی ہے مگر ان کے کرتوت بہتر نہیں ہیں۔" دریں اثنا، کھڑگے نے احمد فراز شاعری 'تم خنجر کیوں لہراتے ہو...' سے حکومت پر حملہ بولا۔ کھڑگے نے کہا کہ آپ سوشلسٹ ہونے کی بات کرتے ہیں، مگر آپ وہ لوگ ہیں جو پرچم، اشوک چکر اور آئین سے نفرت کرتے ہیں۔

نام نہاد دھرم سنسد تنازع پھر سپریم کورٹ پہنچا

نئی دہلی۔ (یو این آئی) اتر پردیش کے غازی آباد میں یتی نرسمہانند فاؤنڈیشن کو نام نہاد دھرم سنسد منعقد کرنے کی ریاستی حکومت کی اجازت کے معاملے کو کئی سابق سینئر نوکر شاہوں اور سماجی کارکنوں نے عدالت کی توہین قرار دیتے ہوئے ریاستی پولیس اور ضلعی انتظامیہ کے خلاف سپریم کورٹ میں ایک درخواست دائر کی ہے۔ پیر کو چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی سربراہی والی بنچ نے اس توہین عدالت کی درخواست پر فوری سماعت کے لیے وکیل پرشانت بھوشن کی درخواست پر غور کرنے کی یقین دہانی کرائی اور ان سے کہا کہ وہ اس درخواست سے متعلق اپنی درخواستیں ای میل کے ذریعے بھیجیں۔ یہ عرضی 17 سے 21 دسمبر کے درمیان غازی آباد میں یتی نرسمہانند فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام مبینہ دھرم سنسد کی اجازت دینے کے معاملے میں دائر کی گئی ہے۔ عرضی گزاروں نے غازی آباد ضلع انتظامیہ اور اتر پردیش پولیس کے خلاف دائر توہین عدالت کی درخواست پر فوری سماعت کی مانگ کی ہے۔ درخواست گزاروں میں ریٹائرڈ انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (آئی اے ایس) افسر ارونا رائے، ریٹائرڈ آئی ایف ایس اشوک کمار شرما، دیب مکھرجی اور نوریکھا شرما کے علاوہ پلاننگ کمیشن کی سابق رکن سعیدہ حمید اور سماجی محقق اور پالیسی تجزیہ کار وجیان ایم جے

شامل ہیں۔ انہوں نے اپنی درخواست میں دعویٰ کیا کہ غازی آباد میں نام نہاد دھرم سنسد کی اجازت دینا سپریم کورٹ کے احکامات کی جان بوجھ کر توہین کا معاملہ ہے۔ درخواست میں کہا گیا کہ عدالت عظمیٰ نے تمام قابل اور مناسب حکام کو فرقہ وارانہ سرگرمیوں اور نفرت انگیز تقاریر میں ملوث افراد یا گروہوں کے خلاف از خود کارروائی کرنے کی ہدایت دی تھی۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے، "یہ یتی نرسمہانند فاؤنڈیشن کے ذریعہ غازی آباد میں 17-21 دسمبر کے درمیان منعقد ہونے والی دھرم سنسد کے پیش نظر ہے۔

متنازع بیان پر نوٹس

سپریم کورٹ کالجیئم کے سامنے پیش ہوسکتے ہیں جسٹس شیکھر

نئی دہلی: الہ آباد ہائی کورٹ کے جج جسٹس شیکھر کمار یادو، جنہوں نے وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے ایک پروگرام میں متنازع بیان دیا تھا، جلد سپریم کورٹ کالجیئم کے سامنے پیش ہو سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے ان کے بیانات سے متعلق خبروں پر 10 دسمبر کو نوٹس لیتے ہوئے ہائی کورٹ سے رپورٹ طلب کی تھی۔ سپریم کورٹ کی جانب سے جاری ایک بیان میں کہا گیا، "اعلیٰ عدالت نے جسٹس شیکھر کمار یادو کے خطاب سے متعلق اخباری خبروں کا نوٹس لیا ہے اور الہ آباد ہائی کورٹ سے اس پر تفصیلات طلب کی ہیں۔ یہ معاملہ زیر غور ہے۔" رائج طریقہ کار کے مطابق، اگر کسی جج کے بیانات پر سپریم کورٹ کالجیئم رپورٹ طلب کرتا ہے، تو جج کو بھارت کے چیف جسٹس کی قیادت میں کالجیئم کے سامنے اپنا موقف رکھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ سپریم کورٹ کے ذرائع کے مطابق، جسٹس یادو کو بھی اسی روایت کے تحت طلب کیا جا سکتا ہے۔ وشو ہندو پریشد کے قانونی ونگ کے ایک اجلاس میں، جسٹس یادو نے 8 دسمبر کو یکساں سول کوڈ کی حمایت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس کا مقصد سماجی ہم آہنگی، صنفی مساوات، اور سیکولرازم کو فروغ دینا ہے۔

پرینکا نے کی فلسطین کی حمایت، فلسطین لکھا ہوا بیگ لے کر پارلیمنٹ پہنچیں

نئی دہلی: کانگریس کی رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا کی ایک تصویر سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے، جس میں وہ اپنے ہاتھ میں فلسطین لکھا ایک بیگ لیے پارلیمنٹ پہنچتی نظر آ رہی ہیں۔ اس بیگ پر امن کی علامت سفید کبوتر اور تربوز کا سرخ ٹکڑا بھی بنا ہوا ہے، جو فلسطین کے تئیں ان کی حمایت کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔ پرینکا گاندھی نے اس بیگ کے ذریعے ایک صاف پیغام دیا ہے کہ وہ فلسطین کے حق میں کھڑی ہیں۔ یہ کوئی پہلی بار نہیں ہے جب پرینکا گاندھی نے فلسطین کی حمایت کی ہو۔ اس سے قبل بھی وہ متعدد مواقع پر فلسطین کے حق میں آواز اٹھا چکی ہیں۔ انہوں نے حکومت ہند سے مطالبہ کیا تھا کہ فلسطین کے ساتھ کھڑے ہوں اور ان کی حمایت کریں۔ اس سے قبل، پرینکا گاندھی نے فلسطین کے سفیر سے ملاقات بھی کی تھی اور غزہ میں اسرائیلی فوج کی کارروائیوں کی مذمت کی تھی۔ پرینکا گاندھی نے حال ہی میں ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں فلسطین کے حمایت میں بات کی تھی۔ انہوں نے لکھا کہ نئے سال کی آمد پر ہمیں غزہ میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یاد کرنا چاہیے جو دنیا کی سب سے زیادہ ظالمانہ اور غیر انسانی حملوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جب دنیا بھر میں بچے جشن مناتے ہیں، تب غزہ میں فلسطینی بچوں کی بے دردی سے جان لی جا رہی ہے اور دنیا کے رہنما اس ظلم کو خاموشی سے دیکھتے ہیں۔ اس واقعے کے بعد، پرینکا گاندھی کے اس بیگ کو لے کر سوشل میڈیا پر مختلف رائے آ رہی ہیں۔ بیشتر لوگ ان کی حمایت کر رہے ہیں، جبکہ کچھ افراد ان کے موقف پر تنقید بھی کر رہے ہیں۔

بنگلہ دیش میں اقلیتوں پر مظالم کے خلاف آواز اٹھائے حکومت: پرینکا

نئی دہلی: کانگریس رہنما اور وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے پیر کے روز لوک سبھا میں بنگلہ دیش کے اقلیتوں پر ہو رہے مظالم کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے مرکزی حکومت سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا۔ پرینکا گاندھی نے زیرو آور میں بات کرتے ہوئے کہا، "بنگلہ دیش میں ہندوؤں، عیسائیوں اور دیگر اقلیتوں کے خلاف ہونے والے مظالم کے خلاف حکومت کو آواز اٹھانی چاہیے۔ بنگلہ دیش حکومت سے بات چیت کرنی چاہیے اور متاثرین کو مکمل حمایت فراہم کرنی چاہیے۔" انہوں نے مزید کہا، "آج وجے دیوس ہے۔ 1971 کی جنگ میں شہید ہونے والے سپاہیوں اور ملک کی عوام کو سلام پیش کرتی ہوں جنہوں نے بنگلہ دیش کے لوگوں کی آواز بن کر ان کے حق میں کھڑے ہوئے۔ اس وقت اندرا گاندھی نے مشکل حالات میں غیر معمولی قیادت کا مظاہرہ کیا اور ملک کو فتح دلائی۔"

'آئین بچے گا تو ہی ملک بچے گا اور ملک بچے گا تو ہم بچیں گے'

وقف ترمیمی بل کسی قیمت پر قبول نہیں کیا جاسکتا، آندھرا کے کڈپا میں اجتماع سے مولانا ارشد مدنی کا خطاب

نئی دہلی / کڈپا۔ وقف ترمیمی بل کو وقف املاک پر قبضہ کی سازش قرار دیتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے مجوزہ وقف ترمیمی بل کو مکمل مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ چیز ہماری، رکھوالی کوئی اور کرے یہ بات انہوں نے آندھرا پردیش کے شہر کڈپا میں کل لاکھوں فرزندان توحید سے خطاب کرتے ہوئے کہی آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق اس کے ساتھ ہی انہوں نے ان تمام خامیوں کی وضاحت کرتے ہوئے جو اس بل میں موجود ہیں کہا کہ آج یہاں سے اٹھنے والی آواز ایوان اقتدار سے ٹکرائے گی اور یہ بتادے گی کہ مسلمان وقف ترمیمی بل کو کسی بھی قیمت پر قبول نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ہمارا مذہبی معاملہ ہے اور اس میں ہم کسی اور کی مداخلت برداشت نہیں کر سکتے۔

جمعیۃ علماء ہند کی زیر اہتمام تحفظ آئین ہندو قومی یکجہتی کانفرنس جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے وقف ترمیمی بل کی شدید مخالفت کی اور کہا کہ یہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے والا بل ہے، جسے کسی بھی قیمت پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ یہ کیسا انصاف ہے کہ جو چیز ہماری ہے، اس کی حفاظت کوئی اور کرے؟ انہوں نے اس بل میں موجود تمام نقائص پر روشنی ڈالی اور کہا کہ اس بل کی موجودگی مسلمانوں کے لیے نہ صرف ایک مذہبی مسئلہ ہے بلکہ ہمارے آئینی حقوق پر حملہ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر آئین کی حفاظت کی جائے گی تو ہی ملک بچ سکے گا اور اگر آئین کو پامال کیا گیا تو ملک کی سالمیت خطرے میں پڑ جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء ہند سیاسی تنظیم نہیں ہے، بلکہ ایک مذہبی تنظیم ہے جس کا مقصد ملک میں امن، محبت اور بھائی چارہ قائم رکھنا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمان اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں اور اس کی سالمیت کے لیے پرامن رہنا چاہتے ہیں۔

مولانا مدنی نے کہا کہ آندھرا پردیش میں جمعیۃ علماء ہند کی اس سے پہلے کوئی کانفرنس نہیں ہوئی تھی اور یہ اس بات کا غماز ہے کہ یہاں کے مسلمان اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے متحرک ہیں۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ اس کانفرنس میں پانچ لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آندھرا پردیش کے مسلمان اس وقت ملک میں ہونے والی تبدیلیوں سے بخوبی واقف ہیں اور ان میں یہ تشویش ہے کہ یہ ملک کس سمت جا رہا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اس وقت مرکزی حکومت وقف ترمیمی بل لا رہی ہے اور ساتھ ہی یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی بات کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت اپنے قدموں پر نہیں، بلکہ دو بیساکھیوں پر کھڑی ہے، جن میں سے ایک نتیش کمار اور دوسری چندرا بابو نائیڈو کی ہے۔

اسرائیل کی زبردستی قبضہ کی پالیسی بے نقاب

گولان کی مقبوضہ پہاڑیوں پر آبادکاری میں توسیع کو منظوری

یروشلم (ایجنسی) اسرائیل نے اتوار کے روز آبادکار بستیوں کو توسیع دینے کے ایک نئے منصوبے کی منظوری دی ہے۔ یہ توسیع گولان کی مقبوضہ پہاڑیوں کے علاقے میں قائم کی جائیں گی۔ شام کے موجودہ منظر نامے میں اسرائیل کی طرف سے یہ نیا فیصلہ غیر معمولی تصور کیا جا رہا ہے۔ اسرائیلی فوجی حفاظتی باڑ کو عبور کرتے ہوئے نام نہاد الفالائن کی طرف بڑھ رہے ہیں جو اسرائیل کے زیر قبضہ گولان کی پہاڑیوں کو شام سے الگ کرتی ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو کا اس ضمن میں ایک بیان سامنے آیا ہے، انھوں نے کہا کی، گولان کی پہاڑیوں کو مضبوط کرنا اسرائیل کو مضبوط کرنے کے برابر ہے۔ ہم اس پر قبضہ جاری رکھیں گے اور اس میں آباد کاری ممکن بنائیں گے۔ اسرائیل کے غزہ، لبنان، ایران اور اب شام پر جارحانہ حملے مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے خطرناک ارادوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ دمشق میں باغیوں کی تنظیم ایچ ٹی ایس کے قبضہ کے ساتھ ہی اسرائیلی فوج نے شام میں ایک غیر فوجی بفرزون کا کنٹرول حاصل کرنا شروع کر دیا تھا جو دونوں ممالک کے درمیان 1974 کی جنگ بندی کے حصے کے طور پر بنایا گیا تھا۔ اس وقت اسرائیل نے کہا تھا کہ یہ اقدام عارضی ہے اور اس کا مقصد اپنی سرحد کو محفوظ بنانا ہے۔ لیکن دراندازی نے مذمت کو جنم دیا۔ ناقدین نے اسرائیل پر جنگ بندی کی خلاف ورزی کرنے اور ممکنہ طور پر زمین پر قبضے کے لیے شام میں افراتفری کا فائدہ اٹھانے کا الزام لگایا تھا۔ اسرائیل اب بھی گولان کی پہاڑیوں پر کنٹرول رکھتا ہے جسے اس نے 1967 کی مشرق وسطیٰ کی جنگ کے دوران شام سے قبضے میں لیا تھا اور بعد میں اس کا الحاق کر لیا گیا تھا۔ حالانکہ اسرائیل کے اس اقدام کو زیادہ تر عالمی برادری نے تسلیم نہیں کیا ہے۔ وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ اسرائیلی فورسز شامی علاقے میں تقریباً 400 مربع کلومیٹر (155 مربع میل) غیر فوجی بفرزون کو کنٹرول کرنے کے لیے آگے بڑھ رہی ہیں۔ اس وقت نتن یاہو نے دلیل پیش کی تھی کہ، چونکہ شامی فوجی اپنی پوزیشنیں چھوڑ چکے ہیں، اس لئے اسرائیل کا بفرزون میں جانا عارضی دفاعی پوزیشن کے لیے ضروری تھا۔ اقوام متحدہ سمیت سعودی عرب اور ترکی نے اسرائیلی اقدامات کی سختی سے مذمت کی۔ کچھ گھنٹوں کے بعد اسرائیل کے سُر بدلے بدلے نظر آئے۔ نتن یاہو نے کہا کہ اسد کا زوال، حماس، حزب اللہ اور ایران پر اسرائیلی حملوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل ماؤنٹ ہرمون کی چوٹی پر قبضہ کرے گا جو شام-لبنان کی سرحد پر بفرزون کے اندر ہے اور 2,814 میٹر (9,232 فٹ) مشرقی بحیرہ روم کے ساحل کی بلند ترین چوٹی ہے۔ اسرائیل نے فوجیوں کو بفرزون میں بھیج دیا ہے، جس میں شام کی جانب سے برف سے ڈھکی ہوئی ہرمون پہاڑی بھی شامل ہے۔ ہرمون پہاڑی گولان کی پہاڑیوں، لبنان اور شام کے درمیان ایک تقسیم ہے۔ گولان کی پہاڑیوں پر اسرائیل کے کنٹرول کو اس کے مضبوط اتحادی امریکہ نے تسلیم کیا ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب اسرائیل اس سال بفرزون میں داخل ہوا ہو۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی رپورٹ میں گزشتہ ماہ سیٹلائٹ کی تصاویر کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا تھا کہ اسرائیل جولائی کے اوائل سے شام کے ساتھ سرحد کے ساتھ ایک تعمیراتی منصوبے، ممکنہ طور پر ایک نئی سڑک پر کام کر رہا تھا، اور بعض صورتوں میں تعمیر کے دوران بفرزون میں داخل ہوا تھا۔ اے پی کی رپورٹ کے بعد، اقوام متحدہ کی افواج نے خبردار کیا تھا کہ اسرائیلی فوج، شام کے ساتھ جنگ بندی کے معاہدے کی شدید خلاف ورزیاں کر رہی ہے۔ واضح رہے، اسرائیل نے مقبوضہ مغربی کنارے پر بھی یہودی بستیوں کی تعمیر کرائی ہے۔ حال ہی میں اسرائیل کی انتہائی دائیں بازو کی نتن یاہو حکومت نے مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی اسرائیلی بستیوں میں ہزاروں نئے مکانات تعمیر کرنے کے منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔ مقبوضہ مغربی کنارے پر یہودی بستیوں کی تعمیر کی عرب و مسلم ممالک، اقوام متحدہ اور امریکہ سمیت کئی اسرائیل کے اتحادی ممالک بھی مخالفت کرتے آئے ہیں۔

گولان میں اسرائیلی پیش قدمی، عرب ممالک کا احتجاج

ابوظہبی، 16 دسمبر (یو این آئی) عرب ممالک نے مقبوضہ گولان کی پہاڑیوں میں بستیوں کی توسیع کے اسرائیلی حکومت کے فیصلے کی مذمت کی ہے۔ متحدہ عرب امارات نے زور دے کر کہا ہے کہ تل ابیب حکومت کے گولان کی پہاڑیوں میں بستیوں کی توسیع کے فیصلے سے خطے میں کشیدگی بڑھے گی۔ متحدہ عرب امارات کی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ بستیوں کی توسیع کا فیصلہ بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ سعودی عرب کی وزارت خارجہ نے اسرائیل کے اس اقدام کو شام کی سلامتی کی کوششوں کو کمزور" قرار کرنے کے مترادف قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ گولان کی پہاڑیاں شام کا علاقہ ہیں۔ قطر کی وزارت خارجہ نے بین الاقوامی برادری پر زور دیا ہے کہ وہ شام کی سرزمین پر اسرائیل کے حملوں کو روکنے اور بین الاقوامی قراردادوں کی تعمیل کے لیے اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں پوری کرے۔ عراقی وزارت خارجہ نے گولان کی پہاڑیوں میں بستیوں کی توسیع کے اسرائیل کے فیصلے کی بھی مذمت کی ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر کی جانب سے جاری ایک تحریری بیان میں بتایا گیا ہے کہ تل ابیب انتظامیہ جس نے گولان کی پہاڑیوں پر اپنے قبضے میں توسیع کی ہے اس نے خطے میں آبادیاتی ترقی کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔

غزہ: صیہونی فوج کے حملوں میں ایک صحافی سمیت کم از کم 50 فلسطینی جاں بحق

غزہ (ایجنسی) اتوار کی رات ایک بڑے دھماکے سے جنوبی غزہ کا آسمان چمک اٹھا۔ ایک اسرائیلی فضائیہ نے حملے میں جنوبی شہر خان یونس میں ایک اسکول کو نشانہ بنایا۔ ناصر اسپتال کے مطابق صیہونی فوج کے اس خونریز حملے میں کم از کم 16 افراد مارے گئے۔ اس حملے سے متعلق اسرائیلی فوج کی جانب سے فوری طور پر کوئی بیان سامنے نہیں آیا ہے۔ شمال میں، بیت حنون کے قصبے میں خلیل عویدہ اسکول پر ایک فضائی حملہ ہوا اور کم از کم 15 افراد جاں بحق ہوئے۔ قریب میں واقع کمال عدوان اسپتال کے مطابق مہلوکین میں دو والدین اور ان کی بیٹی اور ایک باپ اور اس کا بیٹا شامل ہیں۔ الاہلی بپٹسٹ اسپتال کے مطابق غزہ شہر میں اسرائیلی فوج کے ذریعہ بے گھر لوگوں کو پناہ دینے والے مکانات کو نشانہ بنائے گئے تین فضائی حملوں میں چھ خواتین اور پانچ بچوں سمیت کم از کم 17 افراد مارے گئے۔ اپنی بیوی اور بیٹی کے لیے غمزدہ یحییٰ الیزجی نے کہا کہ، ہم حملے کی آواز سن کر جاگ گئے۔ جب میں بیدار ہوا تو جسم پر ملبہ تھا، میں نے اپنی بیوی کو اس کے سر اور کھوپڑی کے ساتھ دیکھا، اور میری بیٹی کی آنتیں جسم سے باہر نکل چکی تھیں۔ غمزدہ یحییٰ الیزجی کی بیوی تین ماہ کی حاملہ تھی۔ اسرائیلی فوج نے ایک بیان میں کہا کہ اس نے غزہ شہر میں ایک دہشت گرد سیل اور بیت حنون کے علاقے میں دہشت گردوں کے میٹنگ پوائنٹ کو نشانہ بنایا۔ ایک اسپتال اور قطری ٹی وی اسٹیشن نے بتایا کہ ایک اور اسرائیلی فضائی حملے میں الجزیرہ کے لیے کام کرنے والے فلسطینی صحافی احمد اللوح وسطی غزہ میں اسرائیلی حملے میں جاں بحق ہو گئے۔ العودہ اسپتال نے بتایا کہ یہ حملہ غزہ کی شہری دفاع کی ایجنسی کے شہری نصرت پناہ گزین کیمپ کے ایک مقام پر ہوا۔ الاقصیٰ شہداء اسپتال کے مطابق، حملے میں ایجنسی کے مقامی سربراہ سمیت سول ڈیفنس کے تین کارکن بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ شہری دفاع غزہ کی اہم ریسکیو ایجنسی ہے اور حماس کے زیر انتظام حکومت کے تحت کام کرتی ہے۔ اسرائیلی حملے میں ایک طبی کارکن بھی ہلاک ہوا گیا۔ مہلوک کے ساتھی نے سوال کیا کہ، ہم، شہری دفاع، دنیا کے کسی بھی ملک کی طرح انسانی ہمدردی کا کام انجام دے رہے ہیں۔ ہمیں کیوں نشانہ بنایا جا رہا ہے؟" اس حملے کا اسرائیلی فوج نے دفاع کیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے عسکریت پسندوں کے ایک کمانڈ سینٹر کو نشانہ بنایا ہے جو سول ڈیفنس کے دفاتر میں سرایت کر گیا تھا۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق، اسرائیلی جارحیت میں تقریباً 45,000 فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ وزارت کا کہنا ہے کہ مرنے والوں میں نصف سے زیادہ خواتین اور بچے ہیں۔ غزہ کی 20 لاکھ سے زائد آبادی کا بیشتر حصہ متعدد بار بے گھر ہو چکا ہے۔ غزہ میں جو اسپتال اب بھی کام کر رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ان کے پاس ادویات، ایندھن اور دیگر بنیادی سامان کی کمی ہے، جبکہ امدادی گروپوں نے بڑے پیمانے پر بھوک کا انتباہ دیا ہے۔ ورلڈ فوڈ پروگرام کی سربراہ سنڈی میک کین نے اتوار کو سی بی ایس کو بتایا کہ اقوام متحدہ کی ایجنسی نومبر میں غزہ میں عدم تحفظ کا حوالہ دیتے ہوئے صرف دو ٹرک سامان پہنچانے میں کامیاب رہی۔ انہوں نے غزہ میں جنگ بندی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ، ہم ان لوگوں کے پاس نہیں بیٹھ سکتے اور انہیں بھوک سے مرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

بنگلہ دیش میں انتخابات 2025 کے آخر میں ہو سکتے ہیں، سربراہ عبوری حکومت

ڈھاکہ (ایجنسی) بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے سربراہ، نوبل انعام یافتہ محمد یونس نے کہا ہے کہ اگر انتخابی اصلاحات پہلے مکمل کر لی جائیں تو بنگلہ دیش میں انتخابات 2025 کے آخر تک منعقد کیے جا سکتے ہیں۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق محمد یونس نے ٹیلی ویژن پر نشر کیے گئے خطاب میں کہا کہ اگر سیاسی اتفاق رائے ہوا اور ووٹر لسٹ صرف معمولی اصلاحات کے ساتھ درست طریقے سے تیار کی جائے تو 2025 کے آخر تک انتخابات کا انعقاد ممکن ہو سکتا ہے۔ یاد رہے کہ بنگلہ دیش میں اگست سے واحد نوبل انعام یافتہ محمد یونس کی سربراہی میں عبوری حکومت قائم ہے، جب اس وقت کی وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد نے بڑے پیمانے پر احتجاج کے بعد استعفیٰ دے دیا تھا اور بھاگ کر بھارت چلی گئی تھیں۔ بنگلہ دیش کے آرمی چیف جنرل وکر الزمان (جنہوں نے طلبہ کے احتجاج کے دوران حسینہ واجد کی حمایت کرنے سے انکار کیا تھا) نے ستمبر میں رائٹرز کو بتایا تھا کہ 12 سے 18 ماہ کے اندر اندر جمہوریت بحال ہونی چاہیے۔ بنگلہ دیش کے 53 ویں یوم فتح پر خطاب میں یونس نے کہا کہ انتخابات انتخابی اصلاحات کے بعد ہی ممکن ہوں گے، اگر اضافی اصلاحات کی ضرورت پڑی اور قومی اتفاق رائے کو مدنظر رکھا گیا تو اس میں کم از کم مزید چھ ماہ لگ سکتے ہیں۔ حزب اختلاف کی جماعتوں بشمول بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی، جو عوامی لیگ کے ساتھ ملک کی دو غالب جماعتوں میں سے ایک ہے، نے جلد از جلد انتخابات کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ بنگلہ دیش کے میڈیا نے رپورٹ کیا ہے کہ محمد یونس نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے حکومت کے ارادوں کا خاکہ پیش کیا کہ بیرون ملک مقیم بنگلہ دیشی تارکین وطن پہلی بار ووٹ ڈال سکیں گے۔

بنگلہ دیش میں حسینہ واجد دور کا 'پولیس کا خوفناک یونٹ' بند کرنے کی سفارش

ڈھاکہ (ایجنسی) بنگلہ دیش میں سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کے دور حکومت میں ہونے والی زیادتیوں کی تحقیقات کرنے والے کمیشن نے سفارش کی ہے کہ پولیس کے 'خوفناک مسلح یونٹ' ریپڈ ایکشن بٹالین کو تحلیل کر دیا جائے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق 77 سالہ حسینہ واجد 5 اگست کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے پڑوسی ملک بھارت فرار ہو گئی تھیں، جب ڈھاکہ میں طالب علموں کی قیادت میں ہونے والی بغاوت کے دوران وزیر اعظم کے محل پر دھاوا بول دیا گیا تھا۔ حسینہ واجد کی حکومت پر بڑے پیمانے پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا الزام عائد کیا گیا تھا، ان میں سیکڑوں سیاسی مخالفین کا ماورائے عدالت قتل اور سیکڑوں کو غیر قانونی طور پر اغوا کر کے غائب کرنے کے الزامات بھی شامل ہیں۔ نگراں حکومت کی جانب سے جبری گمشدگیوں سے متعلق قائم کردہ انکوائری کمیشن کا کہنا ہے کہ اسے ابتدائی شواہد ملے ہیں کہ حسینہ واجد اور دیگر سابق اعلیٰ حکام جبری گمشدگیوں میں ملوث تھے، جو مبینہ طور پر ریپڈ ایکشن بٹالین (آر اے بی) کی جانب سے کی گئی تھیں۔ حسینہ واجد کے 15 سالہ دور حکومت کے دوران انسانی حقوق کی بدترین خلاف ورزیوں میں ملوث ہونے کی اطلاعات کے جواب میں امریکا نے 2021 میں اپنے 7 سینئر افسران کے ساتھ آر اے بی نیم فوجی پولیس فورس پر پابندیاں عائد کی تھیں۔ کمیشن کے ایک رکن نور خان لٹن نے کہا کہ آر اے بی نے کبھی بھی قانون کی پاسداری نہیں کی اور شاذ و نادر ہی اس کو مظالم کے لیے جوابدہ ٹھہرایا گیا، ان مظالم میں جبری گمشدگیاں، ماورائے عدالت قتل اور اغوا جیسے جرائم شامل ہیں۔

انٹرنیشنل ٹی سی اے ایم کانفرنس میں صحت کے شعبے میں ابھرتے ہوئے امکانات پر روشنی

ابوظہبی، 12 دسمبر۔ "صحت کی دیکھ بھال کے ابھرتے ہوئے امکانات میں ٹی سی اے ایم کا کردار" کے عنوان سے منعقدہ انٹرنیشنل ٹی سی اے ایم کانفرنس، بیچ روٹانا ہوٹل، ابوظہبی میں اختتام پذیر ہوئی۔ لوٹس ہولسٹک انسٹی ٹیوٹ کے زیر انتظام اس عالمی کانفرنس میں دنیا کے کونے کونے سے تعلق رکھنے والے ماہرین نے شرکت کی، جنہوں نے روایتی، تکمیلی، اور متبادل طب (TCAM) کی اہمیت، اس کی جدید تحقیق، اور موجودہ صحت کے نظام میں انضمام کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی۔ معروف اسکالرز، جن میں پروفیسر عارف زیدی، پروفیسر محمد ادریس اور پروفیسر سعید احمد شامل تھے، نے ٹی سی اے ایم کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرتے ہوئے اس کی جدیدیت، پائیداری، اور انسانی صحت پر اس کے دور رس اثرات پر روشنی ڈالی۔

کانفرنس کے دوران کئی اہم اقدامات اور معاہدے کیے گئے، جن میں شامل ہیں:

1. • اسٹریٹجک مفاہمتی یادداشتوں •(MoUs)

لوٹس ہیلتھ کیئر نے جامعہ ہمدرد، اصلاحی ہیلتھ کیئر فاؤنڈیشن (IHF)، اور انٹرنیشنل یونانی فورم (IUF) کے ساتھ اسٹریٹجک مفاہمتی یادداشتوں (MoUs) پر دستخط کیے تاکہ عالمی سطح پر روایتی طبی علوم کے فروغ کے لیے تعاون کو بڑھایا جا سکے۔

2. • شیخ زاید انٹرنیشنل ایوارڈز •

ٹی سی اے ایم کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والوں کو تسلیم کرنے کے لیے شیخ زاید انٹرنیشنل ٹی سی اے ایم ایوارڈز کے تیسرے ایڈیشن کا اعلان کیا گیا، جو طب کے اس قدیم نظام کو جدید دور میں اجاگر کرنے کی ایک اہم کوشش ہے۔

•نمایاں شخصیات اور شرکاء•

کانفرنس میں کئی عالمی ماہرین اور اسکالرز شریک ہوئے، جن میں شامل ہیں:

- • حماد احمد • (چانسلر، جامعہ ہمدرد)
- • ڈاکٹر یوگیتا منجال • (ڈائریکٹر، آیوش، دہلی)
- • ڈاکٹر محمد خالد • (اسسٹنٹ ڈرگز کنٹرولر، دہلی) - پروفیسر ادریس احمد - پروفیسر عارف زیدی
- پروفیسر سہیل فاطمہ - پروفیسر زینت اقبال
- پروفیسر سعید احمد - پروفیسر عظمیٰ بانو ڈاکٹر اظہر جبیں
- ڈاکٹر نازش احتشام اعظمی جنرل سکریٹری اصلاحی ہیلتھ کیئر فاؤنڈیشن نئی دہلی - ڈاکٹر اسرار احمد

اس کانفرنس میں تحقیق اور علمی پیش رفت کو بھی بھرپور سراہا گیا۔ نمایاں ایوارڈز کے فاتحین میں شامل ہیں: اصلاحی ہیلتھ کیئر فاؤنڈیشن نے ایوارڈ یافتگان کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی اور لوٹس ہولسٹک انسٹی ٹیوٹ کی غیر معمولی میزبانی اور بہترین انتظامات کی تعریف کی۔ خاص طور پر ڈاکٹر آمنہ الحمید ان اور پروفیسر محمد کامل کی انتھک محنت اور عالمی ماہرین کو ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کاوشوں کو سراہا گیا۔ شیخ زاید انٹرنیشنل ٹی سی اے ایم ایوارڈز نہ صرف طب کے اس قدیم نظام کی آگاہی میں اضافے کا ذریعہ بنے ہیں بلکہ روایتی اور جدید طب کے درمیان ایک مضبوط ربط قائم کرنے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ اصلاحی ہیلتھ کیئر فاؤنڈیشن (IHF)• نے اپنے عزم کا اعادہ کیا کہ وہ TCAM کے فروغ اور AYUSH کے عالمی منصوبوں کی حمایت کے لیے اپنی تمام تر کوششیں جاری رکھے گی، تاکہ صحت کا یہ قدیم ورثہ جدید دنیا میں ایک اہم مقام حاصل کر سکے۔ یہ کانفرنس جدید صحت کے نظام میں روایتی طب کے انضمام کے لیے ایک روشن مثال ثابت ہوئی۔

فلسطینی ریاست کے حامی آئرلینڈ میں اسرائیل اپنا سفارت خانہ بند کر دے گا

یروشلم: غزہ میں تقریباً 14 مہینوں سے جاری اسرائیلی جارحیت کی مخالفت کرنے والے ممالک سے اسرائیل دھیرے دھیرے اپنے سفارتی تعلقات ختم کر رہا ہے۔ اسرائیل نے اتوار کو کہا کہ وہ آئرلینڈ میں اپنا سفارت خانہ بند کر دے گا۔ واضح رہے، غزہ جنگ کے باعث اسرائیل-آئرلینڈ کے تعلقات خراب ہو گئے ہیں۔ آئرلینڈ میں سفارت خانے کو بند کرنے کا فیصلہ اسرائیل کے وزیر خارجہ نے آئرلینڈ کی انتہائی اسرائیل مخالف پالیسیوں کے جواب میں کیا ہے۔ مئی میں، آئرلینڈ نے ناروے، اسپین اور سلووینیا کے ساتھ مل کر فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے اعلان کیا تھا، جس کے بعد اسرائیل نے ڈبلن سے اپنے سفیر کو واپس بلا لیا تھا۔ آئرلینڈ کی کابینہ نے گزشتہ ہفتے بین الاقوامی عدالت انصاف میں اسرائیل کے خلاف غزہ میں نسل کشی کا الزام لگانے والے جنوبی افریقہ کے مقدمے میں باضابطہ مداخلت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سفارت خانے کی بندش پر اسرائیلی وزیر خارجہ گیڈون سار کے بیان میں کہا گیا ہے کہ، آئرلینڈ نے اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات میں ہر سرخ لکیر کو عبور کیا ہے۔ آئرلینڈ کے وزیر اعظم سائمن ہیرس نے سفارت خانہ بند کرنے کے فیصلے کو انتہائی افسوسناک قرار دیا۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ، میں اس دعوے کو یکسر مسترد کرتا ہوں کہ آئرلینڈ اسرائیل مخالف ہے۔ آئرلینڈ امن کا حامی، انسانی حقوق کا حامی اور بین الاقوامی قانون کا حامی ہے۔ آئرلینڈ حکومت نے فلسطین کو باضابطہ طور پر ریاست کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ گزشتہ مہینے آئرلینڈ نے فلسطین کے پہلے سفیر کی تقرری کے احکامات بھی جاری کر دیے ہیں۔ آئرلینڈ کے لیے فلسطین کی پہلی مکمل سفیر جیلان وہبہ عبدالمجید کی تقرری کو منظوری دے دی گئی ہے۔ مئی 2024 میں آئرلینڈ نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا تھا۔ ستمبر کے مہینے میں آئرلینڈ اور ریاست فلسطین کے درمیان رسمی سفارتی تعلقات سفارتی نوٹس کے تبادلے کے ذریعے قائم ہوئے تھے۔

اقوام متحدہ کے ایلچی برائے شام دمشق میں

دمشق، 16 دسمبر (یو این آئی) شام کے لیے اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی گیئر پیڈرسن نے ہیئت تحریر الشام کے رہنما احمد الشرع یعنی ابو محمد الجولانی کے ساتھ شام کی تازہ ترین صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ شام کی عبوری حکومت کے ذرائع کے مطابق پیڈرسن نے 8 دسمبر کو بشار الاسد کی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد پہلی بار گزشتہ روز دمشق کا دورہ کیا جہاں انہوں نے ایچ ٹی ایس کے رہنما شرع سے ملاقات کی۔ اجلاس کے دوران شرع نے کہا کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2254 میں ترمیم کرتے ہوئے ملک کو موجودہ حقائق کے مطابق لایا جانا چاہئے۔ شامیوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے تیز رفتار اور موثر تعاون کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے، شرع نے شام کی علاقائی سالمیت، تعمیر نو اور معاشی ترقی کو یقینی بنانے پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ شام میں پناہ گزینوں کی محفوظ واپسی کے لئے مناسب ماحول اور ان عملوں کے لئے معاشی اور سیاسی حمایت کا مطالبہ کرتے ہوئے شرع نے کہا کہ یہ اقدامات بغیر جلد بازی کے، بہت احتیاط سے اور ماہرین کی ٹیموں کی نگرانی میں کیے جانے چاہئیں۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے دسمبر 2015 میں قرارداد 2254 منظور کی تھی جس میں شام میں عبوری انتظامیہ کے قیام کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق مذاکرات 6 ماہ میں مکمل کیے جائیں اور عبوری انتظامیہ قائم کی جائے اور نئی انتظامیہ 12 ماہ کی مدت میں آئین تیار کر کے ملک کو منصفانہ انتخابات کی طرف لے جائے۔

برطانیہ نے کہا ہے کہ اس نے شام کے باغیوں کے ساتھ رابطہ کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ لیمی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ ہیئۃ التحریر الشام کے ساتھ مکمل سفارتی رابطے میں ہیں لیکن فی الوقت اس کا نام دہشت گرد تنظیم کی فہرست میں ہی رہے گا۔ برطانوی وزیر خارجہ کا کہنا ہے کہ ہم شام میں عوام کی نمائندہ حکومت دیکھنا چاہتے ہیں، شام میں کیمیکل ہتھیاروں کو محفوظ بنایا جانا چاہیے۔ دوسری جانب ترجمان امریکی وزارت خارجہ میتھیو ملر نے ایکس پر بتایا کہ امریکی اور برطانوی وزرائے خارجہ میں ٹیلی فونک رابطہ ہوا ہے، انٹونی بلنکن اور ڈیوڈ لیمی نے شام میں اقتدار کی منتقلی کے معاملے پر مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنے پر اتفاق کیا۔ فون پر شام میں انسانی بنیادوں پر امداد کی فراہمی، غزہ میں جنگ بندی اور یرغمالیوں کی رہائی پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ واضح رہے کہ خطے میں صیہونی عزائم کھل کر سامنے آ گئے ہیں، فلسطین میں مغربی کنارے کے بعد اب شام میں اسرائیل نے اسٹریٹجک اور معاشی لحاظ سے اہم خطے گولان کی پہاڑیوں پر یہودی بستیوں میں توسیع کا اعلان کر دیا ہے، نیتن یاہو حکومت نے ایک کروڑ دس لاکھ ڈالر کے منصوبے کی منظوری دے دی۔ نیتن یاہو نے نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے بھی ٹیلی فونک رابطہ کیا اور کہا اسرائیلی فوج گولان کی پہاڑیوں پر شام کے ساتھ بفرزون میں موجود رہے گی، ادھر اسلامی ممالک کی تنظیم مسلم ورلڈ لیگ نے نیتن یاہو حکومت کے منصوبے کی شدید مذمت کی ہے۔

برطانیہ کا ہیئت التحریر الشام سے سفارتی رابطے □ بشار الاسد نے فرار ہونے سے پہلے 250 ملین ڈالر روس منتقل کیے

شام کے سابق صدر بشار الاسد نے مفرور ہونے سے پہلے مرکزی بینک سے دو سو پچاس ملین ڈالر روس منتقل کیے۔ فنانشل ٹائمز کی ایک رپورٹ سامنے آئی ہے جس کے ریکارڈ میں یہ بتایا گیا ہے کہ شام کے سابق صدر بشار الاسد نے غیر ملکی کرنسی کی شدید قلت کے باوجود دو برس کے دوران تقریباً 250 ملین ڈالر رقم کیش کی صورت میں ماسکو بھیجی ہے۔ فنانشل ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق سابق شامی صدر بشار الاسد نے مارچ 2018 اور ستمبر 2019 کے درمیان کرنسی بھجوائی، یورو اور امریکی کرنسی میں کیش ماسکو کے بینکوں میں ڈپازٹ کروایا گیا۔ رپورٹ کے مطابق اسی دوران اسد کی فیملی نے ماسکو میں پر تعیش جائیدادیں خریدیں، جنگ اور مغربی پابندیوں کے سبب بشار الاسد کو نقد رقم کے استعمال میں مشکلات کا سامنا رہا۔ خیال رہے کہ اسد کی حکومت پر شام کی دولت لوٹنے اور اپنے ہی لوگوں کے خلاف جنگ کی مالی معاونت کے لیے مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا بھی الزام ہے۔

فرانس میں سمندری طوفان سے تباہی، سیکڑوں ہلاکتوں کا خدشہ

پیرس، 16 دسمبر (یو این آئی) فرانس کے جزیرے مایوٹے میں آنے والے خطرناک سمندری طوفان نے تباہی مچا دی، جس کے نتیجے میں مختلف حادثات میں 11 سے زائد افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاعات ہیں۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق 220 کلومیٹر تیز چلنے والی ہواؤں سے گھروں کی چھتیں اڑ گئیں، درخت جڑوں سے اُکھڑ گئے، سرکاری عمارتوں، اسپتال، سیکڑوں کچے مکانات اور درجنوں گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ فرانس کی وزارت داخلہ کا کہنا ہے فی الوقت اموات کا تعین نہیں کیا جا سکتا جبکہ مقامی حکام نے طوفان سے ہزاروں اموات کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق طوفان سے موزمبیق کے ساحلی شہر میں سڑکوں پر پانی جمع ہو گیا، جبکہ بجلی کا نظام بھی درہم برہم ہو گیا، طوفان کا رخ زمبابوے اور ملاوی کی طرف ہو گیا۔ یاد رہے کہ گزشتہ ماہ فلپائن میں آنے والے سمندری طوفان نے بھی بڑے پیمانے پر تباہی مچائی تھی۔ طوفان کے باعث سڑکیں دریا بن گئیں، تند و تیز ہوائیں درخت اور سولر پینلز اڑا لے گئیں، اور نظام زندگی اُلٹ پلٹ ہو گیا، اسکول بند ہو گئے اور اندرون ملک پروازیں منسوخ ہو گئیں، جب کہ ہزاروں لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق آخری 3 طوفانوں ٹائفون ینکسنگ، ٹائفون کانگ رے اور ٹراپیکل طوفان ٹرامی کی وجہ سے فلپائن میں 160 سے زائد افراد ہلاک ہوئے اور 9 ملین سے زیادہ افراد سیلاب سے متاثر ہوئے۔

شام کی نئی عبوری انتظامیہ کا فضائی حدود کھولنے سے متعلق اہم فیصلہ

دمشق، 16 دسمبر (یو این آئی) شام کی نئی عبوری انتظامیہ نے اہم فیصلہ کرتے ہوئے ملک کی فضائی حدود گزشتہ روز کھول دیں۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق شام کی نئی عبوری انتظامیہ کی جانب سے فضائی حدود کی بندش کے خاتمے کے بعد شامی فضائی حدود سے پروازوں کی آمد و رفت شروع کا آغاز ہو گیا ہے۔ اردن کے دار الحکومت امان سے بیروت کیلئے پہلی پرواز ایم ای اے 311 نے دمشق کے اوپر سے منزل تک سفر کیا۔ بغداد، جدہ اور دیگر شہروں کیلئے بھی پروازوں نے شامی فضائی حدود کا استعمال کیا، شام کی فضائی حدود ایک ہفتہ قبل شام میں بشار الاسد کا تختہ الٹے جانے کے بعد سے بند کی گئی تھی۔ شام کے سابق صدر بشار الاسد کو ملک سے فرار کروانے والی شامی ایئر لائن کے آخری طیارے نے اتوار کو صبح دمشق ایئرپورٹ سے آخری ٹیک آف کیا تھا۔ شامی وزیر ٹرانسپورٹ بہاء الدین شرم نے شام کی فضائی حدود کھولے جانے کے حوالے سے کہا کہ شام کے دو بڑے ایئرپورٹس دمشق اور حلب بھی جلد پروازوں کیلئے بحال کیے جا رہے ہیں۔ دوسری جانب شام کی عبوری حکومت نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ اسرائیل کو کارروائیاں کرنے سے روکے، اسرائیل کو بھی چاہیے کہ وہ شامی سرزمین سے اپنی فوج فوری واپس بلائے۔ امریکا نے شام پر عائد پابندیاں اٹھانے کا اعلان کیا ہے، امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن کا کہنا ہے شام کی عبوری حکومت نے بین الاقوامی قوانین پر عمل نہ کیا تو پھر پابندیاں لگا دیں گے۔ انھوں نے کہا شام کی صورت حال سے آگاہ رہنے کے لیے امریکا حیات تحریر الشام سے رابطے میں ہے۔ امریکا اور ترکیے نے عبوری حکومت کو مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے۔

یوپی سرمایہ کاری کیلئے بہترین منزل کے طور پر ابھرا ہے: نندی

کسی بھی ریاست کی صنعتی ترقی کے لیے چار سب سے اہم ستون بنیادی ڈھانچہ، امن وامان، رابطہ اور صنعتی پالیسی ہیں: نندی

لکھنؤ:16 دسمبر۔اتر پردیش کی فی الحال نافذ کردہ برآمدی پالیسی 2020-25 کی میعاد ختم ہونے کی وجہ سے، نئی برآمدی پالیسی 2025-30 کو نافذ کرنے سے پہلے ایکسپورٹ پروموشن کونسلوں، صنعتی تنظیموں، برآمد کنندگان، ماہرین اور اسٹیک ہولڈروں کی تجاویز اور خیالات جاننے کے لیے ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔حکومت کی صنعتی ترقی، برآمدات کو فروغ دینے، سرمایہ کاری کے فروغ اور این آر آئی کے وزیر نند گوپال گپتا نندی کی صدارت میں پیر کو ہوٹل سینٹرم میں تمام ماہرین، ایکسپورٹروں وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مجوزہ ایکسپورٹ پالیسی کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کیں۔ورکشاپ میں صنعتی ترقی کے وزیر نند گوپال گپتا نندی نے کہا کہ کسی بھی ریاست یا ملک کی صنعتی ترقی کے لیے چار سب سے اہم ستون بنیادی ڈھانچہ، امن وامان، کنکٹیویٹی اور صنعتی پالیسی ہیں۔ ہندوستانی تاریخ کے سب سے زیادہ بصیرت والے وزیر اعظم نریندر مودی کی متاثر کن رہنمائی اور اتر پردیش کے سب سے زیادہ کارکردگی دکھانے والے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں، اتر پردیش نے گزشتہ سات سالوں کے دوران ان چار ستونوں کو بہت مضبوط کیا ہے۔عالمی سطح پر بنیادی ڈھانچے کی سہولیات، سخت قانونی نظام، بہترین ہوابازی، پانی، ریلوے اور سڑک کے رابطے اور عملی صنعتی پالیسی نے اتر پردیش میں پورے صنعتی ماحولیاتی نظام کو تبدیل کر دیا ہے۔ان مثبت کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اتر پردیش سرمایہ کاری کے لیے بہترین مقام کے طور پر ابھرا ہے۔سرمایہ کار اور کاروباری لوگ اتر پردیش میں اپنی صنعت، سرمایہ کاری اور تجارت کی حفاظت کے بارے میں مکمل طور پر پراعتماد ہیں۔ ہماری حکومت نے صنعتی ترقی کے دونوں پہلوؤں یعنی سرمایہ کاری اور برآمدات کو یکساں ترجیح دی ہے۔ہماری حکومت نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کی ہیں کہ کسی بھی سرمایہ کاری کے نتیجے میں پیدا ہونے والی پیداوار کو برآمدی صلاحیت حاصل ہو۔اتر پردیش میں ہوائی اڈوں، ریلوے، شاہراہوں، آبی گزرگاہوں اور ایکسپریس ویز کی بے مثال ترقی نے برآمدی صلاحیت میں کافی اضافہ کیا ہے۔نقل وحمل سستی، قابل رسائی اور وسیع ہوگئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ سات سالوں میں اتر پردیش کی برآمدات میں تقریباً دوگنا اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 2017-18 میں جہاں اتر پردیش کی برآمدات 88 ہزار کروڑ روپے تھیں، وہیں 2023-24 میں یہ تعداد بڑھ کر 170 ہزار کروڑ روپے ہوگئی ہے۔ یہ کامیابی بہت حوصلہ افزا اور تاریخی ہے۔ہم نے بہترین برآمدی پالیسی 2020-25 کو نافذ کیا جس سے ایک موثر اور جامع ترقی کو یقینی بنایا جائے۔ ہماری ترجیح مسلسل بات چیت، اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ہم آہنگی اور ان سے کیے گئے وعدوں کو پورا کرنا ہے۔ چونکہ موجودہ برآمدی پالیسی 2025 میں ختم ہورہی ہے، ہماری حکومت 2025-30 کے لیے برآمدی پالیسی کا فیصلہ کرنے سے پہلے اسٹیک ہولڈروں اور برآمد کنندگان سے تجاویز اور خیالات حاصل کرنا چاہتی ہے تاکہ ایک بہتر پالیسی کو نافذ کیا جاسکے۔ پرنسپل سکریٹری مائکرو، اسمال میڈیم انٹرپرائزز اور ایکسپورٹ پروموشن آلوک کمار نے کہا کہ موجودہ عالمی منظر نامے میں تبدیلیوں اور جغرافیائی سیاسی تنوع کی وجہ سے ہندوستان اور ریاست کی برآمدات کے سامنے پیدا ہونے والے چیلنجوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ان کو حاصل کرنے کے لیے موثر حل تلاش کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ اس مقصد کے لیے، اتر پردیش ایکسپورٹ پالیسی 2025-30 کو جاری کیا جائے گا۔اس موقع پر سکریٹری ایم ایس ایم ای اور ایکسپورٹ پرانجل یادو، کمشنر اور ڈائریکٹر انڈسٹریز وجیندر پانڈیان، جوائنٹ ڈائریکٹر جنرل ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فارن افیئرز اینڈ ٹریڈ حکومت ہند، ڈائریکٹر جنرل ایف ای او اجے سہائے، جوائنٹ کمشنر ایکسپورٹ پون اگروال، ایڈیشنل ایگزیکٹو ڈائریکٹر ایکسپورٹ پروموشن اور دیگر بھی موجود تھے۔

جشن زہراؑ کی تیاریاں عروج پر

لکھنؤ۔۱۶/دسمبر۔ادارۂ خادمانِ بتولؑ کا جلسہ آج مورخہ ۱۵/دسمبر شب میں ۷ بجے مولانا صدف جونپوری کے مکان واقع رستم نگر لکھنؤ میں منعقد ہوا۔اس جلسے کی صدارت مولانا ثقلین عابدی صاحب نے فرمائی۔اس جلسے میں ادارے کی جانب سے ہونے والے جشن زہراؑ جو امسال شب ولادت حضرت سیدہ زہراؑ یعنی ۱۹/رویں جمادی الثانی بمطابق ۲۲/دسمبر ۲۰۲۴ء شب میں ۸/بجے منعقد ہوگا۔اس جلسے میں جشن کی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا ادارے کے سکریٹری انتخاب رضوی نے پچھلے سال کی رپورٹ پیش کی۔امسال کے جشن کا لائحہ عمل اراکین ادارہ نے اتفاق رائے سے پاس کیا۔مدعو کئے جانے والے شعرائے کرام کے نام اتفاق رائے سے منظور ہوئے۔جناب سرور لکھنوی صاحب نے شعراء سے وعدے لینے کی ذمہ داری قبول فرمائی۔حسب سابق امسال بھی نثری دور کی صدارت عالیجناب عارف آغا صاحب فرمائیں گے اور دورِ نظم کی صدارت مولانا علی متقی زیدی صاحب قبلہ فرمائیں گے۔افتتاحی تقریر مولانا عباس ارشاد نقوی صاحب قبلہ اور محفلِ فضائل مولانا سید غلام حسین زیدی صدف جونپوری صاحب قبلہ خطاب کریں گے۔جلسے میں مولانا عباس ارشاد نقوی، مولانا سید غلام حسین زیدی صدف جونپوری، مولانا سید محمد ثقلین عابدی، جناب انتخاب رضوی، تنویر عالم، مسعود مہدی رضوی، کونین عابدی، ہاشم مہدی زیدی، انجم غدیری اور دیگر معززین شہر نے شرکت کی۔یہ اطلاع انتخاب رضوی سکریٹری ادارۂ خادمان بتولؑ نے دی۔

پی این بی نے غیر فعال کھاتوں کو بحال کرنے کی مہم شروع کی

لکھنؤ۔بینک کی ملک گیر مہم کا مقصد غیر فعال کھاتوں کو دوبارہ فعال کرنا، کسٹمر کے تجربے کو بہتر بنانا اور CASA کی ترقی کو آگے بڑھانا ہے*لکھنؤ16 دسمبر: ملک کے سب سے بڑے پبلک سیکٹر بینک، پنجاب نیشنل بینک (PNB) نے پردھان منتری جن دھن یوجنا (PMJDY) اکاؤنٹس سمیت تمام غیر فعال کھاتوں کو بحال کرنے کے لیے ملک گیر مہم شروع کی ہے۔یہ مہم، جو 24 دسمبر تک چلے گی، فعال کھاتوں کو برقرار رکھنے کی اہمیت کے بارے میں بیداری پیدا کرنے، صارفین کو اپنے غیر فعال بچتوں اور کرنٹ اکاؤنٹس کو دوبارہ فعال کرنے، باقاعدہ لین دین کو فروغ دینے اور اکاؤنٹس کو غیر فعال ہونے سے روکنے کی ترغیب دینے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہ مہم PNB کی ملک بھر میں صارفین کے رابطے اور تجربے کو بڑھانے، مالی شمولیت کو مضبوط بنانے اور اس کے کرنٹ اکاؤنٹ اور سیونگس اکاؤنٹ (CASA) ڈپازٹ بیس کو مضبوط بنانے کی حکمت عملی کا حصہ بھی ہے۔ بینک نے اکاؤنٹس کو دوبارہ فعال کرنے کے لیے کئی اقدامات شروع کیے ہیں، بینک کے نمائندے مختلف مواصلاتی ذرائع کے ذریعے صارفین تک فعال طور پر پہنچ رہے ہیں۔ سہولت کو مزید بڑھانے اور ایک ہموار عمل کو یقینی بنانے کے لیے، بینک نے بایومیٹرک تصدیق کے ذریعے غیر ملکی شاخوں میں اکاؤنٹ کی بحالی کو فعال کیا ہے۔مزید تفصیلات کے لیے صارفین اپنی قریبی برانچ میں جاسکتے ہیں یا آفیشل ویب سائٹ www.pnbindia.in پر جاسکتے ہیں۔ پر لاگ ان کر سکتے ہیں۔غیر فعال یا غیر فعال اکاؤنٹس سے مراد ایسے اکاؤنٹ ہیں جن میں دو سال سے زائد عرصے سے کوئی گاہک کی طرف سے لین دین نہیں کیا گیا ہے۔

جے بھگوان سنگھ نے سنبھالا تھانہ نجیب آباد کا چارج

نجیب اباد۔قانون تھا کو درست رکھنے کے لیے پولیس کپتان ابھی شیخ زاتے جنپد بجنور میں کئی تھانہ انچارج کا فربدل کیا، جس میں تھانہ نجیب اباد انچارج سنجے کمار تو عمر کو تھانہ نانگل بھیجا گیا تھا وہیں تھانہ کے رسے بدل کرائے جی بھگوان سنگھ کو تھانہ نجیب اباد کا تھانہ پر بھاری بنایا گیا۔تھانہ پر بھاری بنے جے بھگوان سنگھ نے میڈیا کرمیوں کے ساتھ پریز کانفرنس کی۔انہوں نے کہا بنا کسی دباؤ کہ ہر عام اور خاص کی فریاد سن کر اس کا جلد ہی حل کیا جائے گا۔اج کے وقت میں کئی طرح کے اپرادھو کا طریقہ بدل گیا ہے کئی نئی اپرادھ نئے میں سامنے ارہے ہیں ان کا فوکس رہے گا کی وہ ہر طرح کے اپرادھوں کی روکتام کرے۔خاص کر سائبر کرائم کو لے کر لوگوں کو اسکے بارے بتاتےینگا اور اس پر پرزور کاروائی کریں گے۔اگے انہوں نے کہا کہ (صحافی) پترکار دیش کا چوتھا استمبھ ہے، اس کے ذریعے ہم اپراد اور اپرادھیوں کی جڑوں تک پہنچتے ہیں، میں اپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ سبھی پترکار ساتھیوں کو عزت اور میرا پورا ساتھ ملے گا۔میڈیا کرمی بھی پولیس کا وقت با وقت اپنا ساتھ دے۔ پریس کانفرنس کے دوران نگر کے سبھی پترکار ساتھی موجود رہے۔

یوپی اسمبلی کے سرمائی اجلاس میں عوام کی ہر آواز کو بلند کروں گی: نسیم سولنکی

لکھنؤ: یوپی اسمبلی کا سرمائی اجلاس شروع ہوگیا ہے۔کانپور کے سیسماؤ اسمبلی حلقہ سے نو منتخب ایم ایل اے نسیم سولنکی نے اسمبلی میں شامل ہونے کا اپنا تجربہ بتاتے ہوئے کہا کہ آج جب میں پہلی بار اسمبلی میں آئی تو مجھے تھوڑی بے چینی محسوس ہوئی، لیکن یہاں مجھے اپنے ساتھی رکن اسمبلی سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔میری پوری کوشش ہوگی کہ ایوان میں اپنے علاقے کے لوگوں کی آواز بلند کروں۔ای ٹی وی بھارت سے بات کرتے ہوئے ایم ایل اے نسیم سولنکی نے کہا کہ آج میں نے اسمبلی میں اپنی نئی ذمہ داریاں اور تجربات شیئر کیے۔ اب تک گھر کی ذمہ داری تھی لیکن اب علاقے کے لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے، جسے پوری ایمانداری اور محنت سے نبھاؤں گی۔ اپنے شوہر عرفان سولنکی کی غیر موجودگی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ انہیں بہت یاد کر رہی ہیں۔اسمبلی میں ان کے لیے آواز ضرور اٹھائی جائے گی۔ ہمارا 30 سال پرانا سیاسی خاندان ہے۔ میرے سسر اور شوہر ایم ایل اے رہ چکے ہیں۔ ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔نسیم سولنکی نے کہا کہ فی الحال وہ اسمبلی کی کارروائی کو گہرائی سے سمجھنے پر توجہ دیں گی۔ پہلے ایوان کے طریقہ کار کو سمجھوں گی، پھر علاقے کے لوگوں کے مسائل اور مطالبات کو پوری قوت سے اٹھاؤں گی۔میرا مقصد عوام کی توقعات پر پورا اترنا ہے۔

بھارت رتن اٹل بہاری واجپئی کے یوم پیدائش پر پروگرام ہوں گے

لکھنؤ:16 دسمبر۔ثانوی تعلیم کے ڈائریکٹر ڈاکٹر مہندر دیو نے ریاست کے تمام ضلعی اسکول انسپکٹر کو تفصیلی ہدایت جاری کی ہیں کہ وہ 18 دسمبر سے 25 دسمبر 2024 تک بھارت رتن اٹل بہاری واجپائی کے یوم پیدائش (25 دسمبر) کی یاد میں مختلف پروگرام منعقد کریں۔ان ہدایات کے تحت اٹل جی کی زندگی کی اقدار، ان کی شراکت اور طلباء میں اچھی حکمرانی کے جذبے کو فروغ دینے کے لیے کئی مقابلے اور ثقافتی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ڈاکٹر مہندر دیو نے کہا کہ ریاست کے ثانوی اسکولوں میں منعقد کیے جانے والے پروگراموں میں بنیادی طور پر مضمون نویسی، شاعری، تقریری مقابلہ اور کوئز مقابلے شامل ہوں گے۔ مضمون نویسی کے مقابلے کا موضوع اٹل جی اور گڈ گورننس ہوگا، جس میں 8 ویں سے 12 ویں جماعت کے طلبہ حصہ لیں گے۔ اس کے علاوہ 'بھارت رتن اٹل بہاری واجپائی جی کی زندگی اور نظموں' پر مبنی ایک شاعری کا مقابلہ بھی منعقد کیا جائے گا۔ضلع سطح پر منعقد ہونے والے ان مقابلوں کے لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ متعلقہ اضلاع میں یونیورسٹیوں یا کالجوں کی مناسب جگہوں کا انتخاب کریں گے۔ ہر مقابلے میں پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے شرکاء کو مضمون نویسی کے مقابلے میں بالترتیب 5000 روپے، 3000 روپے اور 2000 روپے کی انعامی رقم دی جائے گی اور شعری مقابلہ میں 10000 روپے، 5000 روپے اور 2500 روپے دیے جائیں گے۔ ان اعزازات کے ساتھ اسناد بھی دی جائیں گی۔ پروگرام کے کامیاب انعقاد کے لیے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کو اضلاع میں نوڈل آفیسر کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ کی صدارت میں اجلاس منعقد کر کے پروگرام کا خاکہ تیار کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر اور محکمہ اعلیٰ تعلیم کے نوڈل افسران مقابلوں میں طلباء کی فعال شرکت کو یقینی بنائیں گے۔ یہ تینوں ضلع سطح کے مقابلے 18 دسمبر سے 22 دسمبر کے درمیان منعقد کیے جائیں گے۔ 25 دسمبر کو منعقد ہونے والے مرکزی پروگراموں میں ان مقابلوں کے جیتنے والوں کو معزز عوامی نمائندوں کی موجودگی میں ضلع سطح پر منعقد ہونے والی تقاریب میں نوازا جائے گا۔ اسی دن وزیر اعلیٰ کی موجودگی میں لکھنؤ کے لوک بھون کے آڈیٹوریم میں مرکزی پروگرام کا انعقاد کیا جائے گا جس کا ریاست کے دیگر اضلاع میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

دیوری روکھڑا میں خصوصی کسان سیمینار

محفوظ کاشتکاری کے ذریعے کسان کم سے کم وسائل کے ساتھ زیادہ سے زیادہ کاشت کر سکتے ہیں

لکھنؤ: 16 دسمبر۔باغبانی، زرعی مارکیٹنگ، زرعی تجارت اور زرعی برآمدات کے ریاستی وزیر (آزاد چارج) دنیش پرتاپ سنگھ، باغبانی افسران کو ریاستی حکومت کی اسکیموں کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے کسان سیمینار کا اہتمام کر رہے ہیں۔اس کے تحت باغبانی مشن اسکیم کے تحت محفوظ کھیتی کو فروغ دینے کے مقصد سے بی کے ٹی ڈیولپمنٹ بلاک کے گاؤں دیوری روکھڑا میں ایک خصوصی کسان سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔کسانوں کے خصوصی سیمینار میں کسانوں سے خطاب کرتے ہوئے چیف ڈیولپمنٹ افسر اجے جین نے کہا کہ محفوظ کھیتی کے ذریعے کسان کم سے کم وسائل کے ساتھ زیادہ سے زیادہ کاشت حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کسانوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ نئی ٹیکنالوجی کو اپنائیں اور اپنی زرعی پیداوار میں اضافہ کریں۔انہوں نے کہا کہ کسان بھائی سرکاری اسکیموں کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور محکمہ باغبانی کی طرف سے فراہم کی جانے والی تکنیکی مدد سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ضلع میں زراعت کی بہتری اور کسانوں کی آمدنی بڑھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ چیف ڈیولپمنٹ افسر نے کسانوں کو حکومت کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیموں اور سبسڈی اسکیموں کے بارے میں بتایا کہ محکمہ کو آپریٹو کی جانب سے ایگریکلچر انفراسٹرکچر فنڈ اسکیم کے تحت پولی ہاؤسز کے قیام کے لیے کسانوں کو 3 فیصد کی شرح سے قرضے فراہم کیے جا رہے ہیں۔ محکمہ باغبانی پولی ہاؤس کے قیام کے لیے 50 فیصد گرانٹ دیتا ہے۔ ایک کسان کو صرف 4000 مربع میٹر کے زیادہ سے زیادہ رقبے تک گرانٹ دی جا سکتی ہے۔ پروگرام میں محکمہ باغبانی کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈی کے ورما نے محفوظ کھیتی کے مختلف طریقوں جیسے پولی ہاؤس، شیڈ نیٹ ہاؤس اور ملچنگ کے بارے میں جانکاری دی۔ اس کے علاوہ پانی کے انتظام کی تکنیکوں جیسے ڈرپ اریگیشن اور اسپرنکلر کی اہمیت کو بھی بیان کیا گیا۔انہوں نے کسانوں کو بتایا کہ ان ٹیکنالوجیز کے استعمال سے فصلوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کیا جاسکتا ہے اور قدرتی آفات کے اثرات کو بھی کم کیا جاسکتا ہے۔ سیمینار میں فائدہ مند فصلوں جیسے ٹماٹر، شملہ مرچ، کھیرا اور پھولوں کی کاشت کے بارے میں تفصیلی معلومات دی گئیں جنہیں محفوظ کاشت کے تحت اگایا جاسکتا ہے۔

موجودہ حکومت عوام کے ہر مسئلہ پر پوری طرح ناکام: اجے رائے

لکھنؤ۔ریاستی کانگریس صدر اجے رائے نے کہا کہ یوگی حکومت عوام سے جڑے ہر مسئلہ پر پوری طرح ناکام ہوچکی ہے اور اسمبلی کے کانگریس کے محاصرے سے خوفزدہ ہے۔شری رائے نے الزام لگایا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پولیس کے ڈائریکٹر جنرل کو حکم دیا ہے کہ وہ اضلاع کے پولس افسران کو ہدایت دیں کہ کانگریس کا کوئی کارکن اپنا گھر چھوڑ کر لکھنؤ نہ پہنچے۔جن اضلاع میں کارکن لکھنؤ پہنچیں گے وہاں کے عہدیداروں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ مسٹر رائے پیر کو پارٹی ہیڈ کوارٹر میں صحافیوں سے خطاب کر رہے تھے۔ وہ دن بھول گئے جب وہ پولیس کے خوف سے پارلیمنٹ میں بلک بلک کر روئے تھے،شری رائے نے کہا کہ وزیر اعلیٰ وہ دن بھول گئے جب وہ پولیس کے خوف سے پارلیمنٹ میں بلک بلک کر روئے تھے اور پھر سب نے ان کا ساتھ دیا۔آج وزیر اعلیٰ کے عہدے پر بیٹھ کر سیاسی کارکنوں کو اسی پولیس کے زور پر دہشت زدہ کر رہے ہیں۔ ہزاروں مقدمات درج کر کے جمہوری حقوق کو دبا رہے ہیں اور احتجاج اور گھیراؤ کو روک رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی بھول گئی ہے کہ وہ تحریکوں کے بل بوتے پر پہلی بار اقتدار میں آئی تھی اور یہ بھی بھول رہی ہے کہ اگر وہ 2027 میں دوبارہ اقتدار میں نہیں آئے گی تو آج جو کچھ کر رہی ہے وہی اور وہی پولیس ہوگی۔طریقے اس کے سامنے ہوں گے۔ انہوں نے کانگریس کارکنوں سے کہا کہ کچھ بھی کریں لیکن لکھنؤ پہنچیں اور کہا کہ اسمبلی کا گھیراؤ کر کے حکومت کو آئینہ دکھانا ہے کہ اس کا جنگل راج اب برداشت کے قابل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پولیس فورس طاقت کا استعمال کرتی ہے تو وہ وہاں دھرنے پر بیٹھیں اور پولیس سے کہیں کہ یا تو ہمیں جانے دو یا پھر جیل بھیج دو۔شری رائے نے خبردار کیا کہ ان کے کسی بھی کارکن کو نہیں روکا جانا چاہیے۔ ہم گاندھیائی جماعت ہیں اور تحریک کے وقار کو جانتے ہیں۔ ہندوستان میں ابھی تک فسطائیت پوری طرح سے نہیں آئی لیکن جمہوریت ہے۔ اس لیے کانگریس جمہوریت کو قتل کرنے کی کسی بھی کوشش کو برداشت نہیں کرے گی۔شری رائے نے کہا کہ اگر ہم انگریزوں سے نہیں ڈرتے تو انگریزوں کے مخبروں اور دلالوں سے کیوں ڈریں گے۔ پولیس افسران اپنی حدود میں رہیں، اقتدار میں آنے پر ان کا احتساب کیا جائے گا، انہوں نے پولیس افسران کو خبردار کیا کہ وہ اپنی حدود میں رہیں اور حکومت کے دباؤ پر جمہوریت کا قتل نہ کریں۔ پرامن احتجاج کرنا کسی بھی سیاسی پارٹی کا حق ہے اور یہ اقتدار اور کانگریس کے درمیان لڑائی ہے۔ اسے کانگریس اور پولس کی لڑائی نہ بنائیں، ورنہ یاد رکھیں کہ ہم 2027 میں برسر اقتدار آ رہے ہیں اور ہر اس افسر کے نام لکھیں گے جو کارکنوں پر ظلم کرے گا اور پھر حساب کتاب کرے گا۔ اگر آپ آج کیس دائر کریں گے تو کل مزید کیسوں کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہیں، شری رائے نے کہا کہ لوگوں پر دباؤ ڈال کر انکم ٹیکس اور ای ڈی اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈروں کو بی جے پی میں شامل ہونے پر مجبور کر رہے ہیں اور لوگوں کو خودکشی کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ ریاست میں جنگل راج مکمل طور پر رائج ہے اور اسے مزید برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کانگریس ہر دن، ہر جگہ ہر مسئلہ کے خلاف لڑے گی۔ اگر آپ آج مقدمہ دائر کریں گے تو کل اس سے کئی گنا زیادہ مقدمات کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہیں۔ آج روکو تو کل گھر تک محدود رہنے کے لیے تیار رہو۔ بات چیت کے دوران میڈیا ڈیپارٹمنٹ کے وائس چیئرمین منیش سریواستو ہندوی، للن کمار، ترجمان پرینکا گپتا، ڈاکٹر علیم اللہ خان، ڈاکٹر سدھا مشرا اور دیگر کانگریسی موجود تھے۔

ذاکر کے جانے سے اداس ہوگئی اودھ کی شام

لکھنؤ :16 دسمبر (پی این ایس) معاملہ 17 جولائی 2016 کا ہے۔ اندرا گاندھی پرتشٹھان میں 'دربار تاج' پروگرام کے لیے اسٹیج سجایا گیا تھا۔ ذاکر حسین صاحب ستار بجانے والے نیلادری کمار کے ساتھ طبلے پر موجود تھے۔ حاضرین جوش وخروش سے لبریز تھے۔ آڈیٹوریم تالیوں سے گونج اٹھا جب دونوں استادوں کی انگلیاں ان کے باجوں پر رقص کرتی رہیں۔ ذاکر صاحب نے لکھنؤ کے لوگوں کو اپنا دیوانہ بنا دیا تھا۔ اس کے ساتھ سیلفی لینے والوں میں مقابلہ ہوا۔ اتوار کو ذاکر حسین کے انتقال کی خبر سن کر پورا اودھ سوگوار ہوگیا۔ انہوں نے لکھنؤ کے لوگوں کو بتایا کہ ان کے والد ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ موسیقی کا آلہ سرسوتی ہے۔ اس کا احترام کریں۔ اسے کھیل مت سمجھو۔ طبلے کے قریب ایسی کوئی چیز نہ رکھیں جس سے اس کی توہین ہو۔ ہر ساز کی ایک روح ہوتی ہے، اس میں ایک روح رہتی ہے۔ اچھا فنکار بننے کے لیے ساز کا احترام کرنا پڑتا ہے۔ جیسے ان کا ستار استاد ولایت خان صاحب سے پوچھتا ہے کہ مجھے حکم دیں کہ کیا کروں؟ تبھی جو کچھ اس کے ذہن میں آتا ہے وہ اس کے ستار سے نکلنے لگتا ہے۔ ذاکر صاحب نے بتایا کہ ٹرین کی جنرل بوگی میں سفر کرتے ہوئے وہ فرش پر بیٹھتے تھے اور طبلہ گود میں رکھتے تھے۔ یہ تجربات سن کر لکھنؤ والوں کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ مشہور پکھواج وادک ڈاکٹر راج خوشیرام بتاتے ہیں کہ ذاکر حسین صاحب لکھنؤ آتے جاتے تھے۔ ڈاکٹر خوشیرام کی بیوی کپیلا راج کتھک ڈانسر اور کتھک سنٹر کی ڈائریکٹر تھیں۔ جب یہ سینٹر قیصر باغ میں ہوا کرتا تھا تو ذاکر حسین ایک بار آچکے تھے۔ انہیں لکھنوی کتھک پسند تھا۔ اس نے کپیلا راج کو رومال میں 11 روپے دیے تھے۔ سنگیت ناٹک اکادمی کے سابق سکریٹری ترون راج ذاکر کا ذکر کرتے ہوئے جذباتی ہوگئے۔ کہا جاتا ہے کہ سال 1994 میں ذاکر حسین صاحب ایک پرائیویٹ کمپنی کے پروگرام کے لیے لکھنؤ آئے تھے۔ تین روزہ پروگرام گنا سنستھان میں منعقد ہوا۔ میں نے اسے لنگر انداز کیا اور ارچنا راج نے تانپورہ پر ساتھ دیا۔ انہوں نے اسٹیج سے کہا تانپورہ فنکار کا نام ضرور پکارا جائے۔ یہ ان کی شرافت تھی۔ انہوں نے ارچنا راج سے کہا کہ وہ اسے اپنی شادی میں ضرور مدعو کرے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ میری بیوی ہے تو وہ ہنس پڑے۔ وہ دیر تک ہنستے رہے۔ ان کی ہنسی آج بھی ہمارے ذہنوں میں تازہ ہے۔

اگر کسانوں کو رہا نہیں کیا گیا تو 23 دسمبر کو لیا جائیگا بڑا فیصلہ، کسان یونین کا اعلان

گوتم بدھ نگر :16 دسمبر (پی این ایس) گوتم بدھ نگر کے گریٹر نوئیڈا میں اپنے مطالبات کے لیے احتجاج کر رہے کسانوں کو لکسر جیل میں بند کر دیا گیا ہے اور اب تک ان کی رہائی نہیں ہو سکی ہے۔ ان کسانوں میں سکھبیر خلیفہ سمیت کئی کسان رہنما شامل ہیں۔ بھارتیہ کسان یونین نے ایک میٹنگ کی جس میں فیصلہ کیا کہ اگر 22 دسمبر تک ان کسانوں کو رہا نہیں کیا جاتا تو 23 دسمبر کو، جو کہ چودھری چرن سنگھ کا یوم پیدائش ہے، وہ ایک بڑا فیصلہ لے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ بھارتیہ کسان یونین (لوک شکتی) نے اپنے تمام ضلعی عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ پورے اتر پردیش میں ہر ضلع کے کم از کم ایک تھانے میں گوتم بدھ نگر کے 129 کسانوں کے لیے نشان دہی کے طور پر گرفتاری دیں اور ان کے حق میں یادداشتیں پیش کریں۔ یہ کسان 3 دسمبر سے گوتم بدھ نگر کی جیل میں بند ہیں۔ بھارتیہ کسان یونین (لوک شکتی) نے یہ بھی الزام عائد کیا ہے کہ جیل میں بند چار کسان رہنماؤں سے ملاقات کی اجازت بھی نہیں دی جا رہی ہے اور انہیں اکیلے میں رکھا گیا ہے، جو کہ آزاد ہندوستان میں پہلی بار دیکھنے کو ملا ہے۔ بھارتیہ کسان یونین (لوک شکتی) کے رہنما ماسٹر شیوراج کا کہنا ہے کہ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ گوتم بدھ نگر کے کسانوں کے احتجاج سے ناراض ہیں۔

شلپ گرام میں مختلف دستکاری مصنوعات کی نمائش کی جائے گی: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 16 دسمبر۔بھگوان شری کرشنا کے شہر متھرا اور گووردھن کے درمیان واقع چاچونڈا گاؤں میں شلپ گرام کی تعمیر کے لیے محکمہ سیاحت کی طرف سے 34.18 کروڑ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے، جس میں سے 17.9 کروڑ روپے جاری کیے گئے ہیں۔ اس شلپ گرام کی تعمیر سے برج خطہ میں تیار ہونے والی دستکاری مصنوعات کو اچھی مارکیٹ ملے گی۔ اس کے علاوہ ہندوستان اور بیرون ملک سے سیاح اس شلپ گرام میں مقامی مصنوعات کی خریداری کے لیے آئیں گے۔ اس سے مقامی کاریگروں کے لیے آمدنی کے ذرائع پیدا ہوں گے اور سیاحت کو بھی فروغ ملے گا۔ یہ جانکاری ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش سیاحت کے میدان میں تیزی سے ترقی کرنے والی ریاست ہے۔ متھرا ایک اہم تیرتھ استھل ہے، جہاں ملک اور بیرون ملک سے بڑی تعداد میں عقیدت مند آتے ہیں۔ اس سال جنوری سے ستمبر تک تقریباً سات کروڑ عقیدت مند بھگوان کرشن کے درشن کے لیے آئے۔ اس میں اکثر لوگ درشن اور پوجا کے ساتھ ساتھ پرکرما بھی کرتے ہیں۔ اس کے پیش نظر، برج تیرتھ وکاس پریشد، متھرا اور گووردھن کے درمیان شلپ گرام کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہاں فیئر مارکیٹ، پارکنگ، فوڈ کورٹ، ٹکٹ ہاؤس، دکان، پاتھ وے، ہارٹیکلچر وغیرہ بنائے جائیں گے۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ برج میں سال بھر مذہبی تہواروں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان تہواروں کا حصہ بننے کے لیے کروڑوں لوگ متھرا آتے ہیں۔ عقیدت مندوں کی آمد کے ساتھ ہی برج خطہ میں تیار کردہ دستکاری کی اشیاء بھی بڑے پیمانے پر خریدی جاتی ہیں۔ اتر پردیش برج تیرتھ وکاس پریشد برج میں دستکاری سے متعلق مصنوعات کو انفرادیت دینے اور سیاحوں کو ان کی طرف راغب کرنے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ برج میں دستکاری سے متعلق کاروبار ملک اور بیرون ملک پھیل چکا ہے۔ یہاں کی کانٹھی کے ہار، کپڑے اور میک اپ کی اشیاء عالمی منڈی میں اپنا مقام برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ ورنداون میں بنائے گئے کپڑے کئی ممالک میں فروخت ہوتے ہیں۔ اسی طرح کی دوسری چیزیں بھی ہیں، جو برج درشن کے لیے آنے والوں کی پسندیدہ بنی ہوئی ہیں۔

ریاست میں موتی فارمنگ کو فروغ دینے کے لیے ایک ایکشن پلان بنایا جانا چاہیے: ڈاکٹر سنجے کمار نشاد

لکھنؤ:16 دسمبر۔اتر پردیش کے محکمہ ماہی پروری کے ترقی کے کابینہ وزیر ڈاکٹر سنجے کمار نشاد نے آج یہاں مرکزی عمارت میں واقع اپنے دفتر کے کمرے میں محکمہ ماہی پروری کے کام کا جائزہ لیا اور عہدیداروں کو ضروری ہدایات دیں۔ انہوں نے تازہ ترین پیش رفت، مختص بجٹ اور مختلف اسکیموں کے اخراجات کی تفصیلات کا بغور جائزہ لیا۔ ماہی پروری کے وزیر نے عہدیداروں کو سخت ہدایات دیں کہ وہ فروری 2025 تک بجٹ کا 100 فیصد استعمال کریں۔ انہوں نے کہا کہ تمام اسکیموں کے نفاذ کے لئے مختص فنڈز کو وقت پر خرچ کیا جانا چاہئے اور پردھان منتری ماہی پروری اسکیم کے اہداف کو پورا کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے ماہی گیری کی اسکیموں اور ماہی گیروں کے فائدے کے کاموں میں کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ ملٹی پرپز فشریز کوآپریٹو سوسائٹیز کی تشکیل کے کام کی سست رفتاری پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے وزیر ماہی پروری نے کہا کہ ایک مہم چلا کر 1000 نئی سوسائٹیوں کی تشکیل کا کام جلد از جلد مکمل کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ ماہی گیر مستفید ہوسکیں۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ ریاست میں پرل فارمنگ کو فروغ دینے کے لیے تربیت دی جائے اور اس سلسلے میں ایک تفصیلی ایکشن پلان بنایا جائے۔

شرپسند عناصر کا پولس اہلکار کی گھڑ چڑھائی کے دوران پتھراؤ، دولہے کو گھوڑی سے نیچے گرایا، پانچ گرفتار

بلند شہر:16 دسمبر (پی این ایس) ریاست کے بلند شہر کے جہاں گیرآباد کوتوالی علاقے میں شرپسند عناصر نے دلت پولیس اہلکار کی گھڑ چڑھائی کے دوران پتھراؤ کیا اور دولہے کو گھوڑی سے نیچے گرا دیا۔ اس معاملے میں پانچ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ بلند شہر میں دلت سماج کی بارات میں کچھ شرپسند عناصر نے دولہے کو گھوڑی سے اتار کر دولہے اور باراتیوں کے ساتھ مار پیٹ کی، اور بینڈ باجے والوں کو بھی بھگا دیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ دولہا اور دولہن دونوں ہی یوپی پولیس میں تعینات ہیں۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے پانچ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ دولہے کے والد نے تھانے میں مقدمہ درج کرانے کے لیے تحریر دی ہے۔ پولیس نے سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے پانچ افراد کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔ پولیس کے مطابق، واقعے کے مقام کے آس پاس کے سی سی ٹی وی فوٹیج کو تلاش کیا جا رہا ہے۔

اودھ نامہ

ای وی ایم پر بڑھتے اعتراضات

آج کل ایک طرف اپوزیشن الیکٹرانک ووٹنگ مشین پر سوالیہ نشان اٹھا رہی ہے تو دوسری طرف الیکشن کمیشن آف انڈیا اور بی جے پی الیکٹرانک ووٹنگ مشین کی مدافعت کرنے میں لگے ہیں۔ وہ یہ ماننے کو تیار ہی نہیں ہیں کہ ای وی ایم میں گڑبڑی کی جاسکتی ہے۔ ایسے میں لاکھ ٹکے کا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ای وی ایم میں گڑبڑی نہیں کی جا سکتی ہے تو پھر حکومت بیلٹ پیپر کے ذریعہ رائے دہی کروانے سے کیوں گھبرا رہی ہے۔ اسے آخر کس بات کا ڈر ہے؟ مہاراشٹر کے اسمبلی انتخابات کے بعد یہ بات زور شور کے ساتھ اٹھی ہے کہ مشینوں میں ہیرا پھیرا کی گئی ہے اور ووٹوں کا شماری میں گڑبڑی کی گئی۔ اس تعلق سے انڈیا اتحاد سپریم ورٹ سے رجوع کرنے جا رہا ہے اس نے صاف اعلان کیا ہے کہ وہ سپریم کورٹ سے رجوع کرے گا۔

اس سلسلہ مین یہ واقعہ انہایت اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے کہ مہاراشٹرا کے شولا پور کے ایک گاؤں مارکڈواڑی میں اعلان کیا گیا کہ 3 دسمبر کو بیلٹ پیپر کے ذریعہ گاؤں میں ووٹنگ ہوگی۔ گاؤں کے لوگوں نے بیلٹ پیپر سے رائے دہی کی تیاری پوری کر لی تھی۔ بیالٹ باکس بھی بنالیا تھا۔ بیالٹ پیپر بھی تیار تھے۔ بڑی تعداد میں لوگ یہاں آکر بیٹھ بھی گئے۔ لیکن تحصیلدار نے ووٹنگ کی اجازت نہیں دی تھی، پھر بھی ووٹنگ کئے جانے کی اپیل کیلئے پوسٹرس بھی لگائے گئے۔ گاؤں والوں سے کہا گیا کہ ووٹنگ میں حصہ لیں، انہیں شبہ ہے کہ ان کے گاؤں کے 1900 ووٹ میں سے بی جے پی کے امیدوار کو 1000 سے زائد ووٹ کیسے مل گئے؟ رائے دہی کو روکنے کیلئے یہاں بڑی تعداد میں پولیس والوں کی تعیناتی کر دی گئی تھی۔ گاؤں میں 5 دسمبر تک کرفیو نافذ کر دیا گیا تھا۔

مانا کہ یہ سرکاری سطح پر نہیں تھا لیکن لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ Mock چناؤ ہوسکتا تھا۔ الیکشن کمیشن بھی ٹریننگ کیلئے Mock ڈریل کرواتا ہے، ایک چھوٹے سے گاؤں کا Mock ووٹ دنیا کے سب سے بڑے جمہوریت کے الیکشن کمیشن کیلئے اتنا بڑا خطرہ بن گیا۔ آخر کتنی ہی تنظیمیں اور ادارے ہیں جو انتخابات کرواتی ہیں اور اپنی سطح پر رائے دہی کروالیتی ہیں۔ انتظامیہ کے انکار کے بعد مارکڈواڑی گاؤں میں بیالٹ پیپر سے رائے دہی تو نہیں ہوئی لیکن شولا پور ضلع کے مال شیراز حلقہ اسمبلی جس میں گاؤں شامل ہے، یہاں سے بی جے پی کا امیدوار 13000 سے ووٹوں سے ہار گیا تھا۔ جیتنے کے بعد این سی پی شرد پوار کے رکن اسمبلی اتم راؤ جانکر نے بیالٹ پیپر سے رائے دہی کی تائید وحمایت کی۔ شولا پور ضلع کا یہ واقعہ ان تمام سوالوں کا نمائندہ بن گیا ہے جن کے جواب لوگوں کو ٹھوس شکل میں نہیں مل رہے ہیں۔ مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات کے نتائج کو لے کر صرف اپوزیشن جماعتوں نے شکوک وشبہات ظاہر نہیں کئے، عام لوگوں میں بھی نتائج کو لے کر طرح طرح کے سوال ہیں اور ان ہی عمل سے جڑے لوگوں میں بھی یہ سوال گردش کر رہے ہیں۔ انتخابی اعداد وشمار کو سمجھنے والوں نے بھی نتائج کو سمجھ سے بالاتر اور مشکوک مانا ہے۔ انہیں یہ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ کیسے کیا ہوا۔ مارکڈواڑی گاؤں کے لوگوں نے بیالٹ پیپر سے اپنے نتائج کو جانچنے کا اعلان کر کے ایک راستہ دکھایا ہے کہ اگر انہیں سوالوں کے جواب نہیں ملیں گے تو ایک راستہ یہ بھی ہوسکتا ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ نتائج کو لے کر پہلی بار شکوک وشبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کئی انتخابات میں کچھ سوالات تو اٹھے ہیں لیکن مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات کے نتائج کے بعد یقیناً ان شبہات اور سوالات نے سنگین رخ اختیار کر لیا ہے۔ شولا پور کے مارکڈ واڑی کے لوگوں نے ان سوالات کو پھر سے سطح پر لا دیا ہے، جنہیں شکست کی صورت میں رونا دھونا مان کر خارج کر دیا جا رہا تھا، مارکٹ واڑی گاؤں سے بہت پہلے اسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمس نے سپریم کورٹ میں درخواست داخل کی تھی کہ بیالٹ پیپر کے ذریعہ ووٹنگ کرائی جائے اور 100 فیصد وی وی پیاٹ کی گنتی کی جائے لیکن اسی سال اپریل میں جسٹس سنجے کھنہ اور جسٹس دیپانکر دتہ کی بنچ نے موجودہ پروٹوکول کا حوالہ دیتے ہوئے اس درخواست کو خارج کر دیا۔ کانگریس صدر ملک ارجن کھرگے نے بھی یوم دستور پر بھی دہلی میں بیالٹ پیپر سے رائے دہی کروانے کا مطالبہ کر دیا۔ انہوں نے پرزور انداز میں کہا کہ ہم کو ای وی ایم اور پی وی ایم کچھ نہیں چاہئے ہمیں صرف بیالٹ پیپر کے ذریعہ ووٹ چاہئے۔ یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات کو لے کر شبہات صرف ای وی ایم کو لے کر نہیں ہیں، کئی طرح کے شکوک وشبہات ہے لیکن تمام شبہات کو مشین کے نام پر خارج کر دیا جا رہا ہے۔

کیا آپ بھول گئے کہ اسی سال فروری میں الیکٹورل بانڈ کو سپریم کورٹ نے غیر قانونی مانا تھا، یہ اپنے آپ میں ایک فراڈ تھا جو کئی انتخابات سے چلا آرہا تھا۔ الیکٹورل بانڈ ایک نیا طریقہ تھا۔ باقاعدہ عدالت نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ یہ غیر دستوری ہے اور یہ جمہوریت پر حملہ کرتی ہے۔ آزادانہ وشفاف انتخابات کے عمل میں مداخلت کرتا ہے کیونکہ ریاستوں اور مرکز میں حکمراں جماعتوں کو جو فنڈ ملتا ہے، اس میں کافی فرق ہوتا ہے۔ اس سے الگ الگ جماعتوں اور آزاد امیدواروں کے درمیان Level Playing فیلڈ پر سنگین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سپریم کورٹ میں الیکٹورل بانڈ کو چیلنج شکست سے مایوسی کے نتیجہ میں نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس سبب کیا گیا تھا کہ انتخابی عمل میں ایک فراڈ ہو رہا ہے۔ الیکٹورل بانڈ ایک فراڈ تھا جس سے انتخابی عمل میں دو جماعتوں کے درمیان توازن ختم ہو رہا تھا، اس فراڈ کے رہتے کئی انتخابات ہوگئے، اس کا فائدہ کس کو ملا، آپ سب جانتے ہیں۔ سب سے زیادہ چندہ بی جے پی کو ملا اور وہ بھی کئی ہزار کروڑ روپے۔ اس اسکیم کی وجہ سے انتخابات میں توازن ٹوٹ گیا۔ خود سپریم کورٹ نے مانا ہے کہ کیا بانڈ کو چیلنج شکست کی مایوسی میں کیا گیا تھا۔ بالکل نہیں! کیونکہ اس کے خلاف درخواست دائر کرنے والی پارٹی سی پی ایم کو یقین تھا کہ یہ ایک فراڈ ہے۔ اس لئے باقی جماعتوں کی طرح مجبوری میں بھی الیکٹورل کی بانڈ سے چندہ نہیں لیا، بعد میں سپریم کورٹ نے بھی دستوری دھوکہ دہی کو سامنے سے پکڑا۔

میرا سوال یہ ہے کہ جب بانڈ اور فنڈ کے ذریعہ انتخابی عمل میں فراڈ کیا جاسکتا ہے تو آپ باقی سوالوں اور شکوک وشبہات کو خارج کیسے کر سکتے ہیں۔ کئی لوگ نتائج کو ہی خارج کر رہے ہیں لیکن کئی لوگ ایسے بھی ہیں جو نتائج کو خارج نہیں کر رہے ہیں بلکہ اس سے پہلے کچھ سوالات کے جواب جان لینا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ تمام سوالوں کو شکست کی مایوسی کا نام دے کر نظر انداز نہیں کر سکتے۔ لوک سبھا کا یہ ریکارڈ بتا رہا ہے کہ اپوزیشن تب بھی سوال اٹھا رہا تھا، جب اس کا مظاہرہ بہتر ہوا تھا۔ اکھلیش یادو نے لوک سبھا میں بڑی سنجیدگی سے کہا "اسپیکر صاحب ای وی ایم پر مجھے کل بھی بھروسہ نہیں تھا، آج بھی بھروسہ نہیں، میں 80 کے 80 سیٹیں جیت جاؤں تب بھی بھروسہ نہیں رہے گا۔

مجھے معاف کیجئے، جج جس نے تنازعات کا دروازہ کھولدیا

پی چدمبرم

آج کل یہ کہا جا رہا ہے کہ جج جس کی وجہ سے ملک میں کئی ایک مسائل اور تنازعات پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں جس کے باعث معاشرہ میں بے چینی کی ایک لہر پیدا ہو گئی۔ اس میں ملک کے ماہرین قانون نے بھی واضح طور پر کہدیا ہے کہ چند ججس کی ناعاقبت اندیشی کا خمیازہ سارے ملک کو اور عوام کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ بہرحال میرے یہاں ڈھیر سارے قوانین کی تشکیل یا قانون سازی سے متعلق نقطہ نظر ہے۔ میں نے ہمیشہ وزارت قانون کے مسودہ سازوں پر زور دیا کہ وہ بل کو جامع، مختصر، کھرا کھرا اور واضح رکھیں۔ ایسا ہی ایک قانون عبادت گاہوں سے متعلق (خصوصی دفعات) قانون Places of Worship (Special Provisions) ایکٹ 1991 ہے۔ میری نظر میں یہ صرف 8 دفعات پر مشتمل اور بالکل واضح ہے۔ اس قانون کا ایک مقصد تھا اور وہ عبادت گاہ کے کردار کو منجمد کرنا یعنی ناقابل تبدیل بنانا تھا۔ بالالفاظ دیگر عبادت گاہوں کا جو موقف 15 اگست 1947ء کو تھا اسے جوں کا توں برقرار رکھنا تھا یا 15 اگست 1947ء کو عبادت گاہوں کا جو موقف تھا اس میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آزادی کی صبح (5 اگست 1947ء) جو عبادت گاہیں جن حالت میں تھیں ان کے موقف کو کسی بھی طرح تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ یہ بالکل واضح کر دیا گیا کہ اس معاملہ میں کوئی "اگر مگر" نہیں چلے گا اور اس قانون پر اور اس کی دفعات پر بنا کسی تعصب وجانبداری کے عمل آوری کی جائے گی۔ میں ہر ہندوستانی پر زور دیتا ہوں کہ وہ مذکورہ قانون کی دفعہ 3 اور دفعہ 4(1) کا ضرور مطالعہ کرے جو کہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

دفعہ 3 صاف طور پر عبادت گاہوں کے موقف تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دیتی، اس دفعہ میں واضح طور پر کہا گیا کہ کوئی بھی فرد کسی بھی مذہب کی عبادت گاہ یا کوئی بھی طبقہ مختلف طبقات کی عبادت گاہوں کو اپنے مذہب یا اپنے طبقہ کی عبادت گاہ میں تبدیل نہیں کرے گا۔ دفعہ 4 کے مطابق بعض عبادت گاہوں کے مذہبی کردار اور عدالتوں کے دائرہ اختیار کے بارے میں اعلان وغیرہ۔ (1) یہاں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ 15 اگست 1947ء کو عبادتگاہوں کا جو موقف اور مذہبی کردار تھا وہ کردار جاری رہے گا۔ ہاں اس معاملہ میں صرف ایک عبادت گاہ کو استثنیٰ دیا گیا جسے سب ایودھیا میں واقع رام جنم بھومی۔ بابری مسجد کے نام سے جانتے ہیں کیونکہ اس کی ملکیت سے متعلق مقدمہ زیر دوران تھا۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ سطور بالا میں عبادت گاہوں کے موقف سے متعلق جس قانون 1991 کا اہم نے ذکر کیا اس قانون کے پیچھے نیت ارادے کئے تھے۔ اس بارے میں آپ کو یہ بتانا ضروری ہے کہ اس قانون کی نیت ارادوں، مقصد، روح اور دائرہ کار کو وسیع پیمانہ پر قبول کیا گیا۔ میرے خیال میں اس ایکٹ نے اپنا مقصد حاصل کیا کیونکہ 30 برسوں سے عبادت گاہوں سے متعلق مسائل اور تنازعات اُٹھائے نہیں گئے تھے، ماحول پرسکون تھا۔ بڑے پیمانے پر لوگوں نے اس بات کو قبول کیا کہ ایک مندر مندر ہی رہے گا اور ایک مسجد، مسجد ہی رہے گی۔ اسی طرح ایک گرجا گھر، گرجا گھر کی شکل میں ہی باقی رہے گا۔ ایک گردوارہ، گردوارہ کے طور پر برقرار رہے گا۔ یہودیوں کی عبادت گاہ بھی یہودی عبادت گاہ ہی رہے گی اور ہر مذہبی مقام اس کردار کا حامل رہے گا جو 15 اگست 1947ء کو تھا اس کردار میں کوئی تبدیلی نہیں آئیگی۔

بدقسمتی سے اس قانون کے کام سے متعلق بہت کم معلومات موجود ہیں۔ PRISM (ایک پارلیمانی تحقیقی سہولت) سے پوچھے گئے سوالات میں انکشاف کیا گیا کہ اس وقت کی حکومت نے ایکٹ کے تحت گرفتاریوں اور قانونی کارروائیوں کے بارے میں تین موقعوں پر صاف صاف جواب دیا کہ اس قانون کے بارے میں جو بہتر بات کہی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے حکومتوں نے اس ایکٹ کو نظر انداز کیا۔ اس تعلق سے ہم عدالتوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر 28 اکتوبر 2020ء کو سپریم کورٹ آف انڈیا میں ایک رٹ پٹیشن داخل کی گئی جس پر جو احکامات دیئے گئے ان میں یہ اعلان کیا گیا کہ Places of Worship (Special Provisions) Act, 1991 کی دفعات 2، 3 اور 4 باطل اور غیر آئینی ہیں جب تک کہ وہ وحشی حملہ آوروں کے ذریعہ غیر قانونی طور پر بنائی گئیں عبادت گاہوں کی توثیق کرنا چاہتے ہیں خاص طور پر نوٹ کریں کہ دفعہ 3 اور 4 قانون کا بنیادی حصہ ہیں جبکہ دفعہ 3 اور 4 کی عدم موجودگی میں اس قانون میں کچھ باقی نہیں رہ جاتا۔ آپ کو یہ بھی بتادیں کہ ان دفعات کو اس بنیاد پر سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا کہ یہ (دفعات 3 اور 4) دستور ہند کی دفعات 14، 15، 21، 25، 26 اور 29 کی خلاف ورزی کرتے ہیں یعنی اس کے مغائر ہیں۔ وہ ہندوؤں، جینوں، بدھسٹوں اور سکھوں کے مذہبی مقامات کو قانون کے مطابق بحال کرنا چاہتا تھا۔ واضح رہے کہ یہ رٹ پٹیشن سال 2020ء سے زیر التواء ہے۔

گیان واپی تنازع: سال 2023ء میں سپریم کورٹ نے انجمن انتظامیہ مسجد وارانسی کی انتظامی کمیٹی کی جانب سے دائر کردہ Special Leave Petition قبول کی، اس SLP کے ذریعہ الہ آباد ہائیکورٹ کے جاری کردہ حکم مورخہ 3 اگست 2023ء کو چیلنج کیا گیا تھا۔ ڈسٹرکٹ جج نے اس علاقہ کے محکمہ آثار قدیمہ (آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا) کے ذریعہ سروے کروانے کی ہدایت دی جس میں گیان واپی مسجد موجود ہے۔

ہائیکورٹ نے اپیل کو خارج کر دیا جس پر درخواست گذار عدالت عظمیٰ سے رجوع ہوئے۔ سپریم کورٹ نے اپنے حکمنامہ مورخہ 4 اگست 2023ء میں کچھ یوں کہا "ہم ہائیکورٹ کے نقطہ نظر سے اختلاف کرنے سے قاصر ہیں خاص طور پر دستور کی دفعہ 136 کے تحت دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے ...... اور پھر سالیسٹر جنرل کے بیان کو اور اُن کے نقطہ نظر یا دلائل کو ریکارڈ کیا جس میں انھوں نے کہا تھا کہ ساری کارروائی (سروے) کسی بھی غیر جارحانہ طریقہ کار کے ذریعہ ختم کی جائے گی جسے (طریقہ کار کو) آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کے ذریعہ اختیار کیا جائے گا۔ اس طرح ان طریقوں سے تنازعات کا دروازہ کھولا گیا بالالفاظ دیگر پنڈورا باکس کھولدیا گیا۔

عدالت نے درخواست گذار کی نیت اس کے ارادوں اور اغراض ومقاصد کے بارے میں جاننے کی زحمت گوارا نہیں کی جس نے دیوانی مقدمہ 18 بابتہ سال 2022ء دائر کیا تھا۔ اس درخواست میں درخواست گذار نے یہ التجاء کی تھی کہ وہ دیوی دیوتاؤں کی اُن مورتیوں کی پوجا کرنے کا مستحق ہے جو مبینہ طور پر گیان واپی مسجد کی عمارت میں موجود ہیں۔ درخواست گذار کی صاف صاف کوشش یہی تھی کہ ان ہندو دیوی دیوتاؤں کی مورتیوں کی پوجا کرے جو مبینہ طور پر مسجد میں موجود ہیں۔ اگر انھیں رسوم اور بھگوانوں کی پوجا کرنے کی اجازت دیں تو اس سے مسجد کو کم از کم جزوی طور پر ایک مندر میں تبدیل کریں گے۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا مدعی علیہان کے مقصد اور مقدمہ کے ذریعہ عبادت کی اجازت دینے کے نتائج کو دیکھنا مشکل تھا؟ میرے خیال میں سپریم کورٹ کو دستور کی دفعہ 41 کے تحت حاصل اپنے اختیارات کو مکمل انصاف کرنے کیلئے استعمال کرنا چاہئے تھا۔ اس مقدمہ کو خارج کر دینا چاہئے تھا اور واضح طور پر یہ کہنا چاہئے تھا کہ تیس برسوں تک اس قانون کا احترام کیا گیا اور ہر قیمت پر اس کا احترام برقرار رہنا چاہئے۔ آپ اور ہم سب نے دیکھا کہ گیان واپی سے متعلق حکم کے بعد متھرا کی عیدگاہ مسجد اُتر پردیش کے سنبھل کی شاہی جامع مسجد، دہلی کے قطب مینار کامپلکس اور اجمیر کی درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے تنازعات اُٹھائے گئے۔ یہ سلسلہ کہاں ختم ہوگا اس کا کسی کو پتہ نہیں۔ گیان واپی سے متعلق حکم کے نتائج بدنام زمانہ اے ڈی ایم جبل پور کی طرح برآمد ہوں گے۔

(سابق مرکزی وزیر داخلہ وفینانس)

امریکی مفادات، شام کے لیے خطرناک!

کوئی بھی انقلاب اس وقت تک پائیدار نہیں ہوسکتا جب تک اسے عوامی تائید اور حمایت حاصل نہ ہو

نواب علی اختر

شام کا مستقبل اس وقت مشرق وسطیٰ کی سیاست کا مرکز بنا ہوا ہے۔ جب سے مزاحمتی گروہوں نے بشار الاسد حکومت کا تختہ پلٹا اور ملک کو اپنے کنٹرول میں لیا، اکثر لوگوں کا ماننا ہے کہ شام میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ شامی حکومت کے بڑے پیمانے پر خاتمے کے سوا کچھ نہیں ہے، جس کی نمائندگی اس کی افواج کرتی ہے، جسے وہ شامی عرب فوج کہتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت کے مخالف گروہوں کی قیادت حیات تحریر الشام (سابقہ النصرہ فرنٹ) کر رہی ہے جس کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کر چکی ہے۔ اس پورے منظر نامے میں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ یہ دھڑے اسد کی افواج حتیٰ کہ اس کے روسی اتحادی کی طرف سے کسی بھی طرح کی مزاحمت کے بغیر کیسے اتنی تیزی سے آگے بڑھے اور کیسے ایک کے بعد ایک شہر کنٹرول کرنے میں کامیاب ہوئے۔ میرا خیال ہے کہ شام میں جس منظر نامے کا سامنا ہم کر رہے ہیں اس کا تعلق حکومت مخالف دھڑوں کی طاقت یا اسدی قوتوں کی کمزوری سے نہیں ہے، بلکہ ترکی اور روس کے درمیان امریکی اسرائیلی چھتری کے تحت ہونے والے معاہدے کی وجہ سے ہے۔ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ مشرق وسطیٰ کا بحران تاریخ کا ایک پیچیدہ، کثیر الجہتی اور طویل ترین تنازع ہے۔ چین، امریکہ، روس، ترکی اور اسرائیل کی دلچسپیاں کئی جہتوں پر محیط ہیں، جن میں توانائی، جغرافیائی سیاست شامل ہیں۔ یہ علاقہ عالمی طاقتوں کے درمیان اثر و رسوخ کے لیے ہمیشہ ایک مرکزی میدان رہا ہے۔ اس تنازع میں اسرائیل اور فلسطین کا مسئلہ سب سے اہم اور تنازعات کی جڑ قرار دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ غلط نہیں ہوگا۔

شام میں اسد حکومت کے ردعمل سے ماہرین حیران ہیں کہ کیسے اسد حکومت نے بغیر کسی مزاحمت کے شام کو حکومت مخالف دھڑوں کے حوالے کر دیا۔ یہاں تک کہ روس نے اسد کی مدد کی اپیل پر سرد مہری کا مظاہرہ کیا۔ یہ وہی روس ہے جو یوکرین میں امریکہ سمیت مغربی دنیا کے 32 ممالک کی دھمکیوں کے باوجود شام میں اسد کی مدد جاری رکھے ہوئے تھا اور پھر اچانک ایسا کیا ہوا کہ 50 برس سے زائد عرصے سے قائم دوستانہ تعلقات سرد مہری کا شکار ہوگئے؟ شام کی صورتحال نے مشرق وسطیٰ میں موجودہ سیاسی طاقت کے توازن کو ایک بار پھر متزلزل کر دیا ہے۔ بشار الاسد کی حکومت ایران اور روس کے قریبی تعلقات پر انحصار کرتی تھی، جبکہ امریکہ اور اس کے اتحادی شام میں تبدیلی کے خواہاں تھے۔ ان حالات میں نئے اتحاد اور بلاکس کے امکانات نمایاں ہو رہے ہیں۔ روس اور ایران کے لیے شام ایک اہم اسٹریٹجک مقام تھا اور اب ان ممالک کو خطے میں اپنی پوزیشن برقرار رکھنے کے لیے نئی حکمت عملی اپنانا ہوگی۔ دوسری طرف امریکہ اور یورپی ممالک بظاہر شام میں جمہوری حکومت کے قیام کے حامی ہیں لیکن ان کے مفادات بھی ہمیشہ سے تنازعات کا باعث رہے ہیں۔ اسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد روس اور ایران کو اپنے اثر ورسوخ کو برقرار رکھنے کے لیے نئے چیلنجز کا سامنا ہوگا۔ دونوں ممالک نے شام میں اپنی موجودگی کو اسٹریٹجک اہمیت دی تھی، خاص طور پر روس کے لیے شام بحیرہ روم تک رسائی کا ایک اہم ذریعہ تھا۔ ایران کے لیے شام ایک اہم اتحادی اور اس کی علاقائی سیاست کا محور تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شام کی نئی انتظامیہ ان دونوں ممالک کے ساتھ کیا رویہ اپنائے گی؟ اگر نئی انتظامیہ روس اور ایران کے اثر و رسوخ کو کم کرنے کی کوشش کرتی ہے، تو اس سے مشرق وسطیٰ میں ایک نیا تنازعہ پیدا ہوسکتا ہے۔ اس صورتحال میں شام کی خودمختاری اور غیر جانبداری کو قائم رکھنا ایک مشکل ہدف ہوگا۔ بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کو امریکہ اور یورپی ممالک اپنی سفارتی کامیابی کے طور پر پیش کریں گے، لیکن اصل چیلنج یہ ہوگا کہ نئی انتظامیہ کو استحکام دینے کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں گے۔ مشرق وسطیٰ میں امریکہ کا کردار اکثر تنازعات کو ہوا دینے والا رہا ہے۔ افغانستان اور عراق کی مثالیں دیکھتے ہوئے یہ اندیشہ برقرار ہے کہ شام میں بھی امریکہ اپنے مفادات کے لیے سیاسی عدم استحکام پیدا کر سکتا ہے۔ اس بار دیکھنا ہوگا کہ عالمی طاقتیں شامی عوام کے مفادات کو کس حد تک ترجیح دیتی ہیں۔ شام کی داخلی سیاست کے علاوہ اس تبدیلی کے علاقائی اثرات بھی گہرے ہوں گے۔ ترکیہ، جو بشار الاسد کی حکومت کے خلاف رہا، ممکنہ طور پر عبوری حکومت کے ساتھ قریبی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔

اس کے علاوہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات جیسے ممالک بھی شام میں اپنا اثر ورسوخ بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ ان تمام علاقائی کھلاڑیوں کے اپنے اپنے مفادات ہیں اور شام کی عبوری حکومت کے لیے یہ ایک بڑا چیلنج ہوگا کہ وہ تمام فریقین کے ساتھ متوازن تعلقات قائم رکھ سکے۔ نئی شامی حکومت کے لیے سب سے بڑا چیلنج عوام کا اعتماد بحال کرنا ہوگا۔ شامی عوام کو درپیش مسائل کے حل کے لیے حکومت کو سخت محنت اور شفاف حکمت عملی اپنانا ہوگی۔ عوام کے مسائل کے حل کے بغیر کوئی بھی تبدیلی کامیاب نہیں ہوسکتی۔

شام کی تاریخ گواہ ہے کہ طاقتور حکمران آتے اور جاتے رہے ہیں، لیکن عوام کی امنگیں اور مسائل ہمیشہ موجود رہے ہیں۔ یہ وقت شام کے عوام کے لیے حقیقی تبدیلی کا وعدہ پورا کرنے کا ہے، بصورت دیگر یہ تبدیلی بھی ماضی کی طرح ایک کھوکھلا خواب بن کر رہ جائے گی۔ شام کی تاریخ میں ایک نیا باب کھل چکا ہے۔ عوامی احتجاج اور عالمی دباو کے نتیجے میں اسد کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ یہ تبدیلی نہ صرف شام بلکہ پورے مشرق وسطیٰ کو سیاسی، سماجی، اور اقتصادی حوالے سے ایک نئے دوراہے پر لا کھڑا کرتی ہے۔ شام کے مستقبل کے بارے میں سوالات اٹھ رہے ہیں کہ کیا یہ تبدیلی واقعی شامی عوام کے لیے مثبت ثابت ہوگی؟ یا یہ محض ایک اور اقتدار کی تبدیلی ثابت ہوگی جو عوامی فلاح کے بجائے طاقت کے حصول پر مبنی ہوگی؟ ان سوالات کے جوابات وقت کے ساتھ سامنے آئیں گے لیکن عوامی توقعات اب نئی حکومت کے لیے ایک بڑا چیلنج ہیں۔ شام کی احتجاجی تحریک نے یہ حقیقت واضح کی ہے کہ کوئی بھی انقلاب اس وقت تک پائیدار نہیں ہوسکتا جب تک اسے عوامی تائید اور حمایت حاصل نہ ہو۔ اگرچہ اسد حکومت کے خاتمے کو ایک تاریخی موڑ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس تبدیلی کا اصل مقصد عوامی فلاح ہونا چاہیے۔ عوام کی حمایت کے بغیر کی جانے والی کوئی بھی تبدیلی دیرپا نہیں ہوسکتی۔ اب یہ ضروری ہے کہ نئی حکومت عوام کی توقعات کو مدنظر رکھے اور ملک میں امن وامان کی بحالی اور ترقی کے لیے سنجیدہ اقدامات کرے۔ نئی حکومت کے لیے یہ لازم ہوگا کہ وہ اپنی پالیسیوں میں عوامی فلاح کو اولین ترجیح دے۔

☆☆☆

مساجد کے نیچے مندر کی تلاش! آگ بھڑکانے کی کوشش

ہرجندر

ملک میں بیکوقت متعدد واقعات رونما ہوئے۔ اچانک سنبھل کی مسجد سے لے کر درگاہ اجمیر شریف تک کے سروے کے لیے عدالتوں میں دائر کی گئی درخواستوں کا سیلاب آگیا۔ مرادآباد اور بریلی میں مسلمانوں کی جانب سے گھر خریدنے پر ہندو پڑوسیوں نے ہنگامہ کر دیا۔ یہ سب الگ الگ واقعات نظر آتے ہیں لیکن ان سے مغربی اتر پردیش میں تناؤ کا ماحول پیدا ہوگیا ہے۔ نومبر کے آخری ہفتہ میں اس فرقہ وارانہ تناؤ کے سبب سنبھل میں فساد برپا ہوگیا، جس میں پانچ لوگوں کی جان چلی گئی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس میں اس کا کوئی کردار نہیں ہے کیونکہ اس نے پیلٹ گن سے ربڑ کی گولیاں چلائی تھیں، اصل گولیاں نہیں۔ تاہم موقع پر تمام شاہدین اور ویڈیو کہہ رہے ہیں کہ پولیس نے چھوٹے ہتھیاروں کا استعمال کیا تھا۔ یہ فساد شاہی جامع مسجد کے جلد بازی میں کیے گئے آثار قدیمہ سروے کے بعد ہوا تھا۔ یہ سروے بھی عدالت نے اتنی ہی جلد بازی میں جاری کیے گئے حکم کا نتیجہ تھا۔ جلد بازی کی اس جگل بندی پر شبہ بھی اس لیے ہی ہوتا ہے کہ درخواست گزار نے صرف اس عمارت میں پوجا کرنے کی اجازت طلب کی تھی جو آثار قدیمہ کی حفاظت میں ہے۔ جس دن عدالت میں درخواست دائر کی گئی، اسی دن محکمہ آثار قدیمہ نے عدالت کو بتایا کہ اسے سروے کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ مسجد کی انتظامیہ کمیٹی کا کہنا ہے کہ محکمہ نے اسی سال جون میں مسجد کا سروے کیا تھا اس کے پہلے 1998 اور 218 میں بھی اس کا سروے ہو چکا ہے۔ اس دوران محکمہ نے مسجد کی حفاظت اور دیکھ ریکھ کا کوئی کام نہیں کیا۔

اتر پردیش حکومت نے سنبھل میں بیرونی افراد کے لوگوں کے داخلہ پر روک لگادی۔ اس کا استعمال خصوصی طور پر سیاسی رہنماؤں، سماجی کارکنوں، صحافیوں، حقائق کی جانچ پڑتال کرنے والی ٹیموں اور کارکنوں کو وہاں جانے سے روکنے کے لیے کیا گیا۔ تشدد بھڑکنے سے ایک دن قبل شام کو سنبھل کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق بنگلورو میں تھے۔ انہیں اپنے انتخابی حلقہ میں آنے سے روک دیا گیا۔ سروے سے قبل یا بعد میں امن اور ہم آہنگی قائم کرنے کے لئے شہری تنظیموں کی کوئی امن کمیٹی قائم نہیں کی گئی۔ دریں اثناء مظفرنگر ایک مرتبہ پھر خبروں کی سرخی بن گیا ہے۔ یہاں ریلوے اسٹیشن کے قریب بنائی گئی ایک مسجد کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جانے لگا کہ یہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کی زمین پر بنی ہے، اس لیے اسے دشمن جائیداد قرار دیا جائے۔ دوسری طرف یہ بتایا گیا کہ یہ مسجد 1930 میں ہی وقف کے طور پر عطیہ کی گئی تھی، اس اعتبار سے یہ تقسیم کے وقت لیاقت علی کی ملکیت نہیں تھی۔ اس دوران کچھ خبریں سامنے آئیں کہ مقامی انتظامیہ نے اس مسجد کو دشمن جائیداد قرار دینے کی تیاریاں شروع کردی ہیں۔ اسی دوران بدایوں کی شاہی جامع مسجد کا تنازع بھی سرخیوں میں آگیا ہے۔ 800 سال پہلے شمس الدین التمش کے حکم پر تعمیر ہونے والی اس مسجد کو بھی مندر ہونے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔

سماجی کارکن راکیش رفیق کا کہنا ہے کہ مغربی اتر پردیش کے لوگ کبھی بھی فرقہ وارانہ نہیں رہے ہیں۔ سابق مرکزی وزیر سومپال شاستری بھی تقریباً ایسا ہی بیان دیتے ہیں لیکن آج کی حقیقت یہ ہے کہ پورے مغربی اتر پردیش میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے کی جو کوششیں تقریباً ایک دہائی پہلے شروع ہوئیں، اب وہ اپنے عروج پر پہنچ چکی ہیں۔ ہر ضلع، ہر قصبے میں ایسی مساجد کی تلاش کی جا رہی ہے جنہیں مندر ہونے کا دعویٰ کیا جاسکے۔ مظفرنگر کے اس کشیدہ ماحول کے ایک ہفتے کے اندر ہی پڑوسی ضلع مرادآباد کی ایک کالونی ٹی ڈی آئی سٹی میں ہنگامہ شروع ہوگیا۔ وہاں رہنے والے ایک ہندو ڈاکٹر نے اپنا گھر ایک مسلم ڈاکٹر جوڑے کو بیچ دیا تھا۔ کئی مقامی افراد نے احتجاج کرتے ہوئے گھر کی رجسٹری منسوخ کرنے کی مانگ کی۔ اس غیر جائز مطالبے کو دبانے یا لوگوں کو خاموش کرانے کی بجائے مقامی انتظامیہ درمیان کا راستہ اختیار کرتی نظر آئی۔ ستمبر میں ایسا ہی ایک واقعہ مظفرنگر میں بھی پیش آیا تھا، جہاں بھارتی کالونی میں ایک مسلم خاتون نے مکان خریدا، تو کچھ تنظیموں نے لوگوں کو اُکسا کر ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ اس سے کچھ دن پہلے ایسی ہی ایک واقعہ بریلی میں بھی ہوا تھا۔

یہ سب کچھ کم یا زیادہ پورے ملک میں ہو رہا ہے لیکن جس پیمانے پر اور جس شدت سے اسے مغربی اتر پردیش میں کیا جا رہا ہے، وہ پریشان کن ہے۔ انتظامیہ کی غفلت اور بی جے پی کے رہنماؤں کی جانب سے فرقہ واریت کو ہوا دینا یہاں کا مستقل رجحان بن چکا ہے۔ اس کی ابتدا 2013 کے مظفرنگر فسادات سے ہوئی تھی۔ ان فسادات میں علاقے کے موثر جٹ طبقے کو مسلمانوں کے خلاف اُٹھا کر تصادم میں دھکیلنے کی کوشش کی گئی تھی۔ 44 سے زیادہ لوگوں کی جان لینے والا یہ فساد اگرچہ اپنی کوشش میں مکمل طور پر کامیاب نہ ہوسکا، لیکن اس نے مغربی اتر پردیش کو وہ دھبہ دیا جسے بعد میں دھونا ممکن نہیں تھا۔ اس وقت ریاست میں سماج وادی پارٹی کی حکومت تھی۔ بی جے پی کو لگ رہا تھا کہ اقتدار میں واپسی کا راستہ اس کشیدگی کو مسلسل بڑھا کر ہی کھولا جاسکتا ہے۔ بی جے پی اس میں کامیاب بھی رہی۔

جب اسمبلی انتخابات آئے تو اس کشیدگی کو نئے انداز سے ہوا دی گئی۔ تب تک مرکز میں نریندر مودی کی حکومت بن چکی تھی۔ یہ کہا گیا کہ کیرانہ میں ہندوؤں کو اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اخباروں اور ٹیلی ویژن پر ایسے گھروں کی تصاویر دکھائی گئیں جن کے باہر لکھا تھا فروخت کے لیے۔ اتنا ہی نہیں، بی جے پی نے ایسے ہندو خاندانوں کی فہرست بھی جاری کر دی جو وہاں سے اپنے گھروں کو چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے تھے۔ تمام تنازعات کے درمیان انسانی حقوق کمیشن بھی متحرک ہوگیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہ پوری کہانی جھوٹ تھی جو صرف انتخاب جیتنے کے لیے بنائی گئی تھی۔ ایسی ہی کہانیوں کی مدد سے بی جے پی نے نہ صرف انتخابات جیتے بلکہ اتر پردیش میں اپنی حکومت بھی بنائی۔ سومپال شاستری اس کہانی کے ایک اور پہلو کی طرف دھیان دلاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مغربی اتر پردیش میں یہ سارا تبدیلی 2009 میں شروع ہوئی جب جٹ لیڈر چودھری اجیت سنگھ نے بی جے پی کے ساتھ سمجھوتہ کر کے انتخاب لڑا۔ اس سے بی جے پی کو مغربی اتر پردیش میں پاؤں جمانے کا موقع ملا۔

کچھ دن پہلے مظفرنگر کا ایک ویڈیو سرخیوں میں آیا تھا جس میں ایک استاد نے کلاس کے تمام بچوں کو ایک مسلم طالب علم کو باری باری پیٹنے کے لیے کہا تھا۔ پانچ دسمبر کو خبر آئی کہ اس استاد کو ضمانت دے دی گئی ہے۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہمیشہ کی طرح آگ میں تیل ڈالنے کا کام کیا۔ انہوں نے سنبھل کے فسادات کی موازنہ بنگلہ دیش میں ہو رہی وارداتوں سے کی۔ ایودھیا رام کتھا پارک میں رامائن میلے کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 500 سال پہلے بابر نے جو کچھ کمبھ میں کیا تھا، وہی بنگلہ دیش میں ہو رہا ہے اور وہی سنبھل میں ہو رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تینوں واقعات کا ڈی این اے ایک ہی ہے۔ وزیر اعلیٰ کے اس خطاب کے تین دن بعد غازی آباد میں ہندو تنظیموں نے بڑا احتجاج کیا۔ بنگلہ دیش کا ایک سچ یہ بھی ہے کہ وہاں صرف ہندو ہی نہیں، بلکہ تمام اقلیتی طبقوں اور کئی جگہ تو مسلمانوں پر بھی حملے ہو رہے ہیں۔ بنگلہ دیش کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان مشرفی مرتضی کا گھر بھی جلا دیا گیا کیونکہ وہ عوامی لیگ کے رکن تھے۔ عیسائی اقلیتی بھی اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایک گردوارہ پر بھی وہاں حملہ ہو چکا ہے۔

راکیش رفیق کا کہنا ہے کہ مغربی اتر پردیش اس وقت جس حالت میں ہے، وہاں کچھ بھی کرنے کی گنجائش بہت محدود ہو چکی ہے۔ اپوزیشن کے رہنماؤں کو سنبھل میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ وہ تمام لوگ جو امن کے راہنما ہو سکتے تھے، انتظامیہ ان کے خلاف کھڑی ہے۔ ایک ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر بتاتے ہیں کہ حالات اب کافی بدل چکے ہیں۔ پہلے جب کہیں کشیدگی ہوتی تھی، تو مقامی انتظامیہ تمام فرقہ وارانہ برادریوں کے لوگوں کو ساتھ لے کر قومی یکجہتی کمیٹی بناتی تھی۔ اس کے لوگ کشیدگی زدہ علاقوں میں جا کر لوگوں سے امن قائم رکھنے کی اپیل کرتے تھے۔ لیکن اب انتظامیہ کی جانب سے ایسی کوئی کوشش نہیں کی جاتی۔ مغربی اتر پردیش بی جے پی کے لیے سیاسی طور پر بہت اہم علاقہ ہے۔ مرکز یا ریاست میں کہیں بھی حکومت بنانی ہو، تو اس علاقے کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ فرقہ وارانہ کشیدگی کو بڑھا کر ووٹ جمع کرنے والے اس علاقے میں کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتے۔

☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ان کہی باتیں اور بے لوث مسکراہٹ

ابراہیم نثار، لکھنو

ایکدم ذہن میں کوئی دریچہ کھلا تھا دریچے کھلیں تو تازہ ہوا ضرور آتی ہے اور پھر یہ ہوا ماضی کو پرت در پرت ہمارے سامنے کھولتی چلی جاتی ہے اور ہم ماضی میں بالکل پرسکون سی ندی کے بہاؤ کی طرح بہتے چلے جاتے ہیں بہتے چلے جاتے ہیں اور گم گشتہ حواس ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ دریچے بھی کیا غضب ہیں کس طرح ہمارے ماضی کو ہمارے سامنے زندہ کر دیتے ہیں کہ ہم اپنی سانس کو بند محسوس کرتے ہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ دھیرے دھیرے زندہ ہوتے جا رہے ہیں اپنے احساسات کے ساتھ پھر جب حسیات جاگتی ہیں تو یوں لگتا ہے کہ خون پورے جسم آب و تاب سے دوڑنا شروع ہو گیا ہے۔

یہ لکھنو کا پرانا محلہ تھا جس کی گلیاں اس قدر تنگ تھیں کہ زندہ لوگوں کا گزرنا محال۔ تھا کجا کہ کسی مردہ کا جسے چار کندھوں۔ کی ضرورت ہوتی ہے یہاں چھوٹے چھوٹے گھروں میں چھوٹے لوگ رہتے تھے جن میں وہ بھی شمار ہوتی تھی کتنی مشکل تھی یہاں زندگی بارش پڑتی تو پانی کا نکاس محال دھوپ نکلتی تو سایہ ندارد حبس ہوتا تو گھٹن سے دم گھٹتا، سردی آتی تو کچھ اطمینان ہوتا کہ یہاں زندگی تھوڑی پرسکوں ہو جاتی ورنہ تھکی ایام جان نکالنے کے درپے رہتی ان چھوٹے گھروں میں ایک گھر اس کا بھی تھا جو قصہ پارینہ بن چکی تھی بلکہ وہ خود ماضی کا کوئی بھولا بسرا کردار بن چکا تھا لیکن کبھی وہ ان دریچوں میں زندگی جیا کرتا تھا۔

بے ساختہ اس وہ کھڑکی میں آ کھڑا ہوا وہ یہاں سکون کی تلاش میں اپنا محل نما گھر چھوڑ کے آیا تھا پھر ماضی پرت در پرت سامنے کھلنے لگا اس اچھی طرح یاد نہیں تھا کہ اس نے سامنے والے دریچے میں اسے کب پہلی بار دیکھا تھا۔ ہاں بس اتنا ضرور یاد تھا کہ اس نے دیکھا کہ سامنے والے گھر والی چھت کا دروازہ کھلا اور ایک خود سے لاپرواہ سی لڑکی باہر نکلی اونچی سی پونی ٹیل گلے میں ہلکے سے سرخ رنگ کا اسکارف کتابیں سینے سے لگی ہوئی تھیں اس نے کھڑے قد سے کتابیں گرائیں اور دھپ سے زمیں پہ گر گئی۔

یا اللہ یہ میڈم نینان کبھی نا؟؟؟؟!

اب بندہ ایک بھی چھٹی نہ کرے یعنی کہ میں چھٹی نہ ہی کرتی تو بہتر تھا کیا تھا اگر میڈم یہ اسائنمنٹ دوبارہ سائن نہ کرتی اسی وجہ سے چھٹی کی۔ اور اسے ہی دوبارہ بنانا پڑ رہا ہے وہ شائد اونچے اونچے بڑبڑا رہی تھی اس لئے وہ بآسانی سن چکا تھا جمائیوں پہ جمائیاں اور انگڑائیوں پہ انگڑائیاں لیے جا رہی تھی اس بات سے بےخبر کی سامنے والے دریچے میں کوئی بہت دلچسپی سے اسے سن اور دیکھ رہا ہے۔ اس کی انگڑائیاں۔ جمائیاں اور بڑبڑاہٹیں کسی محظوظ کر رہی تھیں مگر وہ دھڑا دھڑا کاغذ کالے کرنے پہ تلی ہوئی تھی آج کار اس کی شائد اسائنمنٹ مکمل ہو چکی تھی اس نے پن پہ کیپ لگایا کتابیں سمیٹی اور چپ چاپ پردے کے پیچھے چھپ گئی۔

یہ نظارہ چونکہ خالی ہو چکا تھا چنانچہ اس نے بھی اندر راہ لی یہ سامنے والا دریچہ اس کی خوشبو سے مہک رہا ہے اور مہکتا رہے گا یہ گڑھی شاہ کا پرانا علاقہ تھا بتایا تھا نا پہلے بھی لیکن اب وہ اس محلے میں نہیں تھی لیکن یہ دریچہ اور خود اس کی ذات اس بے پرواہ وجود کی خوشبو سے مہک رہے تھے اور ہمیشہ مہکتے رہیں گے جب تک یہ دریچہ موجود ہے اور جب تک وہ زندہ ہے چھوٹے چھوٹے گھر تنگ گلیاں اتنی تنگ کہ زندہ انسان کا گزرنا مشکل کجا مردہ جسے چار کندھوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بارش ہے تو نکاسی آب محال، دھوپ ہے تو سایہ دیوار ندارد، حبس ہے تو سانس کی گھٹن، زندگی کو آخری ہچکی تک لے آئے، ان گھروں میں اس کا بھی ایک گھر تھا بظاہر دو منزلہ تھا لیکن نچلی منزل میں بس دو کمرے تھے جن میں تایا جی اور انکے خاندان کا قبضہ تھا ساتھ ایک چھپر نما کمرا تھا جس میں دادی اور پھپھی رہتی تھی اوپر والی منزل پہ شوکت صاحب اور اس کے بیوی بچے اور ساتھ ایک چھوٹا کچن یہ گزر اوقات کی جگہ تھی وہ اس ماحول سے فرار چاہتی تھی مگر کیسے؟؟؟؟ اور کتنا پڑھانا اپنی بچیوں کو فہمیدہ کچھ ہوش کے ناخن لے ساری برادری میں باتیں بن رہی ہیں یہ نہ ہو کہ کسی دن کوئی چاند چڑھ جائے اور تم منہ تکتی رہ جاو، اور خاندان والے ہم پہ تھو تھو کریں۔ ٹیڑھی آنکھوں سے دریچے میں جھانکا جہاں وہ کچھ دیر پہلے تک براجمان تھی بےفکر رہیں۔ تائی اماں ابا جی ہم پہ پورا بھروسہ کرتے ہیں ویسے بھی چاند کبھی کبھی نیچے سے بھی اوپر چڑھ جاتے ہیں۔

دیکھ رہی ہو اس کی زبان،
یہ گز بھر کی زبان ہے اس کی،
آپ سے کم وہ بڑبڑائی

"چپ کر کے اندر جا، کیوں کہ بڑوں سے بدتمیزی نہیں کرتے

"بالکل نہیں بڑوں نے پرمٹ لیا ہوا ہے چھوٹوں سے بدتمیزی کا۔

"ترچھی نگاہوں سے تائی اماں کو گھورا۔
"اسے سمجھا دو کہ میرے منہ نہ لگے
"ورنہ زبان دیکھی گز بھر لمبی ہے
"کون رشتہ ڈالے گا

ایسی بدزبان کے لیے پہلے ہی سارا خاندان پہلے ہی باتیں بنا رہا ہے کہ شوکت کی بیٹیاں بہت منہ چڑھی ہیں ماں باپ کے کہنے میں نہیں آئی دیکھنا اک دن ناک کٹوائے گی یہ پیشگوئی ہے

"اللہ نہ کرے
"فہمیدہ بیگم نے دل پہ ہاتھ رکھا
"لچھن تو سامنے نظر آ رہے ہیں تائی اماں کبھی اپنے گھر کی خبر بھی لے لیا کریں مہناز خم ٹھونک کے میدان میں اتر آئی وہ ایسی ہی تھی سرپھری سی حق پہ ڈٹ جانے والی

"چپ کر فہمیدہ بیگم نے کہا
"کیوں چپ کروں وہ دوبدو بولی تھی اپنے بیٹے کے کرتوت بھی دیکھ لیا کریں محلے کا نمبرون غنڈہ ہے ہر آتی جاتی لڑکی کو تاڑتا ہے پچھلے مہینے ہی درگت بنی ہے اس کی۔

"آنے دے تیرے باپ کو اٹھواتی ہوں۔ تیرا بستہ سکول سے"

تیکھی چتون سے اسے گھورا جو تیز گام سے بھی زیادہ تیزی سے جواب دے رہی تھی"

"کل تیرا ٹیسٹ ہے نا؟؟

"فرزانہ نے اس کو کمرے میں دھکیلنا چاہا"

"آپ بیٹھیں میں چائے بنا کے لاتی ہوں تائی اماں کو ٹھنڈا کرنا چاہا

"اگر تو اس گھر میں نہ ہوتو میں کبھی یہاں تھوکوں بھی نہ نخوت سے کہا

"اب یاد نہیں ہے کہ کل ٹیسٹ ہے تیرا جو لڑنے مرنے پہ اتر آئی ہے، بہن کو گھورا خود کھسیٹی نظر نہیں آتی ابھی کل کی بات ہے کہ زبیدہ کے خط پکڑے گئے ہیں حالانکہ وہ تو سکول بھی نہیں جاتی۔ تمہیں امی کا تو پتا ہے کہ ایک تو ہماری امی شرافت کا پہاڑ ہیں انہیں بس ہم پہ قدغن لگانی آتی ہے یہ نہیں کہ تاؤ اماں کا منہ توڑیں الٹا اولاد پہ چڑھائی کر دیں اتنی بھی بے اعتباری اچھی نہیں وہ جھنجھلائی۔ برا نہ منانا اپنا سمجھ کے کہا ہے تائی اماں کی نقل اتاری بھئی میں تو برا مناؤں گی وہ بگڑی۔۔۔۔۔

شوکت صاحب گھر آئے تو گھر کے تناؤ زدہ ماحول نے ان کی توجہ کھینچ لی تھی کیا ہوا بیوی کے افسردہ چہرے پر نظر پڑی کیا ہوا؟ متفکرانہ پوچھا کچھ نہیں ابا آپ پہلے کھانا کھا لیں فرزانہ نے کسی مہربان پری کی طرح انہیں اپنی طرف متوجہ کیا تھا

"میں کہتی ہوں کوئی اچھا سا رشتہ دیکھ مہناز کے ہاتھ پیلے کر دیں کیوں؟؟؟؟ وہ کھٹکے یہ لڑکی دیکھیے گا کسی دن آپ کی ناک کٹوا دے گی"

کیا کہہ رہی ہے تمہاری ماں فرزانہ کو دیکھا کچھ نہیں۔۔۔۔۔

میں بتاتی ہوں ابا یہ سب آگ تائی جی کی لگائی ہوئی ہے اوہ۔۔

گویا وہ ساری بات سمجھ چکے تھے ابا کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم یہاں سے کسی اور جگہ شفٹ ہو جائیں دل تو میرا بھی یہی کر رہا ہے مگر اتنی مہنگائی ہے ابا آپ اس کی فکر نہ کریں ہم۔ سب مل جل کے کام کریں گے تو زندگی اچھی گزر سکتی ہے

ہاں پہلے کالج جا کے کون سا جھنڈا گاڑ چکا ہے جو محترمہ اب مزدوری کریں گی۔ سن لیں سب میں شادی ہو کے اس گھر میں آئی تھی مر کے ہی یہاں سے نکلوں گی اف اماں ایک تو آپ کی یہ تنگ سوچ جاو یہاں سے اسے گھر کا تو وہ دھپ دھپ کرتی باہر نکل گئی ویسے کہہ تو وہ ٹھیک ہی رہی تھی میں۔

بھابھی کی روز روز کی چخ چخ سے تنگ آ چکا ہوں خبردار کہیں جانے کی ضرورت نہیں اتنی مہنگائی کے عالم میں بچیوں کا ساتھ یہ تو شکر ہے کہ فرزانہ میرے ساتھ سلائی پہ بیٹھ گئی تو کچھ گزارا بہتر ہو گیا ورنہ تو

ایک نظر شوہر کے تھکے ہوئے چہرے پہ ڈالی اور خاموش ہو گئی دریچہ پھر مہک اٹھا تھا وہ چپکے سے دریچے میں آ کھڑا ہوا ہاتھ میں کافی کا مگ تھا اور نگاہ اس پہ جو ارد گرد سے بے خبر کتابوں میں سر گھسیڑے دھڑا دھڑ رٹے لگا رہی تھی۔ ہلکے گلابی رنگ کا اسکارف گلے میں لٹکا ہوا تھا پونی میں سے حسب سابق بال ادھر ادھر نکل رہے تھے اس نے ایک بار دل کو ٹٹولا۔ کیا اسے محبت ہو گئی ہے؟؟

وہ بے ساختہ دریچے سے پیچھے ہٹا تھا کیونکہ دل میں جو ارتعاش ہوا تھا وہ اسے معمولی سمجھنا چاہ رہا تھا مگر۔۔۔

وہ کوئی جنت کی حور نہیں تھی بس ایک معمولی سے لڑکی تھی جسے شائد خود کا بھی ادراک نہیں تھا لیکن جب سے یہ الہام ہوا تھا کہ وہ اس کے لیے ضروری ہے تب سے الہامی کیفیت کا شکار ہو چکا تھا دل۔ کی دھڑکنوں میں انتشار برپا ہو چکا تھا۔ سانس تھم تھم کے آ رہی تھی۔ ہاں یہ ضرور ہوا تھا کہ سینے میں موجود دل نے اپنی موجودگی اور زندگی کا احساس دلانا شروع کر دیا تھا اور یہ احساس اس قدر پاورفل تھا کہ پورے وجود پہ حاوی ہو چکا تھا۔

یہ کوئی طوفانی قسم کا عشق نہیں تھا ہاں بس اس ہیر کی مسکراہٹ کا لمس تھا جو اس کے پورے احساسات سے چپک چکا تھا اور اس کی ذات مہکنے لگی تھی بالکل اسی دریچے کی طرح جس میں وہ موجود ہوتی تھی بلکہ اس نے خود کو ہی وہ دریچہ سمجھنا شروع کر دیا تھا جو اس کے وجود کی آہٹوں سے بھرپور رہتا تھا

"کیا ہے یار۔۔۔۔۔ بےچینی سے کروٹ بدلی
"یہ کون سی بےچینی تھی جو اس کی روح کو لاحق ہو چکی تھی"
"یہ کون سے مندر۔ کی گھنٹی تھی جو اس مسلسل اس کے دماغ میں بجنے لگی تھی

"ہوا کوئی نیا گیت گانا چاہ رہی تھی۔۔۔ محبت۔۔۔۔۔ اس نے خود سے سرگوشی کی ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محبت بےتحاشہ۔۔۔۔ بےکنار۔۔۔۔ بہت زیادہ گہری Pacific Ocean کی طرح اس کا جی چاہنے لگا تھا کہ وہ اس دریچے میں جو عشق بیچاں۔ کی جو بیل لپٹی ہوئی اس کا لمس خود میں محسوس کرے مگر وہ اسے کیسے احساس دلائے کہ وہ اس کے لیے کیا ہے۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ بظاہر لاپرواہ لڑکی اسے بوجھ چکی تھی ایک پہیلی کی طرح چھوٹے اور غریب گھروں میں محبت کی گنجائش نہیں ہوتی یہ وہ جانتی تھی مگر یہ گنجائش اتنی جلدی ختم ہو جائے گی یہ بھی نہیں جانتی تھی۔

"اور ویسے بھی غریب لڑکیوں کو محبت کا حق تھوڑی ہے"
"یہ تمہارے بھائی کے گھر کونسا کھیل شروع ہوا چکا ہے"
"یہاں تمہاری بھتیجی دریچے میں وہاں سامنے والی حمیدہ کا چھوکرا"

"کیا کہا تایا جی گرجے؟

" آپ خود دیکھ لیں انہوں نے نگاہ اٹھائی تو سامنے دریچہ پہ نگاہ پڑی دیکھا تو مہناز حسب سابق گلی کی طرف کمر کر کیا اپنے جرنل پہ جھکی ہوئی تھی سامنے والا دریچہ بھی خالی تھا وہ سامنے بھی۔۔۔

"اندھی خالی ہے وہ انہوں نے گھر کا اپنی ذات کی گندگی اپنے تک رکھ"

نہیں مانو میری بات دیکھنا ادی دریچے سے چاند چڑھے گا"

کبھی تو گھر والوں کے لیے اچھا سوچ لیا کرو وہ تیرا بھی خون ہیں۔ ہائے رباوہ سر پیٹ کے رہ گئیں کبھی اپنی اولاد کا بھی بھلا سوچ لیا کریں

"کیا مطلب؟؟؟ چھوڑیں۔ پرے کریں"
"نہیں۔ بتاو۔۔۔۔۔۔۔ جوان۔ بیٹا بھی ہے گھر میں۔ تو اس کے لیے۔۔۔

وہ اس قابل ہے؟؟؟؟؟ تیکھے چتون سے گھورا آپ کو کیا؟ کبھی بھول کے بھی ایسا مت کرنا۔ کیوں کسی کی بیٹی کی بدعا لینا چاہتی ہے ارے وہ میرا بیٹا ہے"

"میں پھر کہہ رہا ہوں کوئی بھی ایسی سازش نہ کرنا جس سے تمہیں کسی کی آہیں لگیں

"اماں کیا کہا ابا نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اماں میں اس کے بغیر مر جاوں گا پتا نہیں تمہیں اس میں کیا نظر آتا ہے بدتمیز نہ چڑھی حالانکہ مجھے تمہارے لیے فرزانہ اچھی لگتی ہے۔ ماشاءاللہ وہ سلائی بہت عمدہ کرتی ہے تو کچھ بھی نہ کرتا تو وہ تمہارے ساتھ گزارا کر جاتی۔ اماں مجھے گزارا نہیں چاہیے میں اپنے ساتھ زندگی دوڑتی اچھلتی کودتی چاہیے۔ ایک جذبہ سے کہا

اب مرحلہ یہ تھا کہ اس خوشبو کو کیسے قید کیا جائے جو ہر روز میں اس آنکھوں کے عین سامنے دریچے میں بکھرتی تھی۔ اس نے ہمت کر کے کیا چھا چھوٹا سا کاغذ لیا اور اس پہ بس سلام لکھا اور دریچے نہ طرف پھینکا یہ جانے بغیر کہ وہ وہاں موجود بھی ہے یا نہیں اور پردے کے پیچھے چھپ گیا۔ اور بے چین سے اس کے ردعمل کا انتظار کرنے لگا کہ اس کا کیا جواب ہے۔

آج کی صبح کچھ ہنگامہ تھا کیا ہے اماں وہ فہمیدہ کی چھوٹی بیٹی کا نکاح ہے کیا؟؟؟؟؟ اس پہ چھت آ گری تھی۔

کس کے ساتھ؟؟

لیاقت کے بیٹے باو کے ساتھ

اماں وہ آوارہ گرد۔۔۔ تو ہم کیا کریں اماں میں یہ ظلم نہیں ہونے دوں گا

ہرگز نہیں۔۔۔ میں نے تمہیں اس دن۔ کے لیے پال پوس کے جوان نہیں کیا تھا کسی بہت امیر اچھے سے گھر میں تجھے بیاہوں گی

جو جہیز میں کار کوٹھی دیں گے

اور وہ خاموش ہو گیا جب وہ عزت ہی نہیں دے سکتا تھا تو شور کر کے نکاح کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

"مہنا سے زور دے کر کہو کہ وہ تیار ہو جائے
"لڑکے والے آتے ہی ہوں گے جا بہن کا کوئی اچھا سا سوٹ نکال دے

"مگر ابا؟؟؟؟، جو کہہ رہا ہوں وہ کرو
"جی ابا کے اس حکم پہ وہ حیرت سے انگشت بدنداں تھی
"ابا۔۔۔۔۔۔ شکوہ بھری آنکھوں سے اسے دیکھا انہوں نے آہستہ سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور وہ پرچی نکال کیا اس کے سامنے کر دی

"ابا بس ایک بات۔۔۔۔۔۔؟ کیا آپ کو اپنی بیٹی پہ یقین نہیں ہے اشکوں۔ بھری آنکھوں سے سوال کیا
بیٹی پہ یقین۔ ہے مگر زمانے پہ نہیں
"ابا۔۔۔۔۔۔ یہ کون ہے حیرت سے فہمیدہ بیگم نے شوہر کو دیکھا

یہ۔۔۔۔۔؟ ہاں میرے دوست کا بیٹا ہے اچھا پڑھا لکھا اور سدھرا ہوا بچہ ہے بڑی دیر سے چاہ رہے تھے رشتہ ڈالنا لیکن میں نے منع کیا ہوا تھا نہیں ایسا نہیں ہو سکتا آج سے پہلے۔۔۔۔ ضروری نہیں جو چیز آج سے پہلے ہمارے خاندان میں نہیں ہوئی وہ آئندہ بھی نہیں ہوگی۔ فہمیدہ بیگم مجھے زمانے کی بےرخی کے بجائے تمہارے ڈرنے یہ فیصلہ کرنے پہ مجبور کیا۔

ابا۔۔۔۔۔ اس کا دل نہیں مان رہا تھا مگر ابا کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے نے اس سے انکار کی ساری توانائیاں چھین لی تھیں۔

بہت سے ادھورے خوابوں کی کرچیاں لے کر آنکھوں میں اس نے مولوی صاحب کے سامنے قبول ہے کا اقرار کیا تھا کہ بہرحال ابا کو کسی کے سامنے شرمندہ نہیں کر سکتی تھی اگر وہ اچھی طالبعلم نہیں تھی تو وہ ایک اچھی بیٹی ضرور تھی۔ اور آج وہ خود بظاہر کامیاب لیکن پس پردہ ایک حرماں نصیب شخص تھا۔ جس کی اولاد نکلوں۔ کی مالک تھی مگر وہ خود اس کچے گھر میں سکون محسوس کرتا تھا یہ دریچہ جو اس کے بدن اور لمس کی خوشبو سے مہکتا تھا اب وہ دریچہ اس کے اپنے وجود میں مہکنے لگا تھا جس میں آج بھی گلے میں اسکارف ڈالے اونچی پونی ٹیل لگائے ہوئے اک الہڑ سی لڑکی آباد تھی۔

☆☆☆☆

mdibrahim289@gmail.com

اطہر فاروقی کی انجمن

معصوم مرادآبادی

کوئی کچھ بھی کہے ہمارے دوست اطہر فاروقی کی قیادت میں اردو نہ سہی انجمن خوب ترقی کر رہی ہے۔ انجمن ترقی اردو کا نیا آڈیٹوریم تیار ہو گیا ہے۔ لائبریری بھی ڈیجیٹلائز ہو گئی ہے اور خود انجمن کے جنرل سکریٹری کا کمرہ بھی بہت آراستہ ہو گیا ہے۔ وہاں رکھی ہوئی قدیم اشیاء کو بھی سلیقے سے سجادیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ بابائے اردو جس کرسی پر بیٹھا کرتے تھے اسے ایک شیشے میں محفوظ کر دیا گیا ہے تاکہ اس پر کوئی اور نہ بیٹھ سکے، خود اطہر فاروقی بھی نہیں۔ ڈاکٹر خلیق انجم کے دور میں بابائے اردو کی جو کرسی جنرل سکریٹری کی پشت پر رکھی ہوئی تھی وہ آگے آ گئی ہے۔

بلاشبہ ہمارے پرانے دوست اطہر فاروقی بہت کام کے آدمی ہیں گرچہ انجمن میں ابھی تک ان کی صلاحیتوں کا پورا استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ پچھلے دنوں ایک پروگرام میں اردو گھر جانا ہوا تو اطہر فاروقی سے انجمن کی چھوٹی سی لفٹ ہی میں ملاقات ہو گئی۔ ان کے دائیں ہاتھ میں پلاسٹر بندھا ہوا دیکھ کر تشویش ہوئی۔ حالانکہ سبھی جانتے ہیں کہ وہ بائیں بازو کے آدمی ہیں اور ان کی ذہنی تربیت بائیں بازو کے دانشوروں کی سب سے بڑی پناہ گاہ جے این یو میں ہوئی ہے۔ پرانی کہاوت ہے کہ ٹوٹا ہاتھ گلے کو آتا ہے۔ اطہر فاروقی کا ہاتھ بھی ان کے گلے کے نزدیک تھا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے خاصی تفصیل سے اس فریکچر کا حال بیان کیا جس سے وہ پچھلے دنوں دوچار ہوئے تھے۔ ان کی تفصیل جان کر مجھے طنز و مزاح کے مشہور شاعر علامہ اسرار جامعی بہت یاد آئے۔ ایک دن وہ اوکھلا میں اپنے گھر کے آس پاس ٹہلتے ہوئے مجھے ملے تو ان کے بائیں ہاتھ میں پلاسٹر چڑھا ہوا تھا اور ان کا بھی ہاتھ گلے کو آیا ہوا تھا۔ میں نے جب ان سے اس کا سبب پوچھا تو وہ شرما کر کہنے لگے" کچھ نہیں، ہاتھ بھاری ہو گیا"۔

اسرار جامعی تو طنز و مزاح کے شاعر تھے اور ان کی شاعری ہی نہیں گفتگو میں بھی ان کا فن جھلکتا تھا۔ مگر اطہر فاروقی کا طنز و مزاح سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ ایک سنجیدہ دانشور ہیں اور ان سے گفتگو کرتے ہوئے کچھ احتیاط بھی برتنی پڑتی ہے۔ اردو سے زیادہ وہ انگریزی سے متاثر ہیں اسی لیے ان کے مزاج میں نزاکت اور نرگسیت دونوں ہیں۔ شروع شروع میں جب وہ انجمن کے جنرل سکریٹری بنے تھے تو وہاں انھوں نے اپنے کام کا آغاز انگریزی سیمیناروں سے کیا تھا۔ ایسے ہی ایک سیمینار میں ہماری ان سے جھڑپ بھی ہو گئی تھی۔ جو بعد میں رفع دفع ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہمارے بہت پرانے اور بےتکلف دوست ہیں۔

اطہر فاروقی سے پہلی ملاقات اس وقت ہوئی تھی جب وہ روزگار کی تلاش میں نئے نئے سکندرآباد سے دہلی آئے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہم کتابت اور خطاطی کا فن سیکھ کر بعض اردو اداروں میں کتابت کر رہے تھے۔ غالباً 1982 کا سنہ تھا۔ پرانی دہلی کی گلی قاسم جان میں ماہنامہ ڈائجسٹ "چہاررنگ" کا دفتر مسلم ہوٹل کے دو کمروں میں واقع تھا۔ ایک میں "چہاررنگ" کے مالک و مدیر طارق مصطفی صدیقی بیٹھا کرتے تھے جو مولانا عبدالوحید صدیقی کے بیٹے تھے۔ ہر قسم کی لت پالنے کا انھیں شوق تھا۔ ہمارا کمرہ ہوٹل کی بالکونی کی طرف تھا جہاں سے ہم گلی قاسم جان کی رونقوں کا نظارہ کرتے تھے، جبکہ طارق صدیقی اپنی اسسٹنٹ کے ساتھ کمرہ بند کر کے تنہا بیٹھتے تھے۔ ایک دن وہ ہمارے کمرے میں آکر ادارے کے منیجر ضیاء الرحمن سے کہنے لگے "ضیاء صاحب، سکندرآباد سے ایک لڑکا آیا ہے کام کی تلاش میں۔ ہے بہت خوبصورت۔ اردو بھی جانتا ہے۔ رکھ لیں اسے۔" طارق صدیقی نے نئے مہمان کی خوبصورتی کا ذکر اس انداز میں کیا کہ ہمارا بھی اسے دیکھنے کو جی چاہا۔ تھوڑی دیر میں طارق صدیقی اس لڑکے کو لے کر ہمارے کمرے میں آئے تو ان کی بات درست نکلی۔ ضیاء صاحب نے نام پوچھا تو بتایا۔ "اطہر فاروقی"۔

یہ اطہر فاروقی سے ہماری پہلی ملاقات تھی، جو ان کی خوبصورتی کے حوالے سے ہوئی تھی۔ خوبصورت تو ماشاء اللہ وہ آج بھی ہیں لیکن بڑھتی ہوئی عمر نے اس خوبصورتی پر بھی ڈورے ڈالے ہیں اور وہ ہماری طرح بڑھاپے کی طرف گامزن ہیں۔ پھر جب اطہر فاروقی کو اردو صحافت سے شغف ہوا تو ملاقاتوں کا سلسلہ چل نکلا۔ کبھی کبھی یوں بھی ہوا کہ ہماری جیب میں پیسے نہیں ہوئے تو اطہر فاروقی نے اپنی جیب سے چائے پلائی اور کبھی اطہر فاروقی کی جیب خالی ہوئی تو ہم نے انھیں چائے پر مدعو کیا۔ وہ بھی پرانی دلی کے چنڈوخانوں میں۔ ان سے بیشتر ملاقاتیں وہیں سڑک پر چلتے ہوئے یا پھر کسی اخبار یا میگزین کے دفتر میں ہوتی تھیں۔ اطہر فاروقی کی تعلیم تو جے این یو میں ہوئی ہے، لیکن ان کی ذہنی تربیت میں دو لوگوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ ان میں ایک نام ہے مشہور شاعر مخمور سعیدی کا اور دوسرا نام ہے افسر جمشید کا۔ افسر جمشید ہرفن مولا قسم کے آدمی تھے۔ "روبی" میگزین کے ایڈیٹر تھے اور بجنور سے ان کا تعلق تھا۔ خوبی ان کی یہ تھی کہ وہ لوگوں کو نیند کے بغیر خواب دکھاتے تھے۔

اطہر فاروقی جے این یو کیسے پہنچے، یہ ہمیں نہیں معلوم، لیکن وہاں پہنچ کر ان کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوا اور وہ خود کو ترقی پسندوں کی صف میں شمار کرنے لگے۔ ہمیں کبھی کسی دانش گاہ میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا، اس لیے ہم دانشوری سے کماحقہ واقف نہیں ہیں۔ ہمیں اپنے دوست اطہر فاروقی کی انگریزی پر بھی رشک آتا ہے کہ وہ ہم سے زیادہ اچھی انگریزی جانتے ہیں اور ڈکشنری کے بغیر انگریزی لکھنے اور بولنے پر قادر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دوستوں کا دائرہ اردو سے زیادہ انگریزی دانشوروں تک ہے۔

ہم جب بھی کسی ترقی پسند دانشور سے ملتے ہیں تو ہمیں اپنے ایک پرانے دوست خورشید الحسن کی یاد آتی ہے، جنھیں لذیذ کھانے بنانے کا شوق تھا اور کچھ عرصہ انھوں نے لندن میں گزارا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مشہور و مقبول پاکستانی شاعر احمد فراز لندن میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے اور اسی کمپلیکس میں مقیم تھے جہاں خورشید صاحب رہتے تھے۔ دونوں میں دوستی ہو گئی اور احمد فراز خورشید صاحب کے دسترخوان تک پہنچ گئے۔ لذیذ کھانے کھا کر بہت متاثر ہوئے اور نئی نئی فرمائشیں کرنے لگے۔ ایک دن کھانے کے دوران انھوں نے خورشید صاحب سے کہا کہ "اگلے اتوار کو آپ پسندے بنایئے گا۔" اس پر خورشید صاحب نے معذرت کی کہ ہمیں 'پسندے' بنانے نہیں آتے۔ احمد فراز نے طنزیہ لہجے میں کہا کہ "کیسے علی گیرین ہیں کہ آپ کو 'پسندے' بنانے نہیں آتے۔" اس پر خورشید صاحب نے برجستہ جواب دیا کہ "علی گڑھ میں دراصل ہم 'ترقی پسندے' بنایا کرتے تھے۔"

بات ہو رہی تھی اطہر فاروقی کی اور پہنچ گئی ان کی دانشوری کے حوالے سے لندن۔ ہم پھر انجمن ترقی اردو کے دفتر واپس آتے ہیں، جو 'اردو گھر' کی تیسری منزل پر واقع ہے۔ جب یہ عمارت تعمیر ہوئی تھی اور ڈاکٹر خلیق انجم اس ادارے کے جنرل سکریٹری بنائے گئے تھے تو یعقوب عامر نے ایک نظم کہی تھی۔ اس کا ایک شعر کچھ یوں تھا

بنا ہے ساتویں آسماں پہ اردو کا گھر
قدم زمین پر رکھتے نہیں دلی والے

اس نظم کا عنوان تھا" نہ تم دلی والے نہ ہم دلی والے"۔ اس نظم کا روئے سخن ڈاکٹر خلیق انجم کی طرف تھا جو چھٹے ہوئے دلی والے تھے اور تاحیات انجمن کے جنرل سکریٹری کے عہدے پر فائز رہے۔ ایک دن مشہور نقاد، صحافی اور شاعر فضیل جعفری جب بمبئی سے دہلی آئے تو انھوں نے مجھے فون کر کے کہا جلدی آو، آج خلیق انجم کے پاس چلنا ہے۔ میں دوڑا ہوا گیا۔ ہم دونوں اردو گھر پہنچے اور فضیل صاحب نے خلیق انجم کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا کہ "یہاں کوئی اردو داں ہے؟" اس پر خلیق انجم نے مسکرا کر ان کا استقبال کیا۔ فضیل صاحب ان کے سامنے خاموش بیٹھ گئے اور کچھ بھی بولنے سے معذرت کر دی۔ خلیق انجم نے پریشان ہو کر ان سے پوچھا کہ آپ خاموش کیوں ہیں، تو انھوں نے خلیق انجم کی میز پر رکھی ہوئی ایک نیم پلیٹ نما عبارت کی طرف اشارہ کیا جس پر لکھا تھا کہ "یہاں بیٹھ کر میری سمجھ میں علمی، ادبی، سیاسی اور سماجی گفتگو بالکل نہیں آتی ہے، لہٰذا اس سے پرہیز کریں۔" خلیق انجم نے فوراً وہ عبارت وہاں سے ہٹائی اور کہا کہ یہ آپ کے لیے نہیں ہے۔ اس طرح فضیل صاحب کی باتوں کا سلسلہ چل نکلا۔ اطمینان بخش بات یہ ہے کہ اطہر فاروقی کی میز پر ایسی کوئی عبارت نہیں ہے لہٰذا آپ ان سے ہر قسم کی علمی، ادبی، سیاسی اور سماجی گفتگو کر سکتے ہیں۔ اردو اور انگریزی دونوں میں۔

کیا ٹرمپ آیندہ صدارتی پاری میں نئے اوتار میں نظر آئیں گے!

محمد عباس دھالیوال

امریکہ کے نو منتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چینی صدر شی جن پنگ کو آئندہ ماہ اپنی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ اس ضمن میں روئٹرز نے امریکی خبر رساں ادارے سی بی ایس نیوز کے توسط سے رپورٹ کی ہے کہ واشنگٹن میں 20 جنوری کو منعقد ہونے والی تقریب کا دعوت نامہ نومبر کے اوائل میں بھیجا گیا تھا تاہم، یہ واضح نہیں ہو سکا کہ آیا اسے قبول کیا گیا یا نہیں۔

دریں اثنا ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعے کو این بی سی نیوز کو دیے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ اُن کے شی جن پنگ کے ساتھ 'اچھا تعلق بن گیا ہے' اور یہ کہ ان کا حال ہی میں رواں ہفتے رابطہ ہوا ہے۔

ادھر ماہرین کے مطابق اگر واشنگٹن کے سب سے بڑے سیاسی حریف چین کے رہنما امریکی صدارتی تقریب میں شرکت کرتے ہیں تو یقیناً یہ مثالی ہوگا۔

ویسے ٹرمپ کی ٹرانزیشن ترجمان ٹیم کا کہنا ہے کہ ابھی یہ طے ہونا باقی ہے کہ آیا چینی صدر ٹرمپ کی دعوت قبول کریں گے یا نہیں،

ترجمان ٹیم کا یہ بھی کہنا ہے کہ تقریب حلف برداری کے لیے دعوت نامے صدر ٹرمپ کی جانب سے ممالک کے رہنماؤں کے ساتھ مکالمے کی فضا قائم کرنے کی ایک مثال ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس ٹیم کا کہنا ہے کہ

صدر ٹرمپ ہر کسی سے بات چیت کے لیے تیار ہیں اور وہ ہمیشہ امریکہ کے مفادات کو مقدم رکھیں گے۔

یہاں قابل ذکر ہے آئندہ 20 جنوری کو ہونے جا رہی امریکہ کے صدر کی حلف برداری تقریب میں ٹیم نے امریکہ کے منتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چینی ہم منصب شی جن پنگ سمیت دیگر عالمی رہنماؤں کو اپنی اس تقریب حلف برداری میں شرکت کے لیے مدعو کیا ہے۔

ٹرمپ کی ٹرانزیشن ٹیم کی ترجمان کیرولن لیوٹ نے فاکس ٹی نیوز کو بتایا کہ یہ ابھی طے ہونا باقی ہے کہ چینی صدر ٹرمپ کی دعوت قبول کریں گے یا نہیں۔

ترجمان نے ٹرمپ کی تقریب حلف برداری میں مدعو کردہ دیگر عالمی رہنماؤں کے نام نہیں بتائے۔

اس سے پہلے ایسی حلف برداری تقریبات میں عمومی طور پر غیر ملکی حکومتوں کے سربراہان کے بجائے واشنگٹن ڈی سی میں موجود ممالک کے سفرا امریکی انتقال اقتدار کی اس تقریب میں شریک ہوتے رہے ہیں۔

جبکہ ایک رپورٹ کے مطابق امریکی محکمہ خارجہ کے 1874 کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی غیر ملکی رہنما نے امریکی صدر کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت نہیں کی۔

ٹرمپ کی ٹرانزیشن ٹیم کی ترجمان کے مطابق تقریب حلف برداری کے لیے دعوت نامے صدر ٹرمپ کی جانب سے اُن ممالک کے رہنماؤں کے ساتھ مکالمے کی فضا قائم کرنے کی ایک مثال ہے، جو نہ صرف ہمارے اتحادی ہیں بلکہ مخالف اور حریف بھی اس میں شامل ہیں۔

منتخب صدر ٹرمپ نے جمعرات کو نیویارک اسٹاک ایکسچینج کے دورے کے موقع پر کہا تھا کہ وہ اپنی تقریب حلف برداری میں بعض شخصیات کو مدعو کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ تاہم انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا۔

ٹرمپ کا کہنا تھا، بعض لوگ کہتے ہیں یہ تھوڑا خطرناک ہے، اور میں نے کہا شاید ایسا ہے لیکن ہم دیکھیں گے کیا ہوتا ہے، اور ہم چانس لینا پسند کرتے ہیں۔"

ادھر روس کے صدارتی محل نے جمعرات کو کہا تھا کہ صدر ولادیمیر پوتن کو تقریب حلف بردار میں شرکت کا دعوت نامہ موصول نہیں ہوا ہے۔

یہاں قابل ذکر ہے کہ پانچ نومبر کو ہونے والے امریکی صدارتی انتخاب میں کامیابی کے بعد سے ٹرمپ اب تک کئی عالمی رہنماؤں سے ملاقاتیں یا ان سے فون پر بات کر چکے ہیں۔ ان میں کینیڈین وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو، ہنگری کے وزیر اعظم وکٹر اوربن اور ارجنٹائن کے صدر ہاویئر ملی شامل ہیں، جو فلوریڈا میں واقع ٹرمپ کی رہائش گاہ مارالاگو پر اُن سے ملے تھے۔

اس کے علاوہ ٹرمپ نے فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون، یوکرین کے صدر ولودومیر زیلنسکی اور برطانوی شہزادہ ولیم سے گزشتہ ہفتے پیرس میں ملاقات کی تھی۔

ٹرمپ کی ٹرانزیشن ٹیم کی ترجمان کے مطابق عالمی رہنما صدر ٹرمپ سے ملاقاتیں کر رہے ہیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ وہ بہت جلد واپس اقتدار میں آئیں گے اور پوری دنیا میں امریکی طاقت کے ذریعے امن بحال کریں گے۔

کل ملا کر اس بار ایسا لگتا ہے کہ ٹرمپ اپنی اس نئی صدارتی پاری میں جو اگلے سال 20 جنوری سے شروع ہونے جا رہی ہے خود کو دنیا کے سامنے ایک نئے اوتار کے طور پر پیش کرنے کے لیے سرگرداں نظر آ رہے ہیں۔ باقی یہ تو آنیوالا وقت ہی بتائے گا کہ ٹرمپ اپنی آنیوالی صدارتی پاری میں امریکہ کے گرتے وقار و معیشت سنبھالنے کس قدر کامیاب ہوتے ہیں۔۔۔۔

ضلع ملیر کوٹلہ، پنجاب
Abbasdhaliwal72@gmail.com

راجیہ سبھا میں ہندوستانی آئین کے شاندار سفر کے 75 سال پر بحث

’ملک کو آئین کے مطابق چلانا ہوگا اور ہر شعبے میں برابری کو برقرار رکھنا ہوگا‘

حکومت گڈ گورننس پر زور دے: اپوزیشن، کانگریس نے جمہوریت کو مضبوط کرنے کی بجائے ایک خاندان کی مضبوطی کے لیے آئین میں ترمیم کی: نرملا سیتارامن

جب صدر جمہوریہ نے آر جی کر میڈیکل کالج کے سلسلے میں اپنا رنج و غم ظاہر کیا تو ہم ساتھ تھے لیکن اب منی پور اور سنبھل پر صدر جمہوریہ خاموش ہیں: بیجو جنتا دل

نئی دہلی۔ (یو این آئی) راجیہ سبھا میں پیر کو حکمراں پارٹی نے کہا کہ اس سے قبل ایک خاندان کے مفاد کو پورا کرنے کے لیے آئین میں ترمیم کی گئی ہے، جب کہ حزب اختلاف نے کہا کہ حکومت کو سماجی، سیاسی اور سماجی تحفظات کا بھی تحفظ کرنا چاہیے۔ ثقافتی حقوق کو آئینی انتظامات کے مطابق اچھی حکمرانی پر زور دیا جانا چاہیے۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارامن نے ایوان میں ہندوستانی آئین کے شاندار سفر کے 75 سال پر بحث شروع کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس نے جمہوریت کو مضبوط کرنے کی بجائے ایک خاندان کی مضبوطی کے لیے آئین میں ترمیم کی۔ انہوں نے کہا کہ آئینی ماہرین کے مطابق آئینی ترامیم کے لیے کچھ معیارات سے گزرنا ہوتا ہے، لیکن کانگریس نے اس پر کبھی توجہ نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ آئینی ترامیم عوامی فلاح اور جمہوریت کی مضبوطی کے لیے نہیں بلکہ پارٹی اور وزیر اعظم کے امیج کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ 1975 میں اندرا گاندھی کے انتخاب کو چیلنج کرنے والا کیس عدالت میں زیر التوا ہونے کے باوجود 39ویں ترمیم لائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اندرا گاندھی نے اپنی کرسی بچانے کے لیے پارلیمنٹ میں آئین میں ترمیم کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ ترمیم خاندان اور لیڈر کے تحفظ کے لیے کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے کبھی بھی لوگوں کے ساتھ سماجی اور اقتصادی انصاف نہیں کیا۔ ایوان میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے رکن ملک ارجن کھڑگے نے کہا کہ حکومت کو اچھی حکمرانی پر توجہ دینی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں خواتین اور دلتوں پر مظالم بڑھ رہے ہیں اور حکومت منواسمرتی کی بنیاد پر کام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران جماعت اور اپوزیشن کے لوگ ایک دوسرے کی خامیاں تلاش نہ کریں بلکہ مستقبل پر توجہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو آئین کے مطابق چلانا ہوگا اور ہر شعبے میں برابری کو برقرار رکھنا ہوگا۔ بحث میں حصہ لیتے ہوئے ترنمول کانگریس کے ساکیت گوکھلے نے کہا کہ مزدوروں کو منریگا کے تحت پیسے نہیں دیے جا رہے ہیں۔ آئین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جا رہا ہے۔ انہیں صرف ڈرانے کے لئے جیل میں ڈالا جا رہا ہے۔ کسانوں کی بات نہیں سنی جا رہی ہے اور ان کے احتجاج کو کچلا جا رہا ہے۔ سیاسی انصاف کے نام پر جبر ہو رہا ہے۔ تمہید میں مذکورہ قراردادوں کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔

دراوڑ منیتر کزگم کے تروچی سیوا نے کہا کہ ہندوستانی آئین ایک منفرد دستاویز ہے۔ اس میں ہندوستانی سیاست کے اصولوں کا ذکر ہے۔ ہندوستانی آئین کی تشکیل کے لیے انتھک کوششیں کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو تنوع کو برقرار رکھتے ہوئے سیاسی، سماجی اور ثقافتی حقوق کے تحفظ پر زور دینا چاہیے۔ حکومت لسانی اور مذہبی اقلیتوں میں خوف پھیلانے کے سلسلے کو روکے۔ انہوں نے کہا کہ مرکز کو وسائل کی مناسب تقسیم کرنی چاہئے اور ہر ریاست کو اس کی ضرورت کے مطابق وسائل دیئے جانے چاہئیں۔ انہوں نے ’ون نیشن ون الیکشن‘ کی مخالفت کی۔ وائی ایس آر سی پی کے وی وجے سائی ریڈی نے کہا کہ ہندوستانی آئین نے ہر شہری کو سماجی، مذہبی اور سیاسی حقوق دیئے ہیں۔ بیجو جنتا دل کے دیوا شیش سمنترائی نے کہا کہ ہندوستانی آئین نے ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ اس عرصے کے دوران کانگریس اور بھارتیہ جنتا پارٹی اقتدار میں رہی ہیں اور علاقائی پارٹیوں نے تعاون کیا ہے۔ دونوں بڑی جماعتوں نے آئین کو اپنے اپنے طریقے سے استعمال کیا ہے۔

ڈی ایم کے کے این آر ایلنگو نے کہا ”ہم اپنے لیے آئین پر بحث کر رہے ہیں۔ ہمیں مستقبل پر بات کرنی چاہیے۔ ہمیں قومی ہم آہنگی کی پالیسی پر کام کرنا چاہیے۔“ انہوں نے کہا کہ انتخابات کی شفافیت کو برقرار رکھا جانا چاہئے۔ حال ہی میں قانون میں ترمیم کرتے ہوئے چیف جسٹس کو الیکشن کمشنر کی سلیکشن کمیٹی سے ہٹا دیا گیا ہے۔ بیجو جنتا دل کے سلتا دیو نے کہا کہ 1998 میں کچھ لوگوں نے کھیل کیا اور ایک ووٹ سے اٹل حکومت کا تختہ الٹ دیا اور مسٹر اٹل بہاری واجپائی نے ہار تو قبول کر لی لیکن غیر آئینی سرگرمیوں کو قبول نہیں کیا۔ آج وزیر اعظم دوسرے ایوان میں اراکین پارلیمنٹ کو مال بول رہے ہیں، جس پر اعتراض ہے۔ یہ سن کر بہت تکلیف ہوئی۔ بیجو جنتا دل سے جو استعفیٰ دے رہے ہیں، انہیں بھارتیہ جنتا پارٹی میں شامل کیا جا رہا ہے۔ ہم فروخت کے لیے نہیں ہیں۔ جب صدر جمہوریہ نے آر جی کر میڈیکل کالج کے سلسلے میں اپنا رنج و غم ظاہر کیا تو ہم ساتھ تھے لیکن اب منی پور اور سنبھل پر صدر جمہوریہ خاموش ہیں۔ اڑیسہ میں 1200 سے زیادہ ریپ کے واقعات ہوئے ہیں۔ آئین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جا رہا ہے۔ پالیسی اور اخلاقیات کی بات کی جاتی ہے۔

راشٹریہ جنتا دل کے اے ڈی سنگھ نے سوال کیا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کون سا ہے، دیہی علاقوں میں رہنے والوں کا ہندوستان یا ارب پتیوں کا ہندوستان؟ انہوں نے کہا کہ 94 فیصد ہندوستان اس ترقی یافتہ ہندوستان کا حصہ نہیں ہے۔ ملک میں امیر اور غریب کا فرق بڑھتا جا رہا ہے۔ ملک میں اقلیتیں بے یقینی کے ماحول میں رہ رہی ہیں۔ انہوں نے عدلیہ میں زیر التواء مقدمات کا معاملہ بھی اٹھایا۔

پرینکا کو بولنے کی اجازت نہ دینے کی مخالفت میں کانگریس نے لوک سبھا سے واک آؤٹ کیا

نئی دہلی۔ (یو این آئی) کانگریس کی رکن پرینکا گاندھی واڈرا کو وقفہ صفر کے دوران اپنے مکمل خیالات کا اظہار کرنے کا موقع نہ دینے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کانگریس اور دراوڑ منیتر کزگم کے اراکین نے آج لوک سبھا سے واک آؤٹ کیا محترمہ واڈرا وقفہ صفر کے دوران بنگلہ دیش میں اقلیتوں پر ہونے والے مظالم اور 1971 کی بنگلہ دیش جنگ کے دوران ہتھیار ڈالنے والے پاکستانی فوجیوں کی تصویروں کو آرمی ہیڈ کوارٹر لاؤنج سے ہٹانے کا معاملہ اٹھا رہی تھیں، تبھی پریزائیڈنگ آفیسر سندھیا رائے نے ایک دیگر رکن کا نام پکار دیا۔ اس پر کانگریس کے اراکین نے اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر انہیں بولنے کے لئے مزید وقت دینے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ انہیں روکنے کی بجائے انہیں اپنی حد تک بولنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ کانگریس اور ڈی ایم کے اراکین نے محترمہ واڈرا کو دوبارہ بولنے کا موقع نہ دینے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ قبل ازیں محترمہ پرینکا واڈرا نے کہا کہ بنگلہ دیش میں ہندوؤں اور عیسائیوں پر تشدد کیا جا رہا ہے، حکومت کو اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے اور بنگلہ دیش کی حکومت سے بات کر کے وہاں اقلیتوں پر ہونے والے حملوں کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وہاں ہندوؤں اور عیسائیوں پر حملے ہو رہے ہیں، حکومت کو اس کے خلاف بولنا چاہیے اور ان اقلیتوں کی مکمل حمایت کرنی چاہیے جن پر تشدد ہو رہا ہے۔

راہل گاندھی کا وزیر خارجہ کو خط

سری لنکا کی جیلوں میں قید ہندوستانی ماہی گیروں کی رہائی کا مطالبہ

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف لیڈر راہل گاندھی نے مرکزی وزیر خارجہ ایس جے شنکر کو خط لکھ کر سری لنکا کی جیلوں میں قید ہندوستانی ماہی گیروں کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ راہل گاندھی نے سری لنکن صدر انورا کمارا دسانائیکے کی ہندوستان آمد کے موقع پر حکومت سے درخواست کی کہ وہ سری لنکا کے ساتھ زیر التواء مسائل کو حل کرے اور قیدی ماہی گیروں کی جلد رہائی کو یقینی بنائے۔ ان ماہی گیروں کو مبینہ طور پر غلطی سے بین الاقوامی سمندری سرحد پار کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ راہل گاندھی نے اپنے خط میں کہا، ”ہم سری لنکن صدر کی ہندوستان میں پہلی سرکاری دورے کی میزبانی کر رہے ہیں، یہ وقت ہے کہ ہندوستانی ماہی گیروں کے مسئلے کو موثر انداز میں اٹھایا جائے اور ان کی جلد رہائی کو یقینی بنایا جائے۔“ انہوں نے مزید زور دیا کہ قید ماہی گیروں پر عائد کیے گئے جرمانے کو معاف کیا جائے اور ان کی ضبط شدہ ماہی گیری

کشتیوں کو واپس کرنے کے اقدامات کیے جائیں۔ راہل گاندھی نے یہ بھی تجویز دی کہ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان زیر التواء معاملات کو حل کرنے کے لیے مشترکہ ورکنگ گروپ کی ملاقاتیں باقاعدگی سے کی جانی چاہئیں۔ یہ گروپ ماہی گیری جیسے حساس مسائل پر دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو فروغ دے سکتا ہے۔ خیال رہے کہ سری لنکا کے صدر انورا کمارا دسانائیکے 15 سے 17 دسمبر تک سہ روزہ دورۂ ہندوستان پر ہیں۔ یہ ان کا صدر بننے کے بعد ہندوستان کا پہلا سرکاری دورہ ہے۔ صدر کے نئی دہلی پہنچنے پر ہندوستان کے وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات ڈاکٹر ایل مروگن نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ دراصل، سری لنکا اور ہندوستان کے درمیان ماہی گیروں کا مسئلہ طویل عرصے سے ایک حساس موضوع رہا ہے۔ سری لنکن حکام کا الزام ہے کہ ہندوستانی ماہی گیر اکثر ان کی سمندری حدود میں داخل ہو کر مچھلیاں پکڑتے ہیں، جو ماحولیاتی اور اقتصادی نقصان کا سبب بنتا ہے۔ دوسری طرف، ہندوستانی ماہی گیر دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ غیر ارادی طور پر سرحد پار کر جاتے ہیں۔ راہل گاندھی کا یہ اقدام ماہی گیروں کے خاندانوں کو امید دیتا ہے کہ ان کے عزیز جلد اپنے وطن واپس لوٹ سکیں گے۔ حکومت ہند پر زور دیا جا رہا ہے کہ وہ سفارتی سطح پر اس مسئلے کا فوری اور مستقل حل تلاش کرے۔

دہلی-این سی آر میں شدید سردی اور کہرے کی پیشگوئی، تمل ناڈو میں بھاری بارش کا امکان

نئی دہلی۔ دہلی-این سی آر میں سردی کی شدت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ پیر کی صبح ہلکا کوہرا چھایا رہا، جبکہ منگل سے گھنے کوہرے کے ساتھ سردی کی لہر کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق منگل سے درجہ حرارت میں مزید کمی ہوگی، جس کے نتیجے میں کم از کم درجہ حرارت 4 ڈگری سیلسیس تک گر سکتا ہے اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 ڈگری تک محدود رہے گا۔ پیر کو دہلی کا کم از کم درجہ حرارت 5 ڈگری اور زیادہ سے زیادہ 23 ڈگری رہا۔ محکمہ موسمیات نے پیشگوئی کی ہے کہ 17 دسمبر سے کولڈ ویو کے اثرات نمایاں ہوں گے، اور 18 دسمبر کو درجہ حرارت مزید کم ہو کر 4 ڈگری تک پہنچ جائے گا۔ 20 دسمبر کو دہلی اور این سی آر میں گھنے کوہرے کے باعث حد نگاہ متاثر ہو سکتی ہے، جس سے ٹریفک کی روانی میں مشکلات کا سامنا ہوگا۔

دوسری جانب، تمل ناڈو کے ساحلی اضلاع میں منگل سے بھاری بارش کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ بنگال کی کھاڑی کے جنوب مشرق میں بننے والے کم دباؤ کے علاقے کے باعث تمل ناڈو اور پڈوچیری میں بارش کا سلسلہ شروع ہوگا۔ چنئی، کڈالور، مئیلا دوتھرائی، ناگاپٹنم اور دیگر ساحلی اضلاع میں شدید سے بہت شدید بارش کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس دوران، مچھلی پکڑنے والے افراد کو سمندر میں جانے سے اجتناب کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ تمل ناڈو میں رواں شمال مشرقی مانسون کے دوران اوسط سے 14 فیصد زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔ تاہم، حالیہ چکرہ طوفان فینگل کے باعث ہونے والی تباہی کے بعد، نئی بارشوں کے امکانات نے مقامی افراد کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے خبردار کیا ہے کہ آئندہ دنوں میں موسم کی شدت سے متاثرہ علاقوں میں احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔

پربھنی کے واقعات پر عوام میں شدید ناراضگی، حکومت جواب دے: نانا پٹولے

ناگپور۔ (یو این آئی) مہاراشٹرا اسمبلی اجلاس کے پہلے ہی دن پربھنی اور بیڑ کے واقعات پر ایوان میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ حزب اختلاف نے الزام عائد کیا کہ آئین کی بے حرمتی اور گاؤں کے سرپنچ کے بے رحمانہ قتل جیسے سنگین واقعات بی جے پی حکومت کے دوران رونما ہوئے ہیں۔ پربھنی میں ایک امبیڈکر وادی کارکن کی پولیس حراست میں موت ہوئی ہے، یہ معاملات نہایت سنجیدہ ہیں اور ریاستی عوام خاص طور پر امبیڈکر وادی افراد میں اس تعلق سے شدید غصہ پایا جاتا ہے۔ حکومت کو ان مسائل پر وضاحت دینی چاہیے۔ کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے اسمبلی میں پربھنی اور بیڑ کے واقعات کا مسئلہ اٹھایا۔ اس پر حکومت کی جانب سے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے یقین دلایا کہ اسمبلی اسپیکر جس دن بحث کا وقت طے کریں گے، اس دن اس مسئلے پر بات ہوگی۔ بعد ازاں اسمبلی کے احاطے میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ بیڑ ضلع کے مساجوگ گاؤں کے

سرپنچ سنتوش دیشمکھ کے اغوا کی اطلاع پولیس کو تھی، لیکن ان کے بے رحمانہ قتل کے بعد ہی پولیس حرکت میں آئی۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا آخر کیا وجہ ہے کہ بی جے پی حکومت کے دوران دلت اور بہوجن سماج کے افراد پر مظالم میں اضافہ ہو رہا ہے؟ کیا ای وی ایم حکومت نے ریاست میں سیاسی قتل و غارت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے؟ پربھنی کے واقعے پر بات کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ سوم ناتھ سوریہ ونشی کو پولیس حراست میں شدید اذیت دی گئی، جس کی وجہ سے ان کی موت ہوگئی، اور یہ بات پوسٹ مارٹم رپورٹ میں واضح ہو چکی ہے۔ یہ حکومت کی سرپرستی میں قتل ہے۔ اس معاملے میں حکومت کے خلاف ہی قتل کا مقدمہ درج کیا جانا چاہیے۔ پربھنی کے دوسرے واقعے پر نانا پٹولے نے کہا کہ آئین کی بے حرمتی کے الزام میں ایک شخص، جس کا نام پوار بتایا جاتا ہے، کو پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ وہ ذہنی طور پر بیمار ہے، لیکن یہ شخص بنگلہ دیش میں ہندوؤں پر مظالم کے خلاف نکالے گئے احتجاجی مارچ میں شامل تھا۔ مساجوگ گاؤں کے سرپنچ سنتوش دیشمکھ بھی ہندو تھے، ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے، قتل کے بعد ان کی لاش پر ملزمان نے رقص کیا۔ اس واقعے پر کیا کہا جائے؟ جب آپ کہتے ہیں کہ بنگلہ دیش میں ہندو محفوظ نہیں تو سوال یہ اٹھتا ہے کہ اپنے ملک کے ہندوؤں کے تحفظ کا کیا حال ہے؟ پربھنی اور بیڑ کے معاملات کیا ای وی ایم کے خلاف جاری بحث سے توجہ ہٹانے کی سازش ہیں؟ اس پر بھی شک پیدا ہوتا ہے۔

مدھیہ پردیش اسمبلی کا سرمائی اجلاس شروع، کانگریس کا احتجاج

بھوپال۔ (یو این آئی) مدھیہ پردیش اسمبلی کا پانچ روزہ سرمائی اجلاس آج سے شروع ہو گیا، جس پر اپوزیشن پارٹی کانگریس نے ریاست سے متعلق مختلف مسائل پر ”اسمبلی کا گھیراؤ“ تحریک شروع کی، جس کے تحت مختلف علاقوں سے پارٹی کارکنوں نے شرکت کی اور لیڈران یہاں جمع ہوئے۔ سرمائی اجلاس کے پہلے روز ایوان میں یاد رفتگان سابق ارکان اور دیگر معززین کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ کانگریس کے اراکین کسانوں کے مسائل کو اٹھانے کے مقصد سے ٹریکٹر میں اسمبلی کے لیے روانہ ہوئے لیکن پولس اور سکیورٹی افسران نے انہیں مخصوص حفاظتی دائرے سے آگے جانے کی اجازت نہیں دی۔ ایوان کا اجلاس جمعہ تک جاری رہے گا اور اس دوران پانچ نشستوں کی تجویز ہے۔ آج کی نشست شروع ہونے سے پہلے اسمبلی اسپیکر نریندر سنگھ تومر اور وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو کی موجودگی میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔ اس میں ایوان کے کاموں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دوسری طرف ریاستی کانگریس صدر جیتو پٹواری، اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر امنگ سنگھار، سابق مرکزی وزیر ارون یادو اور دیگر لیڈروں کی موجودگی میں اسمبلی گھیراؤ پروگرام کے تحت احتجاج کیا جا رہا ہے۔ ریاست بھر سے کارکنان راجدھانی کی سڑکوں پر خاص طور پر ریاستی کانگریس کے دفتر، جواہر چوک اور ملحقہ علاقوں میں نظر آئے۔

پولس نے مشتعل افراد کو روکنے کے لیے مختلف مقامات پر رکاوٹیں بھی کھڑی کی ہیں۔ اسمبلی گھیراؤ پروگرام کے ضمن میں کانگریس کارکنان یہاں جواہر چوک پر جمع ہوں گے۔ وہاں سے تمام کارکنان ریاستی کانگریس صدر مسٹر پٹواری اور اپوزیشن لیڈر مسٹر سنگھار کی قیادت میں جواہر چوک سے اسمبلی کی طرف پیدل مارچ کریں گے۔ دوسری طرف، مسٹر پٹواری نے ایکس پر پوسٹ کیا ہے کہ مدھیہ پردیش کے کونے کونے سے بھوپال پہنچنے والے کانگریس کارکنوں کو پولس انتظامیہ کی طرف سے بیریکیڈ لگا کر روکا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پرامن طریقے سے اپنا احتجاج درج کرانا چاہتی ہے۔

منشیات کے معاملوں میں جموں و کشمیر نے دہلی اور پنجاب کو چھوڑا پیچھے، پارلیمنٹ میں اعداد و شمار پیش

نئی دہلی۔ جموں و کشمیر میں گزشتہ چند سالوں کے دوران منشیات کی اسمگلنگ میں بے تحاشہ اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ اس بارے میں مرکزی وزرات داخلہ کی جانب سے جاری کیے گئے اعداد و شمار کافی تشویشناک ہیں۔ ریاست ہیروئن جیسی خطرناک منشیات کی ضبطی کے معاملے میں ٹاپ پر ہے۔ 2018 سے 2022 تک این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت مقدموں میں مسلسل اضافہ درج کیا گیا ہے۔ اس مدت میں منشیات کی اسمگلنگ اور نشے کے معاملوں میں 1837 معاملے درج کیے گئے ہیں۔ مرکزی وزیر مملکت برائے داخلہ نتیانند رائے نے بدھ کو 2018 سے 2022 تک کے منشیات کے معاملوں میں ریاستی اعداد و شمار جاری کیے۔ اس اعداد و شمار میں نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹراپک سبسٹینس ایکٹ (این ڈی پی ایس) کے تحت درج معاملوں کے مطابق گزشتہ 5 سالوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے۔ 2018 میں جموں و کشمیر میں 938 معاملے درج کیے گئے جبکہ 2019 میں 1173 معاملے درج کیے گئے۔ 2020 میں 1222 معاملے درج کیے گئے جو 2021 میں بڑھ کر 1681 اور 2022 میں 1837 ہو گئے۔ این ڈی پی ایس کی کارروائی میں ہیروئن جیسی خطرناک منشیات سب سے زیادہ مقدار میں جموں و کشمیر سے ہی برآمد ہوئی ہے۔ جموں و کشمیر سے 273.3 کلوگرام ہیروئن برآمد ہوئی تھی جو دہلی اور پنجاب جیسی متاثرہ ریاستوں سے بھی زیادہ ہے۔ دیگر ریاستوں میں بھی ہیروئن جیسی خطرناک منشیات زیادہ مقدار میں برآمد ہوئی ہیں۔ آسام میں 274.5 کلوگرام ہیروئن ضبط کی گئی ہے، جبکہ چنڈی گڑھ، کیرالہ اور اتر پردیش میں بھی کافی مقدار میں ہیروئن ضبط کی گئی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ منشیات کے استعمال اور اسمگلنگ میں 2020 اور 2021 کے درمیان کورونا کی وجہ سے سرحد کی نگرانی میں چھوٹ نے نیٹ ورک کو کافی فعال کر دیا ہے۔

ترنمول کانگریس نے فرہاد حکیم کے بیان سے کنارہ کشی کی

کلکتہ۔ (یو این آئی) ترنمول کانگریس نے اپنی ہی پارٹی کے سینئر لیڈر ریاستی وزیر فرہاد حکیم کے اقلیتوں کی آبادی میں اضافے سے متعلق بیان پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح کے بیانات کی حمایت نہیں کی جا سکتی ہے۔ سوشل میڈیا پر پارٹی کی پوزیشن واضح کرتے ہوئے ترنمول کانگریس نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا کہ فرہاد حکیم کے تبصرے پارٹی کے موقف یا نظریات کی عکاسی نہیں کرتے ہیں۔ پوسٹ کے آغاز میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ پارٹی فرہاد کے تبصروں کی ذمہ داری قبول نہیں کرتی اور ان تبصروں کی شدید مذمت کرتی ہے۔ پارٹی کے نظریے کی وضاحت کرتے ہوئے ریاست کی حکمران جماعت نے سوشل میڈیا پر لکھا ہے کہ ہم ہمیشہ کی طرح امن، اتحاد اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے پرعزم ہیں۔ مغربی بنگال کے سماجی تانے بانے کو خطرے میں ڈالنے والے کسی بھی تبصرے کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ریاستی وزیر اور کلکتہ کے میئر فرہاد حکیم نے گزشتہ دنوں ایک پروگرام میں شرکت کرتے ہوئے اقلیتوں کی تعداد میں اضافے سے متعلق متنازع اور غیر حقیقی تبصرے کئے۔ ان کا تبصرہ سامنے آتے ہی سیاسی سرگرمیاں شروع ہو گئیں۔

ستیندر جین نے بانسری سوراج کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا، 20 دسمبر کو پیشی

نئی دہلی۔ دہلی کی راؤس ایوینیو کورٹ نے بی جے پی رکن پارلیمنٹ بانسری سوراج کو مجرمانہ ہتک عزت کا نوٹس جاری کیا ہے۔ بانسری کے خلاف یہ عرضی عام آدمی پارٹی کے لیڈر اور سابق وزیر ستیندر جین نے دائر کی تھی۔ ستیندر جین نے اپنی عرضی میں الزام لگایا ہے کہ بانسری سوراج نے 5 اکتوبر 2023 کو ایک ٹی وی انٹرویو کے دوران ان کے خلاف توہین آمیز تبصرہ کیا تھا۔ عدالت نے بانسری سوراج کو 20 دسمبر کو عدالت میں پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ عدالت کی جانب سے بانسری کو اختیار دیا گیا ہے یا تو وہ بذات خود عدالت میں پیش ہوں یا اپنی وکیل کے ذریعہ سے پیش ہو سکتی ہیں۔ ساتھ ہی 20 دسمبر کو ہی اس معاملے میں ستیندر جین اور ان کے 2 گواہوں کا بھی بیان درج کیا جائے گا۔ ستیندر جین کے مطابق بانسری سوراج نے ان پر جو توہین آمیز تبصرہ کیا تھا اس کا واضح مقصد تھا ان کو بدنام کرنا۔

ای ڈی سمن کی خلاف ورزی

جھارکھنڈ ہائی کورٹ نے ہیمنت سورین کی راحت برقرار رکھی

رانچی: ای ڈی کے سمن کی خلاف ورزی سے متعلق کیس میں جھارکھنڈ ہائی کورٹ نے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کو دی گئی راحت کو برقرار رکھا ہے۔ ہائی کورٹ نے 16 جنوری تک انہیں ایم پی-ایم ایل اے اسپیشل کورٹ میں ذاتی طور پر پیش ہونے سے استثنیٰ دے دیا ہے۔ اس کیس میں سماعت کرتے ہوئے جسٹس انیل کمار چودھری کی بنچ نے ای ڈی کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب داخل کرنے کا حکم دیا تھا لیکن ای ڈی کی جانب سے ابھی تک جواب نہیں آیا۔ عدالت نے ای ڈی کو ایک اور موقع دیتے ہوئے 16 جنوری کو اگلی سماعت کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اس کیس کی تفصیلات کے مطابق ایم پی-ایم ایل اے اسپیشل کورٹ نے 25 نومبر کو ہیمنت سورین کی ذاتی طور پر پیش ہونے سے استثنیٰ کی درخواست مسترد کر دی تھی اور 4 دسمبر کو پیش ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس حکم کے خلاف سورین نے جھارکھنڈ ہائی کورٹ میں اپیل کی تھی، جہاں ان کے وکیل پیوش چترلیش، دیپانکر رائے اور شریہ مشرا نے دلائل دیے۔ ای ڈی کی جانب سے 19 فروری 2024 کو سی جے ایم کورٹ میں ایک شکایت درج کی گئی تھی، جس میں ای ڈی نے الزام لگایا تھا کہ زمین گھوٹالے کے معاملے میں ہیمنت سورین کو دس سمن بھیجے گئے تھے لیکن ان میں سے صرف دو سمن پر وہ عدالت میں پیش ہوئے۔ اس پر ای ڈی نے سورین کے خلاف پی ایم ایل اے کی دفعہ 63 اور آئی پی سی کی دفعہ 174 کے تحت کارروائی کرنے کی درخواست کی تھی۔ سماعت کے دوران 4 مارچ کو عدالت نے اس کیس کا نوٹس لیا تھا اور بعد میں یہ کیس ایم پی-ایم ایل اے اسپیشل کورٹ کو منتقل کر دیا گیا تھا۔ 5 جولائی کو سورین نے ایک درخواست دائر کی تھی کہ ای ڈی کے سمن کی خلاف ورزی کے الزام میں ان کے خلاف جو شکایت درج کی گئی ہے۔

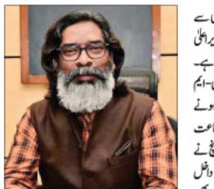

استاد ذاکر حسین نے ممبئی کے مشہور سینٹ زیویئر کالج سے تعلیم حاصل کی تھی

ذاکر حسین کے انتقال پر فلمی دنیا میں غم کی لہر، بالی ووڈ کی ہستیوں نے کہا- ’آپ دلوں میں زندہ رہیں گے‘

ممبئی۔ طبلہ ساز استاد ذاکر حسین کو دل کی تکلیف کے بعد امریکی شہر سین فرانسسکو کے اسپتال کے آئی سی یو میں داخل کرایا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وہاں انہوں نے اپنی آخری سانس لی۔ ذاکر حسین کو پوری دنیا یاد رکھے گی، انہوں نے طبلہ بجا کر لاکھوں لوگوں کے دل جیت لیے۔ واضح رہے کہ ذاکر حسین عظیم طبلہ بجانے والے اللہ رکھا کے بڑے بیٹے تھے۔ اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انہوں نے ہندوستان اور پوری دنیا میں ایک الگ پہچان بنائی تھی۔ اطلاعات کے مطابق حسین نے اپنے کیریئر میں پانچ گریمی ایوارڈ حاصل کیے ہیں جن میں سے تین اس سال کے شروع میں 66ویں گریمی ایوارڈز میں ملے تھے۔ ذاکر حسین، ہندوستان کے سب سے مشہور کلاسیکی موسیقاروں میں سے ایک ہیں ان کو 1988 میں پدم شری، 2002 میں پدم بھوشن اور 2023 میں پدم وبھوشن سے نوازا گیا۔ ہندوستانی طبلہ ساز اور موسیقار ذاکر حسین 9 مارچ 1951 کو ممبئی میں پیدا ہوئے۔ اگر ہم ذاکر حسین کی تعلیم کی بات کریں تو انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم ماہم کے سینٹ مائیکل ہائی اسکول سے حاصل کی اور بعد میں مشہور سینٹ زیویئر کالج ممبئی سے گریجویشن مکمل کی۔ رپورٹس کے مطابق استاد ذاکر حسین نے اپنا پہلا کنسرٹ صرف 12 سال کی عمر میں امریکہ میں کیا تھا۔ سال 1973 میں انہوں نے اپنا پہلا البم لیونگ ان دا میٹریل ورلڈ Living in the Material World لانچ کیا۔ وہ نہ صرف ہندوستان بلکہ ہندوستان اور بیرون ملک سب

کے پسندیدہ طبلہ بجانے والے تھے۔

طبلہ نواز کے انتقال کی خبر ملتے ہی ملک کے ساتھ فلمی دنیا میں بھی غم کی لہر دوڑ گئی۔ رنویر سنگھ، بھومی پیڈنیکر سمیت تمام بالی ووڈ ستاروں نے ذاکر حسین کے انتقال کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور سوشل میڈیا پر پوسٹ کے ذریعے عظیم فنکار کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اداکارہ بھومی پیڈنیکر نے انسٹاگرام پر استاد کی ایک تصویر شیئر کر کے کیپشن میں لکھا، ”استاد ذاکر حسین کی دھن ہمارے دلوں میں ہمیشہ گونجتی رہیں گی۔“ اداکار رنویر سنگھ نے بھی ذاکر حسین کی تصویر شیئر کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ رتیش دیشمکھ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ میں لکھا، ”ذاکر حسین صاحب کا انتقال ہندوستان اور عالمی موسیقی کے لئے ایک بڑا جھٹکا ہے۔ سر، آپ کی موسیقی ایک تحفہ تھی، جو آنے والی نسلوں کو تحریک دے گی۔ آپ کی وراثت ہمیشہ زندہ رہے گی۔ آپ کی روح لے اور دھنوں سے گھری رہے۔ ذاکر حسین صاحب کے خاندان اور عزیزوں کے تئیں تعزیت۔“ فلم ساز ہنسل مہتا نے ایک پر لکھا، ”استاد ذاکر حسین کا کچھ گھنٹے قبل انتقال ہو گیا۔ آخر استاد جی، وہ شخص جس نے طبلہ کو پرکشش بنایا، ان کے اہل خانہ، دنیا بھر میں موجود مداحوں کے تئیں گہری تعزیت۔“ ان کے اہل خانہ نے بتایا کہ ایڈیوپاتھک پلمونری فائبروسس سے متاثر ذاکر حسین کا سان فرانسسکو کے ایک اسپتال میں علاج جاری تھا، جہاں ان کا انتقال ہو گیا۔ ”ذاکر حسین کی اہلیہ کا نام انٹونیو منیکولا ہے اور بیٹیاں انیسا قریشی اور ایزابیلا قریشی ہیں۔ 9 مارچ 1951 کو پیدا ہونے والے ذاکر حسین عظیم طبلہ نواز استاد اللہ رکھا کے صاحبزادے تھے۔ خاندان کی جانب سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا کہ وہ اپنے پیچھے ایک غیر معمولی وراثت چھوڑ گئے ہیں، جسے دنیا بھر کے بے شمار موسیقی کے شائقین ہمیشہ کے لیے یاد رکھیں گے، اور جس کا اثر آئندہ نسلوں تک جاری رہے گا۔ اپنے 6 دہائیوں کے کیریئر میں حسین نے کئی بین الاقوامی اور ہندوستانی فنکاروں کے ساتھ کام کیا۔ 1973 میں انہوں نے انگریز گٹارسٹ جان میک لاؤگلن، وائلن واد ک ایل شنکر اور طبلہ نواز ٹی ایچ 'وکو' وینا یاکرم کے ساتھ ایک موسیقی پروجیکٹ پر بھی کام کیا، جس میں بھارتی کلاسیکی موسیقی اور جاز کا امتزاج پیش کیا گیا۔

ڈیجیٹل لائبریری ماہی اسکور لائبریری کا پروفیسر عباس رضا نیر کے ہاتھوں افتتاح

بارہ بنکی۔طلبہ وطالبات کی ضرورتوں کو محسوس کرتے ہوئے امسال لکھنو شہر کے بلند باغ سی ٹی ریلوے اسٹیشن کے نزد میں ایک ڈیجیٹل لائبریری کا شاندار افتتاح کی گیا۔آج آج کل ڈیجیٹل لائبریری کی جانب نوجوان نسلوں کا رجحان تیزی کے ساتھ بڑھتا ہوا نظر آرہا ہے اور پڑھنے والے بچے اور بچیاں ڈیجیٹل لائبریری میں پہنچ کر اپنی ضرورتوں کے عین مطابق میٹریل سرچ کر کے اپنی تیاریاں کرتے سکتے ہیں۔ہم جو میٹریل کی تلاش کرنا چاہتے ہیں وہ آسانی کے ساتھ ہمیں دستیاب ہورہا ہے۔ڈیجیٹل لائبریری کے بارے میں جیسے جیسے بچوں کو معلوم ہورہا ہے ویسے یہاں پر آرہے ہیں۔معظم علی بتاتے ہیں کہ آج کے دور میں نیٹ پر ہر چیز۔آسانی کے ساتھ ہمیں دستیاب ہوجاتے ہیں۔پروفیسر عباس رضا نیر لکھنو یونیورسٹی نے اس لائبریری کا افتتاح کیا اور کہا کہ ان دنوں لکھنو شہر میں والدین اپنے بچوں کو ڈاکٹر اور انجینئر بنانے کی غرض سے شہر کی طرف بھیجتے ہیں۔اسلئے ہم لوگوں نے سوچا کی کوئی ایسی جگہ بنے جہاں طلبہ وطالبات سکون و اطمینان کے ساتھ صرف پڑھائی کر سکیں۔ابراہیم اعظمی اور ہاشمی فاطمہ مزید بتایا کہ نیک نیتی کے ساتھ ہم نے یہ کام شروع کیا تھا اور وہیں سے کامیابی شروع ہوگئی۔کامیابی کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ جو چاہیں وہ مکمل ہوجائے تب کامیابی ہے لوگ پڑھ رہے ہیں اور کافی تعداد میں پڑھ رہے ہیں اور یہی ہمارے لئے کامیابی و کامرانی ہے۔انہوں نے بتایا کہ نئے ایڈمیشن شروع ہوگئے ہیں اور اس کی نگرانی کیلئے یہاں پر ابراہیم اعظمی اور ہاشمی ہیں جو 24 گھنٹے رہتے ہیں جنھیں ایڈمیشن چاہئے وہ ابراہیم اعظمی سے رابطہ کرکے لائبریری میں داخلہ لے سکتا ہے۔ہمارے یہاں لڑکیوں کے لئے علیحدہ کمرے کا معقول انتظام ہے اور ان کی آمد ورفت میں بھی کسی طرح کی کوئی مشکلات سامنے نہیں آئی ہے۔انہوں نے سرپرستوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے بچوں کا ایڈمیشن کرائیں ان شاءاللہ انھیں ہر طرح کی سہولیت یہاں پر ملے گی۔لائبریری کے نگراں ابراہیم اعظمی اور ہاشمی کہتے ہیں کہ یہاں پر انٹر نیٹ کی بہتر سہولیات دستیاب ہیں اور کسی کو انٹر نیٹ سے متعلق کوئی بھی پریشانی ہوتی ہے تو ہم اس کے فوری درست کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔یہاں پر پڑھائی کیلئے بہتر ماحول ہے۔اس موقع پر ڈاکٹر نیر، پروفیسر منتظر قائمی، کلب عباس، فرید احمد لکھنوی، معصوم فاطمہ، ہاشمی فاطمہ، اعجاز احمد، ابتسام ہاشمی اور فاطمہ زہرا وغیرہ موجود رہے۔

جون ایلیاء کی شاعری پر منظر عام پر آئی کتاب "کیوں"

کاروان خُلوص اور صادقین ٹرسٹ کو پیش کی گئی

امروہہ۔عالمی شہرت یافتہ شاعر جون ایلیاء کی وہ شاعری جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی اس پر منحصر نئی کتاب کیوں آج امروہہ پہنچ گئی۔ان کی بھتیجی رخسار کمال امروہی نے اس کتاب کی اردو اور ہندی کاپی صادقین میموریل ٹرسٹ کے چیئرمین علی حیدر نقوی اور کاروان خُلوص کے نمائندہ علی عابدی امروہوی کو پیش کی۔کمال امروہی اور جون ایلیاء کی آبائی حویلی میں جون ایلیا کی تصویر کے نیچے رخسار کمال امروہی نے کتاب کے حوالے سے بتایا کہ اس کتاب میں جون ایلیا کے وہ کلام شامل ہیں جو ابھی تک دنیا کے سامنے نہیں آئے تھے، اس کلام کو ریختہ فاؤنڈیشن نے شائع کیا ہے۔مذکورہ کتاب کی گزشتہ روز جون ایلیا کی سالگرہ کے موقع پر جشن ریختہ میں رونمائی کی گئی جس میں ادبی دنیا سے تعلق رکھنے والے افراد کی بڑی تعداد موجود تھی۔کتاب کو عادل زیدی اور خالد انصاری نے مرتب کیا ہے۔آج امروہہ میں کمال امروہی کے گھر شاہد رسام کی بنائی ہوئی جون ایلیا کی تصویر کے نیچے کتاب کے سلسلہ میں بولتے وقت رخسار کمال اور محمد علی حیدر نقوی جون ایلیا کا کلام لکھی ہوئی شال زیب تن کیے ہوئے تھے۔انہیں نے بتایا کہ آج سے 93 سال آج ہی کے دن جون ایلیاء نے اسی مکان میں علامہ شفیق حسن ایلیا کو گود میں اپنی آنکھیں کھولی تھی۔یہ کتاب کمال امروہی کی بیٹی اور جون ایلیا کی بھانجی رخسار کمال امروہی نے امروہہ کی ایک ادبی تنظیم کاروان خلوص کو پیش کی۔نمائندہ کاروان خُلوص علی عابدی امروہوی نے دیر شام نواب منزل میں صدر کاروان خُلوص سید محبوب حُسین زیدی اور جملہ اراکین کو یہ کتاب سپرد کردی۔

سائبر ٹھگوں کے کارنامے، ریٹائرڈ ٹیچر کو منی لانڈرنگ کا دلایا خوف، ٹھگوں نے اینٹھے 9لاکھ

میرٹھ:16 دسمبر(پی این ایس) ضلع میں سائبر ٹھگوں نے منی لانڈرنگ کیس میں قصوروار ہونے کا الزام لگا کر ایک ریٹائرڈ خاتون ٹیچر سے 9 لاکھ روپے کی ٹھگی کی۔متاثرہ کا الزام ہے کہ اسے اس حد تک مجبور کیا گیا کہ اس نے اپنے بینک میں رکھی ایف ڈی اور پوسٹ آفس میں جمع رقم نکال کر ٹھگوں کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دی۔فی الحال پولس اس معاملے میں سائبر کرائم تھانے میں کیس درج کر کے مزید کارروائی کر رہی ہے۔معلومات کے مطابق ریٹائرڈ ٹیچر انجو سنگھل شہر کے ریلوے روڈ تھانہ علاقے کے نیو پریم پوری میں رہتی ہیں۔انجو کا الزام ہے کہ حال ہی میں ان کے نمبر پر ایک کال آئی تھی، جس میں فون کرنے والے نے اسے بتایا تھا کہ اس کا نام منی لانڈرنگ کیس میں آرہا ہے، اس لیے اب اسے جیل جانا پڑے گا۔ یہ سن کر ریٹائرڈ ٹیچر ڈر گئیں۔انجو سنگھل نے بتایا کہ گزشتہ ماہ 29 نومبر کو ان کے موبائل پر ایک کال آئی تھی۔فون کرنے والے نے اسے بتایا کہ وہ TRAI (ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹی آف انڈیا) سے کال کر رہا ہے۔فون کرنے والے نے اپنا نام چراغ ٹھاکر بتایا۔انہوں نے کہا کہ آپ کی آئی ڈی پر ایک موبائل سم گروگرام، ہریانہ سے لے کر منی لانڈرنگ کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔جس کی وجہ سے وہ ڈپریشن کا شکار ہوگئی۔جب انہوں نے اسے منی لانڈرنگ کیس میں ملوث ہونے کا الزام لگا کر جیل بھیجنے کی دھمکی دی تو وہ خوف زدہ ہوگئی جس کے بعد ٹھگوں نے اسے 9 دن تک ڈیجیٹل گرفتاری میں رکھا۔اس دوران فون کرنے والا اسے بار بار دھمکی دیتا رہا کہ اگر اس نے کسی سے بات کی یا اس سے ملنے کی کوشش کی تو وہ اسے جیل بھیج دے گا۔متاثرہ انجو کا کہنا ہے کہ اس دوران اس کے نمبر پر کئی دوسرے لوگوں کے فون آتے رہے، جو اسے ہریانہ پولیس اہلکار ہونے کا ڈرامہ دکھاتے رہے اور اسے جیل بھیجنے کا خوف ظاہر کرتے رہے۔کال کرنے والے نے انہیں ویڈیو کال بھی کی۔فون کرنے والے نے خاکی پہن رکھا تھا۔انہوں نے اپنا نام رنویر سنگھ بتایا۔اس کے بعد تیسرے شخص نے ایس آئی انوراگ چاہل کو فون کیا اور کال ٹرانسفر کرنے کو کہا۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ سینئر افسر رگھوناتھ پانڈے بات کریں گے۔اس کے بعد ایک اور شخص نے ویڈیو کال پر بات کی۔سب کو جیل بھیجنے اور سزا کا سامنا کرنے کا کہا جس پر میرے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔انہوں نے بتایا کہ فون کرنے والوں نے بار بار بتایا کہ انہیں ایسے شواہد ملے ہیں جس میں منی لانڈرنگ کے مجرم سے ایک نریش گوئل کا نام جڑا ہوا ہے۔کال کرنے والے نے کہا کہ آپ کو اپنا پورا بینک بیلنس اور ایف ڈی وغیرہ کی رقم ہمیں منتقل کرنی ہوگی۔اس کے علاوہ ٹھگوں نے اسے یہ بھی کہا کہ اگر وہ بے گناہ ثابت ہوئی تو وہ سود کے ساتھ رقم وصول کریں گے۔

ریلوے میں نوکری دلوانے کا دیا جھانسہ، ٹھگے 5لاکھ، مقدمہ درج

گورکھپور:16 دسمبر(پی این ایس) ریلوے میں نوکری دلانے جھانسہ دے کر ایک ٹھگی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔مکیش مہروترا جو شمال مشرقی ریلوے میں چیف سیفٹی آفیسر کے طور پر کام کر رہے تھے، نے متاثرہ کو اپنے سرکاری بنگلے پر بلایا اور اس کے چپراسی منیش یادو نے 5لاکھ روپے ہتھیا لیے۔خود کو صاحب کا خاص شخص بتاتے ہوئے چپراسی نے بیلیپار کے مہاویر چھپرا کے رہنے والے ونود کمار کو بلایا اور ان سے بات کی۔اسے پورا دن بنگلے میں بٹھانے کے بعد جب ونود ریلوے میں نوکری کرنے پہنچا تو اسے پتہ چلا کہ تقرری کا خط فرضی ہے۔ونود کی شکایت پر ملزم چپراسی منیش یادو کے خلاف کینٹ تھانے میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ونود نے پولیس کو بتایا کہ وہ نوکری کی تلاش میں تھا۔اس دوران اس کی ملاقات منیش یادو سے ہوئی کہ منیش نے اسے جھانسہ دیا کہ اس نے کئی لوگوں سے پانچ لاکھ روپے لیے اور اسے کلاس چہارم کی نوکری دلوادی۔اس کے بعد چیف سیکورٹی آفیسر انہیں مکیش مہروترا کے بنگلے پر لے گئے اور کہا کہ وہ یہاں ہی کام کرتے ہیں۔صاحب اس پر یقین رکھتے ہیں۔اسے ضرور نوکری ملے گی، ونود نے پولیس کو بتایا کہ اس نے اپنی ماں کے زیورات بیچنے اور زمین کو گروی رکھنے کے بعد 10 مئی کو منیش یادو کو 5لاکھ روپے دیے۔اس کے بعد منیش یادو نے کہا کہ ان کی صاحب سے بات ہوئی ہے۔اسے اپنی مارک شیٹ، آدھار کارڈ، پین کارڈ اور تصویر دینی ہوگی، تاکہ نوکری کا عمل شروع ہو سکے۔ایک دن انہیں بنگلے پر بلایا۔

انجمن سادات امروہہ کے زیر اہتمام کینڈا میں سالانہ تقریبات کا اہتمام

ثقافتی تقریبات کے ساتھ ساتھ تعلیم کی اہمیت پر دیا گیا زور

امروہہ کنیڈا۔امروہہ کی ادبی اور تہذیبی بستی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس شہر ادب سے وابستہ ہر شخص کہیں بھی زندگی بسر کررہا ہو لیکن وہ اپنے وطن امروہہ کو کبھی نہیں بھولتا، اسی کی ایک مثال انجمن سادات امروہہ کنیڈا ہے جنہوں نے گزشتہ شب کنیڈا میں اپنی سالانہ تقریبات کا اہتمام کیا جسمیں امروہویت نمایاں رہی۔ اس دوران امروہہ سے وابستہ افراد نے امروہہ سے جڑی ہوئی اپنی یادوں کو تازہ کیا اور ساتھ ساتھ اپنی نئی نسل کو تعلیم کے سلسلہ میں بیدار کرنے پر تبادلہ خیال پیش کیا۔امروہہ سے وابستہ عاصم نقوی نے اس بابت معلومات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ اونٹیریو کے ممبر آف پارلیمنٹ ذی حامد نے اس خصوصی تقریب میں بطور مہمان شرکت کی، افتتاحیہ کلمات میں انجمن کے چیرمین سید سبط یحیٰی نقوی نے بتایا کہ انجمن کا مقصد اہل امروہہ کو آپس میں ایک دوسرے سے وابستہ رکھنا ہے، ہم سب کا آپس میں ایک رشتہ ہے کہ ہم سب امروہوی ہے۔صدر محمد صادقین نے اپنی تقریر میں تعلیم کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ امروہہ کی ایک بڑی شناخت علم ہے ہمیں حصول علم کے سلسلہ میں مسلسل خدمات انجام دینی ہوگی، جبکہ نائب صدر اسد نقوی نے امروہہ کے ادبی اور ثقافتی پہلوؤں پر نظر ثانی کی۔جنرل سکریٹری عاصم نقوی اور خازن حُسین ریحان نقوی نے کہا کہ ہمیں اپنی اس روایت کو نئی نسل میں بھی منتقل کرنا ہے تاکہ امروہویت کا رشتہ بنا رہے اور ہم سب آپس میں ایک دوسرے کے خوشی غم میں برابر کے شریک رہے۔مہمان خصوصی اونٹیریو کے ممبر آف پارلیمنٹ ذی حامد نے کہا کہ یہ صرف امروہہ کے باشندگان میں ہے کہ وہ جہاں جاتے ہے اپنا مرکز قائم کر کے ایک دوسرے سے وابستہ رہتے ہے۔اس سالانہ تقریب میں ادبی اور ثقافتی تقریبات کے ساتھ بچوں کی تفریح کا خاص انتظام تھا۔علی عاصم نقوی محلہ منڈی امروہہ نے برائے راست اس سلسلہ میں بتایا کہ کم و بیش 100 سے زیادہ خاندانوں سے وابستہ 300 لوگوں نے اس پروگرام میں حصہ لیا جنہوں نے اپنی پرانی یادوں کو تازہ کیا۔انجمن کی جانب سے اس پروگرام کے ساتھ سالانہ روزہ افطار اور محرم کی مجلس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔اختتام جلسہ پر اس سال اس عالم فانی سے رحلت کر گئے مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی بھی کی گئی۔

بندیل کھنڈ ایکسپریس وے پر پلٹی کار،

سپا سکریٹری نے گیٹ توڑ کر پھنسے دو نوجوانوں کو باہر نکالا

جھانسی:16 دسمبر(پی این ایس) بندیل کھنڈ ایکسپریس وے پر جالون کے قریب ایک کار بے قابو ہوکر پلٹ گئی۔اندر سفر کرنے والے دو نوجوان کیبن میں پھنس گئے۔اس دوران وہاں سے گزر رہے سماجوادی پارٹی کے ریاستی سکریٹری نے اپنی گاڑی کو روکا۔انہوں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے گیٹ توڑ کر دونوں نوجوانوں کو باہر نکالا۔کار میں پھنسے دونوں نوجوان ہمیر پور کے رہائشی ہیں۔سماج وادی پارٹی کے ریاستی سکریٹری مہیش کشیپ پیر کو ایک رشتہ دار کی شادی میں شرکت کے لیے کار سے جا رہے تھے۔ایس پی لیڈر کے مطابق جالون کے قریب بندیل کھنڈ ایکسپریس وے پر ایک کار بے قابو ہوکر پلٹ گئی۔گاڑی کے چاروں پہیے اوپر کی طرف مڑ گئے۔کار میں سوار دو نوجوان اندر پھنسے تھے۔سڑک پر ان کی چیخیں سن کر اس نے گاڑی روک دی۔اس کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے گاڑی کا دروازہ توڑا۔اس کے بعد دونوں نوجوانوں کو ایک ایک کر کے باہر نکالا گیا۔دونوں نوجوان اس حادثے میں بال بال بچ گئے۔ایس پی لیڈر نے انہیں پینے کے لیے پانی دیا۔نوجوانوں نے بتایا کہ وہ ہمیر پور کے رہنے والے ہیں۔پتہ نہیں گاڑی کیوں پلٹ گئی۔مہیش کشیپ نے کہا کہ انسانیت ہمارا مذہب ہے۔ہمیں عوام کی مدد کے لیے ہمیشہ تیار رہنا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ اللہ کی مرضی تھی کہ ہمیں نوجوانوں کی مدد کا موقع ملا۔اگر کوئی سڑک پر زخمی پایا جائے تو دوسرے لوگوں کو بھی اسے ہسپتال لے جانے میں مدد کرنی چاہیے۔حادثہ کسی کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔

تین ٹیوب ویلز سے ہزاروں روپے کا سامان چوری

دیوبند، 16 / دسمبر (ایچ ایف خان)۔پولیس سے بے خوف چوروں نے گاؤں طلہیڑی میں تین ٹیوب ویلز کو نشانہ بنا کر کئی سو میٹر تار سمیت اسٹارٹر، روٹر اور موٹر چوری کر لیا۔گاؤں طلہیڑی کے رہنے والے رمیش ولد لال سنگھ، رویندر ولد بھوپال اور کھڑم ولد بھگیرتھ نے کوتوالی دیوبند میں دی گئی تحریر میں بتایا ہے کہ ان کے کھیت میں ٹیوب ویل لگا ہوا ہے گزشتہ رات چوروں نے ٹیوب ویل کا اسٹارٹر، روٹر، کئی سو میٹر کیبل چوری کر لیا اتنا ہی نامعلوم چوروں نے موٹر کی باڈی کے اندر سے تانبے کا تار نکال لیا اور موٹر کی باڈی کو کھیت میں ہی پھینک کر چلے گئے۔متاثرہ کسانوں کے مطابق گزشتہ پندرہ دن کے دوران نامعلوم چوروں نے گاؤں اور اس کے اطراف میں کئی ٹیوب ویلوں پر چوری کی وارداتیں کی ہیں۔جس سے کسانوں کا ہزاروں روپے کا نقصان ہوا ہے۔کسانوں کے مطابق چوروں نے اسٹارٹر، روٹر، موٹر اور کیبل چوری کر کے انہیں ہزاروں روپے کا نقصان پہنچایا ہے۔متاثرہ کسانوں نے کوتوالی میں دی گئی تحریر میں چوروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

طلبا اپنی محنت اور جنون سے ہر میدان میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں: عبدالقدوس ہادی

جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور میں ششماہی امتحان کے نتائج کا اعلان، اول دوم وسوم پوزیشن پانے والے طلباء کو انعام سے نوازا گیا

کانپور: تعلیم انسان کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ وہ انسان جو علم حاصل کرتا ہے، وہ دنیا کی مشکلات اور چیلنجز کا مقابلہ بہتر طور پر کرسکتا ہے۔ ہمارے معاشرتی اور ذاتی ترقی میں تعلیم کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔لیکن تعلیم صرف کتابوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ اسے محنت، عزم اور لگن کے ساتھ حاصل کرکے اس کے مطابق اپنے جوہر دکھانا بھی ضروری ہے۔ اس لئے طلبا کو یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ کامیابی کے لئے صرف ذہانت ہی کافی نہیں بلکہ محنت، جنون اور شوق بھی ضروری ہے۔ تعلیم کا حصول ایک بہتر عمل ہے جس میں کامیابی کے لئے محنت، وقت کی پابندی، اور بہترین طریقۂ کار کا استعمال اہم کردار ادا کرتا ہے۔ محنت اور لگن کے بغیر حاصل کی جانے والی تعلیم ناقص اور ادھوری رہ جاتی ہے۔ تعلیمی محنت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ انسان کے ذہن کو کشادہ کرتی ہے اور خود اعتمادی میں اضافہ کرتی ہے۔ تعلیم نہ صرف آپ کو تعلیمی میدان میں کامیابی دیتا ہے بلکہ زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی آپ کو کامیاب بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ طلبا کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ وقت کبھی واپس نہیں آتا۔ ہر لمحہ قیمتی ہوتا ہے، اور ہمیں اپنی تعلیم کے لئے اس کا بہترین استعمال کرنا چاہیے، ضائع کیا گیا وقت واپس لانا ناممکن ہے۔ اس لئے وقت کی قدر کرنا اور اس کا بہترین استعمال کرنا، تعلیمی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ محنت اور لگن کے ذریعہ طالب علم اپنے اندر کی صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے اور اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدل سکتا ہے۔ خود کو بہتر بنانے کا عمل زندگی بھر جاری رہتا ہے اور یہ انسان کو ترقی کی راہوں پر گامزن رکھتا ہے۔ دنیا کے کامیاب ترین افراد کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ انہوں نے اپنی کامیابی حاصل کرنے کے لئے سخت محنت کی۔ مثال کے طور پر علماء کرام و مفتیان عظام کی ایک طویل فہرست مل جائے گی جنہوں نے تعلیم حاصل کر کے اس پر عمل کر کے اپنی زندگی کو روشن و تابناک بنایا اور تاریخ میں اپنی ذات کو رقم کر گئے۔ اگر آپ اپنے خوابوں کو حقیقت بنانا چاہتے ہیں، تو محنت اور عزم کی ضرورت ہے۔ مذکورہ خطاب قاضئ شہر کانپور الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش و مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور نے جامعہ ہذا میں منعقدہ ششماہی امتحان کے نتائج سنانے کے موقع پر کیا۔ مہتمم جامعہ ہذا نے یہ بھی واضح کیا کہ یہ مدارس کے اندر نتائج کا سنانا اور اس پر اعلیٰ مقام حاصل کرنے والوں کو انعامات سے نوازے جانا یہ اس وجہ سے ہوتا ہے تاکہ طلباء کے اندر مزید محنت، لگن، فکر، شوق اور جذبہ پیدا کیا جا سکے، جن طلباء کی پوزیشن آئی ہے وہ یہ عہد کریں کہ آئندہ ہمیں اپنے مقام کو قائم رکھنا ہے اور جن طلباء کی پوزیشن نہیں آئی ہے وہ یہ عزم کریں کہ جب ہمارا ایک ساتھی اس مقام کو حاصل کرسکتا ہے تو ہم کیوں نہیں لہٰذا وہ بھی اس مقام تک پہنچنے کی بھرپور کوشش کریں۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام اللہ سے کیا گیا۔ تقریب کے آغاز میں شیخ الحدیث مفتی محمد الیاس مظاہری واستاذ جامعہ مولانا محمد شاکر قاسمی نے مشترکہ طور پر بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اگر کسی کو کوئی نعمت کا حصول ہو تو اس پر دو جملے انسان کو کہنے چاہئے ایک تو الحمدللہ یعنی کہ اللہ نے کسی نعمت سے نوازا اس کا بہت بہت شکریہ دوسرا جملہ استغفراللہ یہ اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ ہمیں کوئی گھمنڈ ہونے لگے۔ اس موقع پر مولانا عبدالقادر قاسمی ناظم تعلیمات جامعہ ہذا نے تمام درجات حفظ، شعبہ دینیات اور جماعت فارسی سے دورہ حدیث شریف تک کے طلباء کے ششماہی امتحان کا نتیجہ سنایا اور پوزیشن لانے والے طلبائے کا بھی اعلان کیا۔ امتحان میں پوزیشن لانے والے طلباء کو انعام واکرام سے نوازا گیا۔ فارسی تا دورہ حدیث شریف اول دوم اور سوم پوزیشن لانے والے طلباء کے نام محمد فہیم سیتاپور، محمد طاہر بارہ بنکی، محمد الطاف بارہ بنکی، محمد ارباز کشن گنج، عبدالمالک کٹیہار، ابوالفضل فرخ آباد، غلام مرتضیٰ مالدہ، محمد عامر فرخ آباد، نصرالدین فرخ آباد، محمد فرمان قنوج، ابوطالب پورنیہ، ابوطالب بھاگل پور، محمد عفان فرخ آباد، محمد قیصر ارریہ، محمد انس فرخ آباد، عبد الصمد فرخ آباد، محمد کونین ہردوئی ہیں۔ درجات حفظ میں اول دوم اور سوم پوزیشن لانے والے طلباء میں محمد حسان ابن مولانا شہاب الدین قنوج، محمد ظہیر مالدہ، محمد عفان ابن حافظ سمیع اللہ کانپور، احمد حسن ارریہ، محمد معاذ ابن قاری محمد اعجاز بھاگل پور، محمد سفیان ارریہ، محمد اظہار ارریہ، محمد عاطف کانپور، محمد سخاوت ارریہ، محمد تفسیر ارریہ، محمد حسین کانپور، محمد یعقوب کانپور، عبدالاحد قنوج، محمد اسعد پورنیہ، مناظر پورنیہ، محمد عادل ہردوئی، محمد ثمیر کانپور، محمد راشد سیتاپور، محمد زید کانپور کے نام شامل ہیں اور شعبہ دینیات میں محمد یوسف کانپور، شاہد عالم ارریہ، محمد روشید پورنیہ نے اول دوم اور سوم مقام حاصل کیا۔ اس موقع پر جامعہ کے تمام طلباء و اساتذہ خصوصی طور پر مفتی محمد سہیل احمد قاسمی، مفتی محمد شہباز قاسمی، مفتی مسیح الدین قاسمی، مولانا ابوبکر ہادی قاسمی، مولانا عرفان اللہ، قاری تنزیل احمد مظاہری، قاری عارف جامعی، مولانا قاری وثیق، مولانا قاری محمد اشرف، مولانا محمد نعمان قاسمی، حافظ مفیض الدین، حافظ سمیع اللہ، قاری فاروق اعظم، حافظ شمیم احمد جامعی، مولانا موسیٰ اشاعتی، ماسٹر فیضان، ماسٹر آصف وغیرہ موجود ہے۔

رام پور میں دو بزرگوں کا قتل، دکان کے باہر سوتے وقت سر پر وار کر کے اتارا موت کے گھاٹ

رام پور:16 دسمبر(پی این ایس) اتوار کی دیر رات سول لائنز علاقے میں سوتے وقت دو بزرگوں کو سر پر وار کر قتل کر دیا گیا۔ان میں سے ایک دکان کی حفاظت کرتا تھا جبکہ دوسرے کی پنکچر کی دکان ہے۔دونوں کی عمریں 60 سال کے لگ بھگ بتائی جاتی ہیں۔دونوں بزرگ دکان کے باہر کھلے میں سوتے تھے۔پولیس نے دونوں کے اہل خانہ سے پوچھ گچھ کی ہے۔فی الحال کسی دشمنی کا کوئی ذکر نہیں ہوا۔پولیس دوہرے قتل کی اطلاع ملتے ہی قریبی سی سی ٹی وی کیمروں کو کی تفتیش کر رہی ہے، پولیس سپرنٹنڈنٹ اور ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ موقع پر پہنچ گئے۔کچھ ہی دیر میں مرنے والوں کی شناخت ہوگئی۔اس میں ایک طاہر مکینک کی دکان پر پہرہ دیتا تھا۔جبکہ دوسرے کی شناخت فرزند کے نام سے ہوئی ہے۔جس کی پنکچر کی دکان ہے۔طاہر راجدوارہ کا رہنے والا تھا اور اس کی شادی نہیں ہوئی تھی۔جبکہ فرزند روشن باغ کا رہائشی تھا اور اس کا خاندان بیوی اور دو بیٹوں پر مشتمل ہے۔بتایا جاتا ہے کہ طاہر اور فرزند دکان کے باہر سوتے تھے۔دونوں پیر کی صبح مردہ پائے گئے۔دونوں کے سروں سے خون بہہ رہا تھا۔خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اتوار کی رات دونوں کو سر پر ڈنڈے مار کر قتل کیا گیا ہوگا۔پولیس نے واردات کے حوالے سے قریبی دکانداروں سے پوچھ گچھ کی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ قریبی سی سی ٹی وی کیمروں کو بھی چیک کیا گیا ہے۔مقتول کے لواحقین سے پوچھ گچھ کے دوران انہوں نے کسی قسم کی دشمنی سے انکار کیا۔اس بارے میں ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اتل کمار شریواستو نے متوفی کے سروں پر زخموں کے نشانات ہیں۔

ربیع کی بوائی کا سیزن شروع،

نہریں خشک، کسان مشکل میں

رائے بریلی:16 دسمبر(پی این ایس) ربیع کی بوائی کا موسم شروع ہوگیا ہے لیکن لال گنج اور سرینی علاقوں میں نہر میں پانی کی کمی کی وجہ سے کسان پریشان ہیں۔جس کی وجہ سے کسان گیہوں کی بوائی کے لیے اپنے کھیتوں میں ہل چلا نہیں پا رہے ہیں۔موسم کی اچانک تبدیلی سے کسانوں کی مشکلات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ کسان گندم اور سرسوں کی بوائی کے لیے اپنے کھیتوں میں ہل چلانا چاہتے ہیں لیکن اب تک نہر میں پانی نہیں چھوڑا گیا۔اس کی وجہ سے لال گنج اور سرینی میں تقریباً 70 فیصد زمین کو نہروں اور ندیوں کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے۔نہر میں پانی کی کمی اور تالابوں میں پانی کی کمی کے باعث کاشتکاری مشکلات کا شکار ہے۔گزشتہ چھ ماہ سے نہروں میں پانی نہیں ہے۔جس کی وجہ سے اس سے نکلنے والے راجبھ سوکھے پڑے ہیں۔راجبھ کے ٹیل تک پانی نہیں پہنچا جو علاقے کے گاؤں سے گزرتا ہے۔راجبھ کو ہر سال گاد سے صاف کیا جاتا ہے لیکن پانی دم تک نہیں پہنچتا۔درمیان میں کئی مقامات پر کٹاؤ کی وجہ سے آبپاشی متاثر ہو رہی ہے۔اس بارے میں کسان ونود کمار نے بتایا کہ گندم کی فصل کی بوائی کا وقت 15 اکتوبر سے شروع ہوگیا ہے۔لوگ بے بس ہیں اور ٹیوب ویلوں سے آبپاشی کر رہے ہیں۔نمبر ملنے پر ہی کھیتوں میں پانی ڈالا جا رہا ہے اس بارے میں گزشتہ کئی سالوں سے ضلع سطح کے افسران سے شکایتیں کی جارہی ہیں۔

کانپور میں انٹر کی طالبہ کا قتل

کانپور:16 دسمبر(پی این ایس) شیوراج پور تھانہ علاقہ کے ایک گاؤں کے ایک گھر میں لڑکی کی لاش ملی۔لڑکی 12ویں جماعت کی طالبہ تھی۔اس معاملے میں پولیس نے طالبہ کے بوائے فرینڈ کو حراست میں لے لیا ہے۔بوائے فرینڈ کے مطابق ان کی دوستی فیس بک کے ذریعے ہوئی۔اس کے بعد دونوں کے درمیان بات چیت شروع ہوگئی۔گزشتہ جمعہ کی رات طالبہ کے کہنے پر اس نے سموسے، چاکلیٹ اور سر درد کی دوائی تھی۔وہ رات بھر طالبہ کے ساتھ رہا۔اس کے بعد وہ صبح اپنے گھر چلا گیا۔فی الحال پولس معاملے کی جانچ میں مصروف ہے۔پولیس پوچھ گچھ کے دوران بوائے فرینڈ نے بتایا کہ وہ ساڑھے آٹھ بجے سامان کے ساتھ اپنی گرل فرینڈ کے گھر پہنچا تھا۔رات کو اس کے ساتھ رہا اور صبح تقریباً 3;15 پر اسے بالکل ٹھیک حالت میں چھوڑ کر چلا گیا۔اس کے بعد دوپہر 12 بجے انہیں طالبہ کی موت کی اطلاع ملی۔اتوار کو تین ڈاکٹروں کے پینل نے ویڈیو گرافی کے ساتھ لڑکی کا پوسٹ مارٹم کیا۔پوسٹ مارٹم رپورٹ میں موت کی وجہ واضح نہ ہونے کی وجہ سے پولیس نے دل اور وسرا کو محفوظ کر لیا ہے۔اس معاملے میں پولیس طالبہ کی عصمت دری کے بعد قتل کے زاویے پر تحقیقات کا مطالبہ کر رہی ہے۔پولیس کے مطابق جمعہ کی شام طالبہ کے والد اور اس کی بیوی شادی کی تقریب میں کانپور دیہات میں ایک رشتہ دار کے گھر گئے تھے۔اس دوران ان کی بیٹی پڑوس میں رہنے والے اپنے بڑے بھائی کی 4 سالہ بیٹی کو گھر لے آئی تھی۔ہفتہ کی صبح جب لڑکی کی ماں اسے لینے گھر پہنچی تو طالبہ کی لاش کمرے میں چارپائی پر پڑی تھی۔اس کے بعد خاندان کے دیگر افراد کو اطلاع دی گئی۔ڈی سی پی ویسٹ راجیش کمار سنگھ نے بتایا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بعد طالبہ کی لاش کو لواحقین کے حوالے کر دیا گیا۔اسی گاؤں میں رہنے والے ایک پڑوسی نوجوان کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔

دارالعلوم کے اندر ہر قسم کی گاڑیوں کے داخلہ پر پابندی

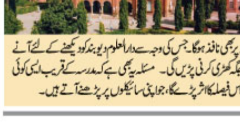

دیوبند، 16 / دسمبر (ایچ ایف خان)۔عالمی شہرت یافتہ دینی دانش گاہ دارالعلوم دیوبند نے ادارے کے احاطہ میں پارکنگ کی سہولیت کو ختم کردیا ہے، جس کے سبب دارالعلوم دیوبند میں زیارت کے لیے دور دراز سے آنے والے لوگوں کو اب کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔کیونکہ مدرسہ انتظامیہ نے چند اساتذہ کی گاڑیوں کو چھوڑ کر ہر قسم کی گاڑیوں کے داخلہ پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے، وہیں اعظمی منزل احاطہ میں کھڑی گاڑیوں کے مالکان کو تین دن کے اندر اپنی گاڑیاں وہاں سے ہٹانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ساتھ ہی کہا گیا ہے کہ اگر مذکورہ گاڑیوں کو تین دن کے اندر نہ ہٹایا گیا تو انہیں لاوارث تصور کر کے مقامی پولیس کے حوالے کر دیا جائے گا۔اس سلسلہ میں ناظم دارالاقامہ کی جانب سے جاری نوٹس گیٹوں پر چسپاں کر کے دربانوں سے اس پر عمل کرانے اور مہمانوں سے نہایت شائستگی اور محبت سے گفتگو کر کے اس نئی پابندی کے متعلق آگاہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔واضح رہے کہ گزشتہ روز دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ نے باضابطہ اعلان جاری کرتے ہوئے ادارے کے اندر کسی بھی قسم کی گاڑی (دو پہیہ و چار پہیہ) کے داخلے پر مکمل پابندی عائد کردی ہے۔یہ حکم مدرسہ میں زیر تعلیم طلباء کے ساتھ ساتھ یہاں زیارت کے لیے آنے والے افراد پر بھی نافذ ہوگا۔جس کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند کو دیکھنے کے لئے آنے والے لوگوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔انتظامیہ کی جانب سے گاڑیوں کے داخلے پر پابندی کے بعد اب مہمانوں کو بھی اپنی گاڑیاں کسی اور جگہ کھڑی کرنی پڑیں گی۔ مسئلہ یہ بھی ہے کہ مدرسہ کے قریب ایسی کوئی پارکنگ یا جگہ نہیں ہے جہاں گاڑیاں کھڑی کی جاسکیں۔یہی نہیں، انتظامیہ کے اس حکم سے شہر سے دارالقرآن میں پڑھنے کے لیے آنے والے بچوں پر بھی اس فیصلہ کا اثر پڑے گا، جو اپنی سائیکلوں پر پڑھنے آتے ہیں۔

یوپی اسمبلی کا سرمائی اجلاس:

سماجوادی پارٹی کا سنبھل واقعہ کے خلاف احتجاج

ہنگامے کے ساتھ شروع ہوا اسمبلی کا اجلاس، سپا ایم ایل ایز نے کیا زوردار مظاہرہ

لکھنؤ: اترپردیش اسمبلی کا سرمائی اجلاس پیر سے شروع ہو گیا۔ سماجوادی پارٹی کے ارکانِ اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے ارکان (ایم ایل سیز) نے اجلاس کے آغاز سے پہلے سنبھل میں تشدد کے حوالے سے اسمبلی کمپلیکس کے باہر احتجاج کیا۔ سماجوادی پارٹی کے ارکانِ اسمبلی نے اسمبلی میں احتجاج کے دوران سنبھل کے واقعہ، اسمبلی ضمنی انتخابات میں جمہوریت کی پامالی، بے روزگاری، بدحال صحت کے نظام، قانون و انصاف کی خراب صورتحال اور کسانوں کے مسائل پر آواز اٹھائی۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت ان مسائل کو سنجیدہ نہیں لے رہی اور ان کی جانب سے ہر محاذ پر ناکامی سامنے آئی ہے۔ احتجاج کے دوران پارٹی کے ارکان نے ان مسائل کی طرف حکومت کی توجہ دلانے کی کوشش کی اور ان کے حل کے لیے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا۔ رپورٹ کے مطابق، سماجوادی پارٹی کے الزامات پر اترپردیش کے وزیر سرو ریش کھنہ نے کہا کہ اپوزیشن کے پاس احتجاج کے سوا کچھ نہیں، نہ کوئی تعمیری سوچ اور نہ کوئی عملی قدم۔ وزیر نے کہا کہ حکومت ہر مسئلے پر اسمبلی میں جواب دینے کے لیے تیار ہے۔ وہیں، نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے الزام عائد کیا کہ سماجوادی پارٹی مسلمانوں کو خوش کرنے کی سیاست کر رہی ہے اور کہا کہ کانگریس اور سماجوادی پارٹی میں مسلمانوں کی سیاست پر جھگڑا جاری ہے۔ موریہ نے کہا کہ حکومت تمام مسائل پر بحث کے لیے تیار ہے اور کوئی بھی مسئلہ چھپایا نہیں جائے گا۔

یوپی کے دوسرے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے بھی لب کشائی کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی کا آغاز ترقیاتی ایجنڈے کے ساتھ ہوگا اور مختلف محکموں کے بجٹ پر بحث کی جائے گی۔ ان کے مطابق، اپوزیشن کے پاس کسی بھی ترقیاتی ایجنڈے کا فقدان ہے۔ دریں اثنا، پولیس نے اسمبلی کے باہر سکیورٹی بڑھادی ہے اور موجودہ اجلاس میں مختلف اہم مسائل پر بحث متوقع ہے، جن میں سنبھل فسادات، تجاوزات کے خلاف مہم، مہاکمبھ کی تیاری، اور جھانسی آتشزدگی شامل ہیں۔ تمام سیاسی جماعتوں نے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ اسمبلی کو موثر طریقے سے چلانے میں تعاون کریں گے۔ ریاستی حکومت نے منگل کو اضافی بجٹ پیش کرنے کا اعلان کیا۔ اسپیکر ستیش مہانہ نے کہا کہ تمام ارکانِ اسمبلی سے درخواست کی کہ وہ اپنا موقف شائستگی اور پارلیمانی آداب کے مطابق پیش کریں، تا کہ جمہوریت کا فروغ ہو سکے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اسمبلی میں مثبت بحث سے ریاست کی ترقی اور عوامی مسائل کا حل نکلے گا۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں سے درخواست کی کہ وہ مل کر ریاست کی ترقی میں حصہ ڈالیں۔ یوپی اسمبلی کا سرمائی اجلاس 16 دسمبر سے شروع ہو چکا ہے اور اس میں مالی سال 2024-25 کے اضافی بجٹ پر بحث کی جائے گی۔ اجلاس کا عمل 16 سے 20 دسمبر تک جاری رہے گا۔

یوپی لیجسلیچر کا اجلاس پیر سے شروع ہوا۔ جیسا کہ پہلے دن کی مصروفیت کی توقع تھی۔ ایسا ہی ہوا۔ ایس پی لیڈروں نے نعرے لگاتے ہوئے ہنگامہ شروع کر دیا۔ اسمبلی کے اسپیکر اسے سمجھاتے رہے۔ اس سے پہلے سی ایم یوگی نے وزراء اور ایم ایل اے کو تیار ہونے کو کہا ہے کہ آج سے قانون ساز اسمبلی کا سرمائی اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے اسمبلی احاطے میں سابق وزیر اعظم چودھری چرن سنگھ کے مجسمے کے سامنے احتجاج کر رہے ہیں۔ احتجاج کرنے والے سماج وادی پارٹی کے لیڈروں نے اپنے ہاتھوں میں کٹ آؤٹ پکڑے ہوئے ہیں۔ ان میں کسانوں کا مسئلہ بھی شامل ہے۔ پیپر لیک ہونے کا معاملہ شامل ہے۔ بے روزگاری کا مسئلہ بھی شامل ہے۔ جمہوریت پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ فسادات سے بلی اترپردیش کی بی جے پی حکومت مکمل طور پر ناکام ہو گئی ہے جیسے کٹ آؤٹ ان کے ہاتھ میں ہے۔ سماج وادی پارٹی کے لیڈر حکومت کے خلاف مسلسل نعرے بازی کر رہے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری شیو پال یادو ایوان میں شرکت کے لیے پہنچے۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ اترپردیش حکومت مہنگائی اور بے روزگاری پر قابو نہیں پا رہی ہے۔ سنبھل اور بہرائچ میں لوگوں کے ساتھ غلط ہوا ہے۔ اس طرح کے ایشوز اٹھا کر حکومت اہم ایشوز پر پردہ ڈالنا چاہتی ہے۔ سماج وادی پارٹی ہاؤس میں سبھی ممبران عوام کی پریشانیوں کو اولین ترجیح کی بنیاد پر اٹھاتی رہے گی۔

سی ایم نے اسمبلی کی اپڈیٹیڈ گیلری کا افتتاح کیا

لکھنؤ16 دسمبر (یو این آئی) وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو اترپردیش اسمبلی کی اپڈیٹیڈ سامعین گیلری کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے اسے تمام اسمبلی اراکین اور ریاست کی 25 کروڑ عوام کو وقف کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی ریاست کے تمام شہریوں کے لئے جمہوریت کی بنیاد ہے۔ یہ جمہوریت کا پاک مندر ہے۔ اس مندر میں جب کوئی آئے تو اس کا فرسٹ رد عمل یہاں کی آڈینس گیلری کے ذریعہ سے ہی پڑے۔ یہ صرف حکمراں جماعت ہی نہیں بلکہ اپوزیشن کے لئے بھی خوشی کا لمحہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ آپ سبھی کی سفارش پر ہی آڈینس گیلری کی تزئین کاری کا یہ پروگرام ہوا ہے۔ افتتاح کے موقع پر اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا نے وزیر اعلی سمیت اسٹیج پر موجود سبھی وزراء اور اپوزیشن لیڈر کو آئین کی ایک ایک کاپی ہدیہ کیا۔ اس دوران وزیر اعلی نے اسمبلی کے ذریعہ شائع شدہ دو کتابوں کی بھی رسم اجراء کی۔ ان کتابوں میں ملک کی آزادی سے لے کر اب تک کے وزراء اعلی اور اپوزیشن لیڈر کی مکمل جانکاری دی گئی ہے۔

وزیر اعلی یوگی نے جسٹس شیکھر یادو کے بیان کا کیا دفاع

لکھنؤ:16 دسمبر (پی این ایس) اترپردیش کے وزیر اعلیٰ آدتیہ ناتھ الہ آباد ہائی کورٹ کے جج شیکھر کمار یادو کے ملک میں اکثریتی مرضی کی حمایت کرنے اور مسلمانوں کو نشانہ بنانے والے متنازعہ تبصرے کے لیے ان کے دفاع میں سامنے آئے ہیں۔ دو دن قبل وزیر اعلیٰ آدتیہ ناتھ نے کہا کہ جسٹس یادو نے "سچ" کہا تھا۔ آدی وائر انگریزی میں شائع عمر شریف کی رپورٹ کے مطابق آدتیہ ناتھ نے حال ہی میں الہ آباد ہائی کورٹ کے لائبریری ہال میں انتہائی دائیں بازو کی تنظیم وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے ذریعہ منعقدہ ایک تقریب میں مسلمانوں کے خلاف فرقہ وارانہ تبصرہ کرنے پر جسٹس یادو کے خلاف مواخذے کا نوٹس لانے پر بھی اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ کی تنقید کی۔ بی جے پی کے رہنما جو بھارت کی سب سے زیادہ آبادی والی ریاست اترپردیش میں حکومت کی سربراہی کر رہے ہیں، نے حزب اختلاف کے رہنماؤں پر الزام لگایا کہ وہ جسٹس یادو کو ہٹانے کا مطالبہ کر کے 'آئین کا گلا گھونٹنے' کی کوشش کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ 8 دسمبر کو پریاگ راج تقریب میں خطاب کرتے ہوئے، یادو نے کہا تھا کہ ہندوستان صرف "اکثریت" کی خواہشات کے مطابق کام کرے گا، جس میں ہندو برادری کا حوالہ دیا گیا تھا، اور انہوں نے مسلم کمیونٹی سے متعلق کئی قابل اعتراض باتیں کہیں انہیں عدم برداشت اور تشدد پسند قرار دیا۔ جسٹس یادو، جو 2026 میں ریٹائر ہو رہے ہیں، وی ایچ پی کے قانونی سیل کے زیر اہتمام یونیفارم سول کوڈ (یو سی سی) کے عنوان سے "یکساں سول کوڈ ایک آئینی ضروری" پر ایک لیکچر دے رہے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے متنازعہ اصطلاح "کٹھ ملا" کا استعمال مسلمانوں کے ایک ایسے طبقے کا حوالہ دینے کے لیے کیا جو چار بیویاں رکھنے اور تین طلاق جیسے طریقوں میں مصروف ہیں، انہیں قوم کے لیے "مہلک" قرار دیا۔

بولنے سے اسپیکر نے روکا، احتجاج پر بیٹھیں پلوی

لکھنؤ:16 دسمبر (پی این ایس) اترپردیش قانون ساز اسمبلی کا سرمائی اجلاس پیر کو شروع ہوا ہے۔ جیسے ہی ایوان شروع ہوا، سماجوادی پارٹی اور کانگریس ایم ایل اے نے سنبھل تشدد پر بحث کا مطالبہ کرتے ہوئے ہنگامہ شروع کر دیا۔ اپوزیشن ایم ایل اے ویل میں آ گئے اور نعرے لگانے لگے۔ یہ دیکھ کر اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا نے وقفہ سوالات کو ملتوی کر دیا۔ اسمبلی کی کارروائی 20.12 بجے دوبارہ شروع ہوئی۔ سب سے پہلے اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا نے انتقال کر گئے قائدین کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد ایس پی ایم ایل اے پلوی پٹیل نے یوپی حکومت میں بدعنوانی کے معاملے پر سوال اٹھایا، جس پر اسپیکر نے انہیں بیٹھنے کا حکم دیا۔ جب پلوی پٹیل اس پر بھی نہیں رکی تو اسپیکر نے کہا کہ مجھے آپ کو ایوان سے باہر جانے کے لیے کہنا پڑے گا۔ میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا ہوں۔ آپ بیٹھیں۔ پلوی پٹیل کو بولنے کا موقع نہ ملنے پر وہ ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں اور حکومت کے خلاف احتجاج میں اسمبلی احاطے میں دھرنے پر بیٹھ گئیں۔ ان کے ہاتھ میں ایک بینر تھا جس میں لکھا تھا کہ پسماندہ لوگوں کو حساب چاہیے، یوگی جی سے جواب چاہئے۔ سراتھو سے ایس پی ایم ایل اے پلوی پٹیل نے کہا کہ میں ایک بہت سنگین مسئلہ اٹھانا چاہتی ہوں۔ موجودہ بی جے پی حکومت بدعنوانی میں گہرائی تک ڈوبی ہوئی ہے۔ یہ جاگیردارانہ حکومت ہے۔ آپ کو بتا دیں کہ اس سے قبل اپنا دل کیمراوادی کی لیڈر پلوی پٹیل نے ٹیکنیکل ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ میں محکمہ کے سربراہ کے عہدے پر تقرری میں دھاندلی کا الزام لگایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ سروس رولز کو ذہن میں رکھا گیا ہے۔ بھرتیاں پرانے اصولوں کی بنیاد پر کی گئیں اور پسماندہ طبقے کے امیدواروں کو رشوت لے کر ان کے حقوق پر سمجھوتہ کر کے ترقی دی گئی۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ اس مسئلہ کو اسمبلی میں اٹھائیں گی۔

اٹاوہ: ندی میں کود کر خاتون نے دی جان

لکھنؤ/اٹاوہ:16 دسمبر (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع اٹاوہ کے سہسوں علاقے میں گھریلو تنازع کی وجہ سے ایک خاتون نے چنبل ندی میں کود کر خودکشی کر لی۔ سینئر ایس پی سنجے کمار نے پیر کو بتایا کہ سہوں علاقے کے پریم کا پورا باشندہ رام کلی (50) دوپہر تقریباً دو بجے چنبل ندی میں کود گئی۔ لوگوں کی اطلاع پر پولیس موقع واردات پر پہنچی تب تک اہل خانہ بھی موقع پر پہنچ گئے۔ چنبل ندی کے ملاح نیرج کمار نے موٹر بوٹ کے ذریعہ خاتون کو نکال کر مقامی اسپتال میں داخل کرایا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ خاتون کے شوہر ودیش یادو نے بتایا کہ گھر کے راستے کے تنازع کے سلسلے میں کنبے میں کافی وقت سے کشیدگی چل رہی تھی۔ کئی بار گاؤں میں پنچایت کے ذریعہ سے معاملے کو حل کرنے کی کوشش کی گئی لیکن پنچایت کے باوجود بھی معاملہ حل نہیں ہو سکا۔ مقامی تھانہ پولیس نے کی جانب سے کوئی مدد نہیں مل سکی ہے۔ پولیس سے انصاف کی ناامیدی میں خاتون نے چنبل ندی میں کود کر جان دے دی۔

گائے ہماری ثقافت اور معیشت کا لازمی حصہ ہیں: چیئرمین گائے سروس کمیشن

دیہی معیشت میں گائے پر مبنی مصنوعات کی شراکت کو بڑھانے اور گائے پناہ گاہوں کو خود کفیل بنانے کے لیے میٹنگ

لکھنؤ16 دسمبر۔ گائے سیوا آیوگ کے زیر اہتمام آج گائے سیوا آیوگ آڈیٹوریم میں ایک اہم میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اس سیمینار کی صدارت گائے سیوا کمیشن کے چیئرمین شیام بہاری گپت نے کی جس میں وائس چیئرمین مہیش شکلا اور ممبران راجیش سنگھ سینگر اور رما کانت اپادھیائے بھی موجود تھے۔ سیمینار کا موضوع تھا، دیہی معیشت، مواقع اور چیلنجز میں گائے پر مبنی مصنوعات کا تعاون۔ پروگرام کا بنیادی مقصد گائے پر مبنی مصنوعات اور پنچ گاویہ کی اہمیت کو سمجھنا اور ان مصنوعات کی افادیت کو عام لوگوں تک پہنچانا اور دیہی معیشت میں ان کے کردار کو مضبوط بنانا تھا۔ پروگرام کا افتتاح کرتے ہوئے گائے سیوا کمیشن کے چیئرمین جناب شیام بہاری گپتا نے اپنے خطاب میں کہا کہ گائے ہماری ثقافت اور معیشت کا ایک لازمی حصہ ہے۔ گائے کی مصنوعات جیسے پنچ گاویہ، نامیاتی کھاد، ادویات اور دیسی مصنوعات نہ صرف دیہی علاقوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا کر سکتی ہیں بلکہ ہماری معیشت کو خود کفیل بنانے میں بھی مدد کر سکتی ہیں۔ یہ سیمینار اس سمت میں ایک بامعنی قدم ثابت ہوگا۔ چیئرمین نے پروگرام کے آخر میں تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ گائے پر مبنی قدرتی زراعت کے تربیتی مرکز کے تمام گائے پناہ گاہوں میں پنچ گاویہ پر مبنی مصنوعات تیار کی جائیں گی اور انہیں کسانوں کے ساتھ جوڑا جائے گا۔ این آر ایل ایم کے نوجوانوں اور خواتین کو اسکل ڈیولپمنٹ اور اسٹارٹ اپس سے منسلک کیا جائے گا۔ پائلٹ پروجیکٹ کے تحت کمیشن نے ریاست کے 75 راضلاع میں گائے پناہ گاہوں کی نشاندہی کی ہے جہاں تربیتی پروگرام شروع کیا جائے گا۔ تربیت کے بعد ان افراد کو گائے پر مبنی مصنوعات اور پنچ گاویہ ادویات کی تیاری کے لیے مختلف مقامات پر تربیت دی جائے گی۔ جناب شیام بہاری نے بتایا کہ جلد ہی ہر 100 گائے کے لیے 15 ایکڑ چرائی کی زمین دستیاب کرائی جائے گی اور اس پر ایک حصہ اور دو حصہ سبز چارہ تیار کیا جائے گا۔ ڈاکٹر کمل تواری (سبکدوش آئی اے ایس افسر) نے کہا کہ گائے پر مبنی مصنوعات کی مناسب تشہیر اور پھیلاؤ دیہی ترقی کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ کو بھی فروغ دے گا۔ یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم گائے پر مبنی مصنوعات کی بڑے پیمانے پر پیداوار اور استعمال کی حوصلہ افزائی کریں۔ جس کی وجہ سے گائے پناہ گاہیں خود انحصاری کے قابل ہو جائیں اور گرانٹ پر انحصار نہیں کریں۔ جناب نرنجن گروجی (وائس چانسلر پنچ گاویہ ودیاپیٹھم یونیورسٹی، چنئی) نے پنچ گاویہ کی دواؤں کی خصوصیات اور اس کی اقتصادی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ گائے پر مبنی مصنوعات صرف مذہبی یا ثقافتی نقطہ نظر تک محدود نہیں ہیں بلکہ یہ ہماری صحت اور زراعت کے شعبے میں انقلابی تبدیلیاں لا سکتی ہیں۔ آنے والے وقتوں میں پنچ گاویہ طبی نظام ریاست میں مقبول ہوگا۔ صحت کے شعبے کا بجٹ کم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ انہوں نے اس کے ذریعے انتہائی پیچیدہ بیماریوں کے علاج پر بھی روشنی ڈالی۔ پنچگاویہ تھراپی گائے کی مصنوعات جیسے دودھ، دہی، گائے کے پیشاب اور گائے کے گوبر سے تیار کردہ ادویات پر مبنی ہے۔ یہ آیوروید کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ طریقہ قدیم دور سے مختلف جسمانی اور ذہنی امراض کے علاج میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ جناب پی ایس اوجھا (سابق مشیر، محکمہ زراعت، اترپردیش اور سابق ممبر اترپردیش بائیو انرجی ڈیولپمنٹ بورڈ) نے کسانوں کے لیے نامیاتی کھیتی میں گائے پر مبنی کھادوں اور کیڑے مار ادویات کے کردار پر زور دیا اور منریگا کی مالی اعانت سے چلنے والے بائیوگیس گائے پناہ گاہ پروجیکٹ کے لیے چیئرمین سے درخواست کی۔ تجویز پیش کرنے کے بعد، انہوں نے توقع ظاہر کی کہ اسے جلد از جلد پوری ریاست میں نافذ کیا جائے گا۔ ڈی ایس کے سنگھ (سابق ڈائریکٹر فشریز) نے زرعی، مویشی پروری اور ماہی پروری پر مبنی اسکیموں میں گائے پر مبنی پنچ گاویہ مصنوعات کے استعمال کے بے پناہ امکانات پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر رادھے کانت چترویدی (ڈائریکٹر، آیوروید) نے آیوروید میں گائے کی مصنوعات کے استعمال اور ان کی سائنسی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ گائے کے پیشاب اور گائے کے گوبر سے حاصل کی جانے والی پنچ گاویہ مصنوعات، جو قدیم دور سے آیوروید میں استعمال ہوتی رہی ہیں، جدید ادویات میں بھی کارآمد ثابت ہو سکتی ہیں۔ جناب وراج بہاری شکلا (لکھنؤ فوڈ پروسیسنگ انڈسٹریز) نے گائے کی مصنوعات پر مبنی کاروباری پہلوؤں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ جناب مکیش پانڈے (ڈائریکٹر، ایف پی او) نے گائے کی مصنوعات کے کاروبار اور مارکیٹنگ کے ممکنہ ماڈل کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ وہ بیرونی ممالک میں گائے کے گوبر سے تیار کردہ ورمی کمپوسٹ کے ماہر ہیں اور ان کی تنظیم نوچیتنا نے 35 بائیوگیس پلانٹ لگائے ہیں۔ سیمینار میں گائے کے تحفظ کی اقتصادی اور ماحولیاتی اہمیت، گائے کی مصنوعات پر مبنی کاروبار میں روزگار کے امکانات، دیہی علاقوں میں گائے کی بنیاد پر کاٹیج انڈسٹریز کے قیام میں درپیش چیلنجز، عالمی سطح پر پنچ گاویہ/گائے کی مصنوعات کے فروغ کے لیے حکمت عملی اور قدرتی کھیتی میں گائے کی نامیاتی کھادوں اور کیڑے مار ادویات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

آر ڈی ایس او میں پنشن کورٹ کا قیام اور پنشنرز کی شکایات کا ازالہ

لکھنؤ۔ آر ڈی ایس او پنشن عدالت کا انعقاد کیا گیا، جس میں پنشنرز کی شکایات سنی گئیں اور انہیں فوری طور پر حل کیا گیا۔ اس تقریب کا مقصد ریٹائرڈ ملازمین کی دلچسپی کو یقینی بنانا اور ان کے مسائل کو موثر طریقے سے حل کرنا ہے۔ اس پروگرام میں پرنسپل چیف پرسنل آفیسر/RDSO شری امرناتھ دوبے سمیت سینئر افسران موجود تھے۔ انہوں نے پنشنرز سے بات چیت کی اور ان کے مسائل حل کئے۔ موجود پنشنرز کے زیادہ تر مسائل بینک سے متعلق تھے۔ اس سلسلے میں حل کے لیے انہیں ضروری معلومات فراہم کی گئیں۔ اس تقریب کے ذریعے RDSO تمام ریٹائرڈ ملازمین کے تئیں اپنے احترام اور لگن کو ظاہر کرتا ہے۔

آداب عرض کے زیر اہتمام 'اردو ایک بھولی بسری داستان'، کا انعقاد

لکھنؤ 15 دسمبر (پریس ریلیز) آداب عرض لکھنؤ کی جانب سے ایک مذاکرہ زیر عنوان: اردو ایک بھولی بسری داستان؛ کا انعقاد اکیڈمی آف ماس کمیونیکیشن قیصر باغ لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ اس مذاکرہ کی غرض و غایت پر سارہ فاطمہ نے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس مذاکرہ میں خصوصی طور سنی سنٹرل وقف بورڈ کے سابق سی۔ ای او۔ و علی گڑھ اولڈ بوائز ایسوسیشن لکھنؤ کے صدر سید محمد شعیب، سابق صدر شعبہ روسی لنگویج لکھنؤ یونیورسٹی کی پروفیسر صابرہ حبیب، مولانا آزاد میموریل اکادمی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی، آمریکن اردو لنگویج سینٹر کے صدر ڈاکٹر احتشام نے اظہار خیال کیا، شکنتلا یونیورسٹی کی شعبہ ایجوکیشن کی پروفیسر جہاں آرا، انٹیگرل یونیورسٹی کی ڈاکٹر نورین انس منظوم اظہار خیال کیا۔ سید محمد شعیب نے کہا آج صوبہ اترپردیش میں اردو دوسری سرکاری زبان ہے لیکن اسی تیسرے درجہ کی بھی اسے حیثیت حاصل نہیں ہو رہی ہے انہوں نے کہا اردو زبان کے ساتھ آج ہمارے معاشرے اور گھروں سے تہذیب و ثقافت ختم ہوتی جارہی گھر کے بچے بے زبان ہو گیے ہیں جس پر توجہ کی سخت ضرورت ہے۔ اردو اور لکھنؤ کی تہذیب و ثقافت تعلق سے بہت سے واقعات ساجھا کیے۔ ڈاکٹر صابرہ حبیب نے اردو زبان کی ترقی اور ترویج کے ساتھ زبوں حالی پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا میں نے بڑے بڑے اردو پروگرام اور مشاعروں کی نظامت کی ہے اور کئی اردو کتابوں کو تصنیف کیا ہے افسوس اس بات کا ہے آج اردو کتابوں کے خریدار نہیں ہیں۔ ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے کہا اردو زبان و ثقافت کا فروغ ہمیں اپنے گھروں سے کرنا ہے۔ آج ہمارے گھروں کے بچے نہ تو اردو لکھ سکتے اور نہ بڑھ سکتے ہیں والدین کے ساتھ محبان اردو کی ذمہداری ہے کہ وہ اپنے گھر اور پاس پڑوس کے دس دس بچوں کو اردو پڑھائیں یا پڑھوادیں ساتھ ہی ساتھ اپنے گھروں میں اردو رسائل و اخبارات کے خریدار بنیں۔ انہوں نے کہا آج ہم اردو کی جڑوں کو کاٹکر پتوں پر پانی ڈال رہے ہیں۔ ہمیں چاہیے ہم حکومت سے مطالبہ کریں کہ صوبہ کی دوسری زبان کے ساتھ سوتیلہ سلوک کیوں۔ انہوں نے اس پروگرام کی ناظمہ سارہ کے اس اقدام کو سراہا اور مبارکباد پیش کی آج اسطرح کے پروگرام کی سخت ضرورت ہے۔ اکادمی آف ماس کمیونیکیشن کی طلباء وطالبات نے خوش خطی اردو کیلیے گرافی کا مظاہرہ کیا۔ جسمیں محسن خان وانکی اہلیہ کے ساتھ اردو اکادمی کا تعاون سے اس صنف کو جو ختم ہو رہی تھی فروغ دیا جارہا ہے انکی ستائش کی گیی۔ اس موقع پر جان ایلیا کی یوم پیدائش پر انکی نظمیں پیش کی گیی۔ پروگرام میں ظہیر حسین، عمرانہ عظمت، اے۔ کے شریواستو، ریکھا، عفت خان، کے علاوہ معززین شہر کے علاوہ طلباء وطالبات نے شرکت کی۔ فرحین اقبال نے نظامت کی۔ شکریہ عفت خان ادا کیا۔

خواجہ معین الدین لینگویج یونیورسٹی میں سمسٹر کے امتحانات کا آغاز

لکھنو،16 دسمبر 2024: آج خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے سیشن 2024-25 کے سمسٹر کے امتحانات 16 دسمبر سے شروع ہو گئے ہیں۔ امتحان سینٹر کے نگراں پروفیسر احتشام احمد کو بنایا گیا جن کی نگرانی میں اس سمسٹر کے امتحانات ہوں گے۔ اسی کے ساتھ ڈاکٹر راجیندر کمار ترپاٹھی، ڈاکٹر محمد اعظم انصاری اور ڈاکٹر شویتا اگروال کو اے سی ایس کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ امتحان کے پہلے روز دونوں شفٹوں میں مجموعی طور پر 1737 طلبہ نے امتحانات میں شامل ہوئے جبکہ 40 طلبہ غیر حاضر رہے۔ امتحان کے پہلے دن وائس چانسلر پروفیسر نریندر بہادر سنگھ نے امتحان سنٹر کا معائنہ کیا اور امتحانات کے کامیاب انعقاد کے لیے ضروری ہدایات دیں۔ اس کے ساتھ ہی امتحانات کنٹرولر نے بھی امتحان کے دوران مختلف کمروں کا معائنہ کیا اور شفاف اور نقل سے پاک امتحانات کرانے کے لئے ہر طرح کے بندوبست کرنے ضرورت پر زور دیا۔ اس کے علاوہ امتحانات کے کامیاب انعقاد اور کسی طرح کی بھی نقل روکنے کے لیے یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے ایک فلائنگ ٹیم بھی مقرر کی گئی ہے جس میں ڈاکٹر نیرج کمار شکلا، ڈاکٹر منیش کمار، ڈاکٹر ادھم سنگھ، ڈاکٹر شویتا اگروال، ڈاکٹر ظلی مشرا اور ڈاکٹر بشریٰ الویرا شامل ہیں۔

سنبھل: تشدد معاملے میں پولس نے کیا بڑا انکشاف

لکھنؤ/سنبھل:16 دسمبر (پی این ایس) سنبھل پولیس نے انکشاف کیا ہے کہ انہیں کئی گمنام خطوط موصول ہوئے ہیں جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ 24 نومبر کو قریبی اضلاع سے مدارس کے طلباء کو علاقے میں بلایا گیا تھا۔ یہ مبینہ طور پر عدالت کی ہدایت کے مطابق شاہی جامع مسجد کے دوسرے سروے کے دوران اور اس کے بعد ہونے والے بڑے پیمانے پر تشدد میں ان کے ملوث ہونے کے سلسلے میں تھا۔ سنبھل کے ایس پی کرشنا کمار نے یہ باانکشاف کیا۔ قابل ذکر ہے کہ سروے کے دوران ہونے والے تشدد میں چار لوگوں کی موت ہو گئی تھی۔ پولیس اہلکاروں سمیت کئی افراد زخمی ہوئے۔ سنبھل کے ایس پی کرشنا کمار بشنوئی نے کہا کہ ہمیں کئی خط موصول ہوئے ہیں جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس دن رام پور، ہاپوڑ اور بلند شہر کے مدارس کے طلبہ کو خصوصی طور پر سنبھل بلایا گیا تھا۔ ہم ان خطوط کی درستگی کی تصدیق کر رہے ہیں۔ مناسب جانچ کے بعد اگر خطوط میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سچ ثابت ہوا تو ہم سخت کارروائی کریں گے۔ پولیس نے تشدد میں ملوث ہونے کے الزام میں اب تک تقریباً 40 افراد کو گرفتار کیا ہے جن میں تین خواتین بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، جھڑپوں میں سرگرم حصہ لینے کے لیے پولیس کے ذریعے شناخت کیے گئے 93 افراد مفرور ہیں۔ سنبھل پولس جلد ہی ان مفروروں کو گرفتار کرنے میں مدد کرنے والوں کو انعام دینے کا اعلان کرے گی۔ بشنوئی نے کہا کہ تشدد میں ملوث کسی بھی ملزم کو بخشا نہیں جائے گا۔ ہم ان سب کے خلاف قانونی کارروائی کریں گے۔ ہم جلد ہی ان مفرور ملزمان کے لیے انعام کا اعلان کریں گے جو واقعے کے بعد اپنے گھروں سے فرار ہو گئے ہیں۔

اکبر نگر بن گیا پاتال: حد سے زیادہ کھدائی کا الزام، اب دوبارہ بھری جا رہی ہے مٹی

لکھنؤ:16 دسمبر (پی این ایس) ایل ڈی اے نے اترپردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے اکبر نگر میں انہدام کے بعد ملبہ اٹھانے کی ذمہ داری ایک فرم کو سونپی تھی۔ ملبہ اٹھانے کے بعد یہاں زمینی سطح کئی درختوں کی جڑوں سے پانچ سے چھ فٹ نیچے نظر آنے لگی۔ ایسے میں مار پیٹ پھر ہو رہی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے شیوری پلانٹ سے نکلنے والی بائیو مٹی کو اکبر نگر میں پھینکا جا رہا ہے۔ ایسے میں ملبہ جمع کرنے کے دوران معیار سے زیادہ مٹی کھودنے پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ اکبر نگر فیز 2 میں غیر قانونی طور پر تعمیر شدہ مکان اور دکان کو مسمار کرنے کے بعد ملبہ اکٹھا کرنے کی ذمہ داری ایل ڈی اے کو سونپی گئی۔ اس کے لیے ایل ڈی اے نے 40 لاکھ روپے میں ایک فرم کو ٹھیکہ دیا تھا۔ الزام ہے کہ مکانات کا ملبہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ فرم نے کئی فٹ مٹی بھی کھود دی۔ اس کے بعد پورا علاقہ کئی فٹ گہرا ہو گیا ہے۔ اس وجہ سے اب شیوری پلانٹ سے نکلنے والی بائیو مٹی کو کمپیکشن کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، میونسپل کارپوریشن اکبر نگر فیز-2 میں 6.3 ہیکٹر میں شکتی اپون تیار کرے گی، جسے غیر قانونی تجاوزات سے آزاد کرایا گیا ہے۔ اس کے ڈی پی آر کے لیے حکومت سے منظوری بھی مل چکی ہے، لیکن ضرورت سے زیادہ کھدائی کی وجہ سے میونسپل کارپوریشن کو اب دوبارہ لیولنگ کروانا پڑ رہی ہے۔ مٹی کی قیمت بچانے کے لیے میونسپل کارپوریشن نے شیوری پلانٹ سے بائیو سلٹ گرانا شروع کر دیا ہے۔